بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

اردو گجراتی

فروری 2021ء رجب المرجب ۱۴۴۲ھ

મેમણ

સમાજ

ગુજરાતી - ઉર્દૂ માસિક

MEMON SAMAJ

Urdu Gujrati Monthly

February 2021, Jamadi-ul-Sani 1442 Hijri

GHULAM HOOSAIN KHALIQDINA HALL AND LIBRARY KARACHI. 1906

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سورۃ الکوثر

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا فرمائی۔

تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔

بیشک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام ونشان ہوگا۔

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ کراچی

میمن سماج

માસિક
મેમણ સમાજ
ઉર્દૂ-ગુજરાતી

Monthly
Memon Samaj
Urdu-Gujrati

اردو۔ گجراتی

مدیر اعزازی: انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

پبلشر: عبدالجبار علی محمد بدو

فروری 2021ء

رجب المرجب ۱۴۴۲ھ

شمارہ: 02

جلد: 66

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

021-32768214
021-32728397
Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیر نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، متصل نور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد رابعہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

اداریہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سادگی اپنا کر ہم غلط رسم ورواج کا خاتمہ کرسکتے ہیں

جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

ہر انسان ایک ایسے معاشرے کی تمنا کرتا ہے جس میں امن وامان، محبت و آشتی و ہمدردی اور یگانگت ہو۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ انسان امن وسکون کی زندگی بسر کرے۔ کسی سے کسی کو شکایت نہ ہو۔ وہ آپس میں شیر وشکر ہو کر رہیں، ایک دوسرے کے دست و بازو بن کر رہیں، ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیں۔ لیکن ہم اپنے اردگرد نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ افراتفری، مہنگائی اور ناگفتہ بہ سیاسی حالات نے ہر شخص کو پریشان کر رکھا ہے۔ موجودہ دور میں ملکی، کاروباری اور سیاسی حالات کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سالانہ بجٹ کی کوئی اہمیت یا ضرورت نہیں رہی کیونکہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء اور خوراک کے نرخ انتہائی تیزی سے بڑھتے جارہے ہیں۔

تھوک اور پرچون تاجروں سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ چیزوں کے نرخ آسمان سے باتیں کررہے ہیں۔ ہمارا ملک ترقی پذیر ممالک میں شامل ہے اور ہم تیسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے مہنگائی خصوصاً اشیاء صرف کی مہنگائی ہر متوسط اور غریب شخص کی زندگی کو مشکل تر بنا رہی ہے۔ اس وقت عالم یہ ہے کہ روزمرہ استعمال کی چیزوں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کررہی ہیں اور غریب اور محدود آمدنی والے اس مہنگائی کا بری طرح شکار ہورہے ہیں۔

سادگی کو اسلام میں بڑا اہم مقام حاصل ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ سادہ اور صاف ستھرا لباس زیب تن کیا۔ ہمیشہ سادہ غذا کھائی اور سادہ رہن سہن اپنا کر اپنی امت کو سادگی کا بے مثال درس دیا۔ خود آقائے نامدار ﷺ کی دختر خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کی سادگی دنیائے اسلام کے لئے ایک روشن مثال ہے۔ جب حضرت فاطمۃ الزہرہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے گھر کے کام کاج کے لئے کنیز کی فرمائش کی تو آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو بتایا کہ زیادہ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ اپنے تمام کام خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیئے جائیں۔ آپ ﷺ نے قرآن کی رو سے بھی اپنی بات کی وضاحت فرمائی۔

جو درس حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو دیا وہ قیامت تک اسی طرح رہے گا۔ قرآن کے احکامات میں کبھی کسی قسم کا رد وبدل نہیں ہوگا۔ ہم عیش پرستی میں پڑ گئے ہیں لوازمات زندگی کو اس قدر بڑھا چکے ہیں کہ اب ان کے چنگل سے جان چھڑا کر سادگی کی جانب واپس ہونا مشکل

ہو گیا ہے۔ سادگی کو چھوڑ کر ہم نے معاشرے میں نت نئے فیشن اور نئے نئے رسم و رواج بنا لیے ہیں اور اپنے اخراجات بے تحاشہ بڑھا لیے ہیں۔ ان غلط رسومات و رواج کی گرفت میں ہم اتنی شدت سے پھنس گئے ہیں کہ رہائی کی صورت کہیں نظر نہیں آتی۔ ابھی چند دہائیوں تک ہمارا معاشرہ ایسا تھا کہ ہم اپنی بیٹیوں کو جہیز کے نام پر جائے نماز، تسبیح، قرآن مجید، کپڑوں کے چند جوڑے اور گھریلو استعمال کے لیے کچھ برتن دیا کرتے تھے۔ دعوت ولیمہ بھی سادگی کا منہ بولتا ثبوت ہوتا تھا جس میں ہم اپنے قریبی رشتے داروں کو محدود تعداد میں مدعو کرتے تھے مگر آج دعوت ولیمہ نام و نمود، عیش و عشرت اور فضول خرچی کا تشویشناک نمونہ ہے۔

ہماری اقتصادی حالت، اسلامی کلچر اور رہن سہن، سادگی کو ہمارے ذہن سے نہیں ہٹا سکتی تھی اور ہم اپنی مقصد اور سادہ زندگی اپنی مجبوری کے باوجود ہم کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے بغیر اپنی خوشی کے مواقع خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل کو پہنچانے کی طاقت رکھتے تھے۔ مگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نظر انداز کرنے لگے اور ہم نے اپنے نبی اکرم ﷺ کے فرمان کو ایک جانب رکھ دیا۔ ہم میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی دوڑ شروع ہوئی اور ہم میں سے کفایت شعاری اور سادگی رخصت ہوگئی اس کی جگہ نت نئے فیشنوں نے لے لی۔ پہلے ہم اپنی لڑکی کو خاندانی اخلاق اور سادگی کے زیور پہنا کر اپنے گھر سے رخصت کرتے تھے مگر آج اس بیٹی کو آزادی کا سبق سکھا کر عیش و عشرت کا سامان دے کر رخصت کیا جاتا ہے۔ اس طرح ہم اپنی تمام خاندانی روایات کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔

لمحہ فکریہ ہے ہمیں اپنے ذہنوں کو صحیح سمت کی طرف راغب کرکے یہ سوچنا چاہیے کہ ان غلط رسم و رواج کی جانب تیزی سے بڑھتے ہوئے ہمارے قدم اگر ابھی نہیں رکے تو ایک دن ایسا آئے گا جب غریب ماں باپ کے لیے اپنی لڑکیاں رخصت کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اللہ نہ کرے۔ اب بھی وقت ہے ابھی سے سوچیں اور مستقبل میں سادگی کو اپنا شعار بنائیں۔ اس وقت ہمارا معاشرہ بہت سی برائیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی تحریکیں چلیں جن کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو صحیح راستے کی طرف بلائیں اور ایسی ترغیبات دیں جو معاشرے کے لیے مفید اور کارآمد ہوں۔ اللہ بزرگ و برتر نے اپنے پاک کلام میں بار بار اہل ایمان کو سادہ رہنے کی ترغیب دی ہے۔

ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے بھی سادگی کا عملی نمونہ پیش کیا اور اپنی امت کو بھی سادگی سے زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی جو بات سادگی میں ہے وہ تکلف و بناوٹ میں کہاں! آج ہمارا معاشرہ افراتفری کا منظر پیش کرتا ہے اور قول و فعل کا تضاد ہماری زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ سادگی وہ وصف ہے جو ہمیں متعدد پریشانیوں اور معاشرتی مسائل سے بچاتی ہے۔ سادگی بہت بڑی خوبی ہے اور اسے اختیار کرنے والا بہت سی مشکلات سے بچ سکتا ہے۔ بانٹوا میمن برادری کا ہر فرد ان رسومات کا قلع قمع کرنے کا تہیہ کرلے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ غلط رسم و رواج بانٹوا میمن برادری میں سے ختم نہ ہو جائیں۔ ضرورت صدق دل سے ان رسومات کو ختم کرنے کا تہیہ کرنے کی ہے۔ بانٹوا میمن برادری کے لوگوں کا ایک بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ ہم سب ان رسومات کے خلاف ہیں یہ ختم ہونی چاہئیں یہ بھی ہم سب مانتے ہیں لیکن عمل کے وقت ہم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

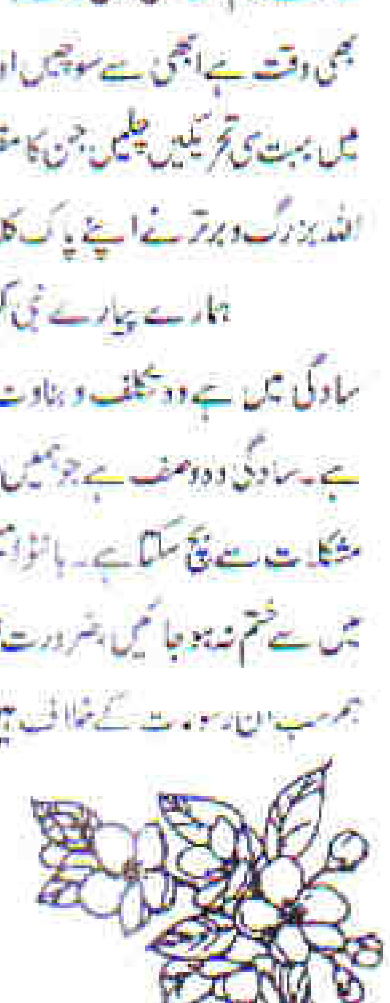

نیک خواہشات اور پرخلوص دعاؤں کا طالب

ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ اچھی بات کہنا بھی نیکی ہے۔ (حضور اکرم ﷺ)

☆ انسان کمزور ہے تعجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیسے کرتا ہے جو بے حد قوی ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆ دولت مندوں کے ساتھ عاجزوں کی دوستی ریاکاری کی دلیل ہے۔
(حضرت عثمان غنیؓ)

☆ وہی جائیداد حقیقی ہے جو محنت سے اور جفاکشی سے بنائی جائے۔
(حضرت علیؓ)

☆ مہمان کے واسطے زیادہ خرچ کرو کیونکہ یہ اسراف میں سے نہیں۔
(حضرت عائشہ صدیقہؓ)

☆ تجربہ ہی سب سے اچھا استاد ہے۔ (حضرت سفیان ثوریؒ)

☆ دوست وہ ہے جو تمہیں اس وقت پسند کرے جب تم کچھ بھی نہ ہو۔
(مولانا جلال الدین رومیؒ)

☆ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کو الفاظ نہیں بلکہ ان کے اپنے اعمال ہیں۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے۔ (امام غزالیؒ)

☆ جب نااہل افراد اہم ذمہ داریاں سنبھال لیں تو ملک کی تنزلی یقینی ہو جاتی ہے۔ (خلیل جبران)

☆ جو شخص اپنی زندگی کا جائزہ نہیں لیتا، اپنے نفس کا احتساب نہیں کرتا وہ زندہ رہنے کے لائق نہیں ہے۔ (سقراط)

☆ لوگوں پر ظلم نہ کرنا بھی خیرات ہے۔ (ارسطو)

☆ پہلے بات کو دیر تک سوچو پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔
(افلاطون)

☆ اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا تو یقیناً تم نے دنیا کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا۔ (خلیل جبران)

☆ اگر کوئی اپنے مقام پر کھڑا رہے اور حق سے کھڑا رہے تو دوسرے بھی اس کے مقام کو یقیناً تسلیم کر لیتے ہیں اور نہ صرف تسلیم کر لیتے ہیں بلکہ اس کا احترام بھی کرتے ہیں۔ (قائد اعظم محمد علی جناحؒ)

☆ بہادر کا امتحان میدان جنگ میں، دوست کا امتحان ضرورت کے وقت اور عقلمند کا امتحان غیظ و غضب میں ہوتا ہے۔ (مرجہ ں)

☆ انسان کی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔
(بطلیموس)

☆ میں مشکل اور سخت کام کرنے کے لئے ہمیشہ سست بندے کا انتخاب کرتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی آسان راستہ نکال لے گا۔ (بل گیٹس)

☆ اگر خوش ہو تو آہستہ سے ہنسا کرو تاکہ غم نہ جاگ جائے اور اگر غمگین ہو تو آہستہ رویا کرو تاکہ آنے والی خوشی کہیں ناامیدی میں نہ بدل جائے۔ (چارلی چپلن)

☆ جو فرد اپنے لئے نہیں سوچتا وہ کسی کے لئے نہیں سوچتا۔
(آسکر وائلڈ)

ذوالجلال والاکرام

غنی دہلوی (مرحوم)

اسی کا نام ہے میری زباں پر
کہ جس کا سایہ ہے کون و مکاں پر

حکومت جس کی ہے کون و مکاں پر
وہی جلوہ فگن ہے آسماں پر

فضائے نور یزداں چھا رہی ہے
مری فکر سخن کے گلستاں پر

سنو حمد اللہ لوگو ادب سے
اللہ کا نام اقدس ہے زباں پر

اسی کا پڑھتا ہوں دن رات کلمہ
ہے جس کا قبضہ میرے جسم و جاں پر

نہ دنیا کی نہ عقبیٰ کی خبر ہے
لگن مالک کی لے آئی کہاں پر

غنی پھیلی ہوئی رہتی ہے ہر دم
ردائے نور حق بھی قلب و جاں پر

نعت

نورِ مجسم ﷺ

جناب تاجدار عادل

اللہ کے نور کی مانند ہے جمال بھی وہ
اللہ کے بعد ہمارے لیے مثال بھی وہ

جو کائنات میں روشن ہے مثل نور ازل
مری نگاہ کا مقصد بھی وہ خیال بھی وہ

وہ ایک بندہ مگر عظمت زمانہ فدا
کہ آئینہ بھی اللہ کا نام ہے اور جمال بھی وہ

ہے اس کا نام بھی قائم اللہ کے نام کے ساتھ
زمانہ فانی ہے لیکن ہے لازوال بھی وہ

ہے اس کی ذات پہ خود ناز آدمیت کو
خدائے فن کا ہے شہکار جو کمال بھی وہ

وہ ایک طبیب محبت کے دردمندوں کا
ہے کائنات کے زخموں کا اندمال بھی وہ

لکھی ہے نعت جو عادل تو اب نہیں کوئی غم
اسی وسیلے سے جائیں گے میرا حال بھی وہ

ایمان افروز باتیں

اہل ایمان کی پندرہ صفات

مبلغ اسلام حضرت مولانا علامہ محمد عبدالعلیم صدیقی ﷫ کے ارشادات

☆ نیک مسلمان وہ ہے جس کے پاس لوگوں کا مال ان کی جان اور ان کی عزت محفوظ ہو۔

☆ نیک مسلمان کا دینی عقیدہ مستحکم ہوتا ہے وہ ہمیشہ دینی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے تڑپتا رہتا ہے۔

☆ اپنے مقصد کے حصول میں تین چیزوں کا ثبوت پیش کرتا ہے: قوت برداشت، ثابت قدمی، دانائی

☆ وہ خوشحالی میں اعتدال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا اور اگر غربت میں مبتلا ہو تو اپنا وقار قربان کئے بغیر غربت برداشت کرتا ہے۔

☆ جب وہ طاقتور ہو تو جلدی معاف کرتا ہے اور مناسب طریقے سے فیاضی اور سخاوت کرتا ہے۔

☆ ہر طرح سے تحقیق کرکے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے، اس کا سلوک شریفانہ ہوتا ہے اور اس کا ہر کام اس کی انکساری کا مظہر ہوتا ہے۔

☆ وہ ہر مصیبت کو حوصلے سے برداشت کرتا ہے اور کبھی گھبراتا نہیں۔

☆ اس کی قربت اور اس کی خاموش مزاج (طبیعت) لوگوں کو بھاتی ہے۔ وہ دوسروں کے آسائش کے لئے خود تکلیف اٹھانے کا روادار ہوتا ہے۔

☆ وہ دوستی میں پرخلوص ہوتا ہے اور اپنے وعدوں کا ہمیشہ احترام کرتا ہے۔

☆ وہ کسی کی برائی نہیں کرتا، اگرچہ دوسرے اس کی برائی کرتے رہیں۔

☆ اپنا فیصلہ صادر کرتے وقت جانبدار و منصف نہیں بنتا۔

☆ وہ ضعیفوں، مجبوروں کا مددگار اور محروموں کا حمایتی ہوتا ہے۔ وہ ان لوگوں سے بے پروائی نہیں کرتا جو مصائب میں گھرے ہوئے ہوں۔ وہ ان کی پریشانی کم کرنے کی کوشش کرتا ہے، چاہے کتنی تکلیف اٹھانی پڑے۔

☆ وہ اپنے روزگار اور آمدنی کو پاک وصاف اور مزید بہتر بنانے کے لئے فکر مند رہتا ہے۔

☆ وہ اپنے معاہدوں کی پابندی کرتا ہے اور بے جا دخل اندازی کے بغیر اپنے دوستوں سے دوستی وفاداری سے نبھاتا ہے۔

☆ اس کے منہ سے وہی بات نکلتی ہے جو اس کے دل میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے۔

(بشکریہ: رسالہ ماہنامہ صراط مستقیم ممبئی)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کی
مختلف سماجی، رفاہی اور فلاحی سرگرمیاں ایک نظر میں

- حافظ اور حافظہ قرآن پاک کی عزت افزائی
- برادری کے بزرگوں اور رہنماؤں کی پذیرائی
- برادری کے ڈونر حضرات کی پذیرائی
- طلبہ و طالبات کی پذیرائی اور تعلیمی اسکالرشپ
- جماعت کے ترجمان رسالے ماہنامہ میمن سماج کی باقاعدہ اشاعت
- گھریلو تنازعات کے فیصلے
- ممبرشپ کارڈ کا اجراء
- سلائی مشینوں کی فراہمی
- برادری کے نوجوان کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے کرکٹ ٹورنامنٹ
- عید قرباں کے موقع پر قربانی کی کھالوں کی وصولی
- ایمپلائمنٹ بیورو کے تحت روزگار کی فراہمی
- ماہانہ مالی امداد
- شادی بیاہ کی مدد
- ہنگامی مالی امداد
- رہائشی فلیٹ کی فراہمی
- رہائشی امداد
- حسن کارکردگی کے ایوارڈ
- بلاسود کاروباری قرضے
- غلط رسم و رواج کی روک تھام
- برادری کی مردم شماری

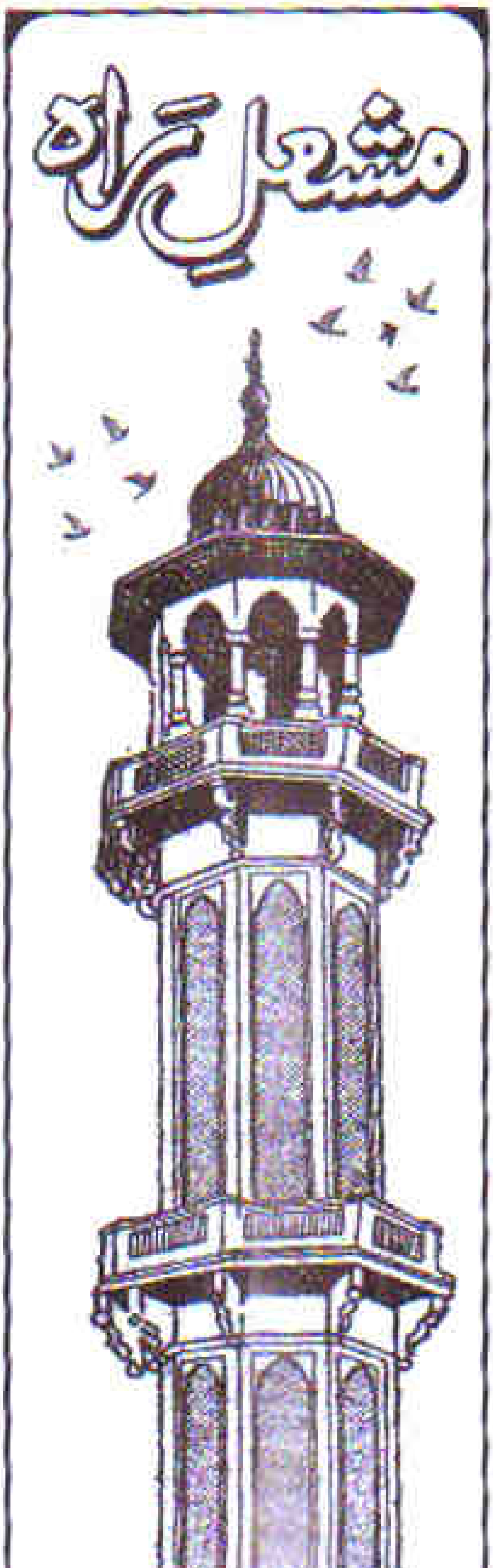

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

خوش مزاجی و خوش کلامی اور خوش اخلاقی: بندۂ مومن کی علامت اور ایمان کا مظہر

تحریر: الحاج احمد عبداللہ غریب مرحوم (بمبئی)،
مذہبی ریسرچ اسکالر

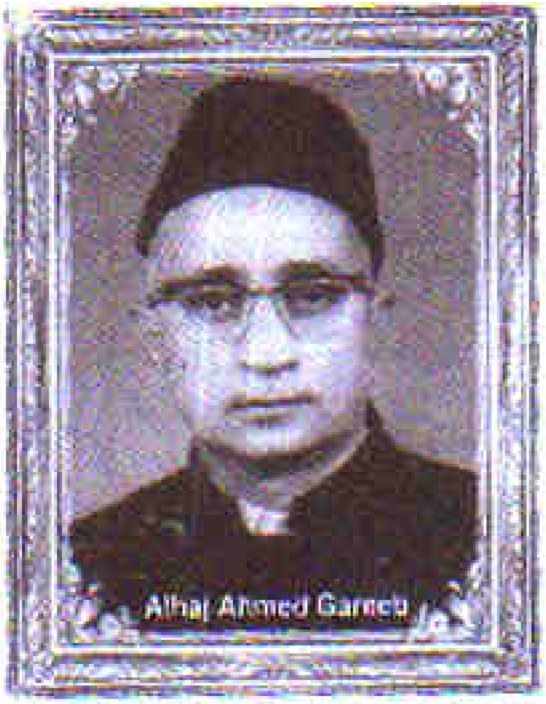

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان اپنی روزمرہ زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے بات کرنے کے انداز، کھانے پینے، آپس میں ملنے جلنے سے اس کی شخصیت ظاہر ہوتی ہے۔ خوش کلامی کوئی نمائشی چیز نہیں ہے۔ خوش خلقی محض تکلف و تصنع یا کوئی سطحی نمائش نہیں ہے بلکہ خوش کلامی بلند اخلاق کا مظہر ہے۔ لوگوں کے ساتھ دھیمے اور شیریں لہجے میں بات کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے وزنی چیز جو قیامت کے دن مومن کی میزان میں رکھی جائے گی وہ اس کا حسن اخلاق ہوگا''۔ (ترمذی)

ایک دوسرے انسان سے باتیں کرنے میں ادب و احترام اور لطف و محبت کا پہلو ملحوظ رہے کہ آپس میں خوشگوار تعلقات پیدا ہوں اور باہم محبت بڑھے۔ سلام کرنا، شکریہ ادا کرنا، اچھا مشورہ دینا اور اچھی بات سمجھانے سے تعلقات خوشگوار ہوتے ہیں۔ سورۃ البقرہ میں فرمایا گیا: ''اور لوگوں سے اچھی بات کہو''۔ دھیمے لہجے اور حسن انداز میں گفتگو کرتے ہوئے حکمت اور دانشمندی حاصل ہوتی ہے۔ غصے کی حالت میں حکمت کا ساتھ نہیں رہتا اور ایسے میں انسان بے تکی باتیں کر جاتا ہے جس سے بعد میں شرمندگی اور پشیمانی ہوتی ہے۔ ''سورۃ لقمان'' میں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو یوں نصیحت کرتے ہیں: ''اور اپنی چال میں اعتدال سے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیوں کہ اونچی آواز گدھوں کی ہے''۔

اس آیت سے یہ بات واضح ہوئی کہ دھیمے اور شیریں کلام کی بجائے دوسروں پر چلاتے پھرنا، فطانت و ذہانت کی بات نہیں ہے چیخنے چلانے میں یا بات کرنے میں جہاں بھی تکبر کا شائبہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ خوش کلامی آپس میں میل ملاپ پیدا کرتی ہے اور بدکلامی پھوٹ ڈالتی ہے جو شیطان کا کام ہے اس لئے اللہ کے نیک بندوں کو چاہیے کہ اچھی بات اچھے لہجے میں کہیں اور پھر نرمی سے کریں اس سے آپس میں مہر و محبت پیدا ہوتی ہے اس لئے دوسروں کو برے الفاظ اور تحقیر آمیز خطابوں سے قرآن میں ممانعت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسلمان نہ طعنہ دیتا ہے نہ لعنت بھیجتا ہے نہ بدزبانی اور فحش کلامی کرتا ہے۔" (بخاری)

مسلمان کی شان غیر مہذبانہ باتوں سے بہت اونچی ہونی چاہیے کہ اس کی زبان سے حق و صداقت، ہمدردی و خیر خواہی نیکی اور بھلائی کے سوا کوئی بات نہ نکلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ اور روز جزا پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔" (ترمذی)

خوش خلقی کا تقاضا ہے کہ ہم دوسروں کے متعلق نیک گمان رکھیں۔ کیوں کہ بعض بدگمانیاں گناہ کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔ بے حیائی کے کاموں سے زیادہ بے حیائی کی باتیں اور قصے کہ معاشرے میں پھیلنا اور لوگوں کا اس میں دلچسپی لینا معاشرے کو مسموم کرتا ہے۔ بدنامی اور برائی کی باتیں ایک منہ سے دوسرے منہ تک پہنچتی اور پھیلتی ہیں۔ اس قسم کی افواہیں ہم تک پہنچیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں روک دیں اور صاف صاف کہہ دیں کہ ہم سب کے لئے نیک گمان رکھتے ہیں یوں افواہیں دم توڑ دیں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھی بات صدقہ ہے۔" (بخاری) جس طرح صدقہ دے کر کسی غریب کی حاجت روائی اور دل جوئی کی جاتی ہے اسی طرح زبان کی مٹھاس سے کسی کے زخموں پر پھاہا رکھا جا سکتا ہے اور کچھ نہیں تو سفارش سے اسے مدد (سپورٹ) پہنچائی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون کے پاس روانہ کیا تو یہ نصیحت کی۔ "اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے"۔ (سورہ طہٰ)۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہوئی کہ جس شخص کو نصیحت کی جا رہی ہو اور یہ مقصد ہو کہ اس شخص کے دل میں نصیحت جڑ پکڑ جائے تو لازمی ہے کہ اس کے ساتھ نرم لہجے میں بات کی جائے۔ کرخت لہجے میں بات کرنے سے نہ نصیحت حاصل ہوتی نہ حیثیت اپنی۔ اخلاق زندگی کو دل کشی رعنائی اور حیرت انگیز جاذبیت بخشنے والی چیز نرمی اور ملائمت ہے۔ گھر کے سکون و آسائش اور خیر و برکت کا دار و مدار نرمی اور خوش کلامی پر ہے۔ جب اللہ کسی گھر کے لئے بھلائی مقدر فرماتا ہے تو گھر والوں کو نرم خوئی جیسے جوہر سے نوازتا ہے۔ زبان نشتر بھی ہے اور مرہم بھی۔ اس کے ذریعے کسی کی تکلیف کو دور بھی کیا جا سکتا ہے اور بڑھایا بھی جا سکتا ہے۔ کہتے ہیں اچھا ڈاکٹر (معالج) وہ ہے جو اپنی دل نواز باتوں سے مریض کا آدھا مرض دور کر دے اور میر کارواں کی بات بھی ٹوٹے ہوئے دلوں کو ڈھارس بندھانے والی اور مردہ دلوں میں نئی روح پھونکنے والی ہو۔ زبان ہی انسان کو فتنوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ زبان ہی کے ذریعے دلوں میں انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: "جب میں نے گھوڑے پر سوار ہونے کے لئے (رکاب میں پاؤں رکھا) اس وقت رسول اللہ ﷺ نے جو آخری بات کہی، وہ تھی اے معاذ، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آنا۔ جس شریف آدمی سے ملو اس کا خیال رکھو وہ تم سے ناراض نہ ہو جائے۔ بلکہ اس کا دل خوش ہو جائے اور وہ بد دل نہ ہو جائے اور تمہارا برتاؤ دیکھ کر اس کا دل چاہے کہ وہ تم سے پھر ملے اور تمہاری باتیں جی لگا کر سنے"۔ (مشکوٰۃ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مومن اپنے اچھے اخلاق کی بدولت اس شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھے۔" (مشکوٰۃ)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خوش کلامی اور شیریں گفتاری جیسی عمدہ نعمت کو پانے کے لئے آسان ترکیب کیا ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے اس بارے میں بہت ہی عمدہ سبق ملتا ہے کہ چہرے پر مسکراہٹ، شیرینی اور خندہ پیشانی چھلک رہی ہو اور دوسرے شخص کے لئے آنکھوں میں محبت ٹپک رہی ہو، جذبات ہوں تو خیر خواہی اور محبت کے۔ بغض، کینہ، حسد جیسے امراض سے بچنے کی کوشش کی جائے تو چہرہ از خود کشادہ و منور ہو جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں کہ ''حضور اکرم ﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے آپ ﷺ کے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی''۔ ''سورۃ الفرقان'' میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے جاہلانہ گفتگو کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں۔'' خوش خلقی کی جو تصویر قرآن حکیم میں ابھرتی ہے وہ ایک باوقار اور سنجیدہ شخص کی ہے جو اپنے اصول و عمل میں مضبوطی سے جما ہوا ہے۔ اس میں نہ تکبر ہے نہ اوچھا پن، لغو اور فضول باتوں سے اسے دلچسپی نہیں ہے۔ سب سے نرمی اور شفقت سے پیش آتا ہے، گفتگو میں متانت، ٹھہراؤ اور ذمے داری کا احساس، اطمینان اور سنجیدگی ہے۔

ناول کورونا وائرس وباء سے اپنا بچاؤ اور احتیاط کریں

بانٹوا میمن جماعت آفس میں تشریف لانے والوں (مرد اور خواتین) کے لئے

ضروری گزارش

موجودہ ناول کورونا وائرس وباء کے باعث ہم سب کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔ جماعت کے معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے ہدایت کی جاتی ہے۔ جماعت کے دفتر میں داخلہ کی اجازت فیملی کے ایک فرد کو ہے اور بچوں کا داخلہ سخت منع ہے۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ اس نے ماسک پہنا ہو اور ہاتھوں کو Sanitizer کر کے دفتر میں داخل ہوں۔ دوسری بات یہ کہ خواتین اپنے مرحومین کے گھر ''سوئم۔ قرآن خوانی'' میں جانے کے بعد وہاں فاصلہ رکھیں اور ماسک پہن کر شرکت کریں۔ احتیاط بے حد ضروری ہے۔

نیک خواہشات

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

1906ء میں تعمیر (قائم) قدیم اور تاریخی یادگار

خالق دینا ہال اور لائبریری

تحقیق و تحریر: جناب محمد اقبال عبدالرحمٰن اسیر

Mr. M. Iqbal

بندر روڈ یا ایم اے جناح روڈ کی اول تا آخر کئی تاریخی عمارتوں میں سے ایک خالق دینا ہال اور لائبریری ہے۔ 1906ء میں خالق دینا ہال کی تعمیر دراصل لائبریری کے طور پر ہوئی مگر لائبریری کے اخراجات سے نبرد آزما ہونے کے لئے جو ہال تعمیر ہوا اس کے آرکیٹیک Moses Somake تھے اس کی وجہ سے یہ عمارت بجائے لائبریری کے ہال کی نسبت سے زیادہ مشہور ہوگئی۔ اس کی ایک وجہ وہ مشہور مقدمہ بھی ہے جو اس ہال میں 1921ء میں مولانا محمد علی جوہر اور ان کے ساتھیوں پر چلا، یہ ایک بنایا ہوا مقدمہ بغاوت جو مولانا محمد علی جوہر اور ان کے بھائی مولانا شوکت علی، مولانا حسین احمد مدنی، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، مولانا نثار احمد کانپوری، پیر غلام مجدد سرہندی اور سوامی شنکر اچاریہ کے خلاف فرد جرم عائد کر کے چلا گیا۔ اس مقدمہ میں مولانا محمد علی جوہر کے وکیل معظم علی صاحب تھے اور وکیل صاحب کے معاون آر وی تھدانی۔ وکیل سرکار ٹی جی ایلفنسٹن تھے۔ مقدمہ کی پہلی سماعت پارسی سٹی مجسٹریٹ ایس ایم تالاٹی نے کی، اصل سماعت بی سی کینیڈی نے کی اور پانچ روز کے اندر یکم نومبر 1921ء کو فیصلہ محفوظ کیا گیا اور 26 دسمبر 1921ء کو انہیں دو دو سال کی سزا سنادی گئی۔ یہ یکطرفہ مقدمہ تھا۔ جس میں قانون کا سہارا لے کر انصاف کو پس پشت ڈال دیا گیا، جیوری بھی متعصب تھی اس سے مولانا محمد علی جوہر نے بجائے دفاع کے جو تیور اختیار کیا وہ یہ تھا۔

ہم کو خود شوق شہادت ہے گواہی کیسی فیصلہ کر بھی چکو مجرم اقراری کا

مولانا محمد علی جوہر

مولانا کو سزا ہوگئی۔ اس سزا کی وجہ سے برٹش سرکار کی رسوائی ہوئی اور خالق دینا ہال اور سینٹرل جیل کو مولانا کے دم قدم سے شہرت حاصل کی۔ خالق دینا ہال 1906ء میں تعمیر ہوا۔ اس سے قبل یہاں ایک چھوٹی سی لائبریری ہوا کرتی تھی جو نیٹو لائبریری کہلاتی تھی۔ 1856ء سے اس جگہ قائم نیٹو لائبریری صحیح معنوں میں عوامی لائبریری تھی اس لئے کہ یہ مقامی لوگوں کے علاقے میں تھی اور اسی لئے ان سے منسوب تھی۔ اس کے بانی سر فریئر بارٹلے تھے، نیٹو لائبریری کا قیام دراصل مرانٹھا برادری کے ان اکابر کا کارنامہ ہے جو ابتدائی دور میں برطانیہ کی فوج کے ساتھ معاونین کے طور پر شامل تھے۔ ان کے نام دیوان بہادر جگناتھ، واسدیو ویدیا، نارائن وشوناتھ پانڈ بک، کرشنا کشن شاستری، گڈ بولے اور مہادیو شاستری میں شامل تھے۔ انہی کی محنت سے لائبریری کے لئے 2289 مربع گز زمین حاصل ہوئی تھی جو سروے نمبر 8/1 رنچھوڑ کوارٹر کہلاتی۔ ان اکابر کی تحریک پر فریئر بارٹلے کی قائم کردہ لائبریری عمارت فرسودگی کے باعث اپنی مدت تقریباً مکمل کر چکی تو عمارت کی تعمیر نو کا مرحلہ درپیش ہوا۔

شہر میں موجود اکابرین سے تعلق کمیونٹی کے سیٹھ غلام حسین خالق دینا علم پرور آدمی تھے جنہوں نے کئی اسکول نہ صرف یہ کہ قائم کیے تھے بلکہ انہیں چلا بھی رہے تھے۔ انہوں نے 18000 روپے کی رقم اس کام کے لئے وقف کی تھی کہ لائبریری کی فرسودہ عمارت ڈھا دی جائے اور اس کی جگہ نئی عمارت تعمیر ہو جس کے ساتھ ایک ہال بھی ہو جو کمیونٹی سینٹر کا کردار ادا کرے۔ جہاں تقریبات منعقد ہوں اور تقریبات کے کرایہ کی آمدنی سے لائبریری کا خرچ چلے۔ سیٹھ صاحب کے انتقال کے بعد ان کے لواحقین نے کے ایم سی کو جب یہ پیشکش کی تو کے ایم سی نے اسے غنیمت جانا بلکہ کے ایم سی نے ایک کام اور کیا کہ ملحقہ زمین کو لائبریری کی زمین کے ساتھ ملایا اور 18000 روپے کے عطیے میں کچھ اپنے ذرائع اور کچھ عطیات سے حاصل شدہ 15000 روپے مزید ملا کر 33000 روپے کی لاگت سے ایک شاندار عمارت تعمیر کروائی۔ اب یہ عمارت 2800 مربع گز کی حامل تھی۔ دو کمرے لائبریری کے لئے اور بقیہ ایک کشادہ ہال ابتداء میں ہال و لائبریری انتظامی کمیٹی کے سپرد تھی مگر مولانا محمد علی جوہر کے مقدمے کے بعد ہال کے ایم سی نے لے لیا اور لائبریری کمیٹی کے پاس رہ گئی۔ بہت عرصے تک جب اچھے دن رہے، کے ایم سی نے حسن انتظام برقرار رکھا جو ہال کی پرشکوہ عمارت کی اندرونی و بیرونی سطح پر بخوبی نظر آتا تھا۔ مگر بعد میں انتظام اور عمارت دونوں کو گھن لگتا چلا گیا۔ اب ایک نام رہ گیا ہے۔ اس ہال میں قیام پاکستان کے بعد سرکاری تقریبات و اجلاس میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح بنفس نفیس شریک ہوتے رہے ہیں۔ محرم الحرام میں عشرہ اول و دوم کی مجالس بھی اس ہال میں منعقد ہوتی ہیں۔ پاک فوج کے سربراہ اور بعد کے گورنر مغربی پاکستان جنرل موسیٰ خان مجلس سننے یہیں آتے تھے۔ سیرت النبی ﷺ کے اجلاس بھی اس ہال کی یادگار ہیں جن سے شاہ بلیغ الدین خطاب فرماتے تھے۔

(بشکریہ: کراچی پر تاریخی اور اہم تحقیقی تصنیف "اس دشت میں اک شہر تھا" صفحہ: 683 تا 684)

بڑھاپا

سرور انبالوی

رخصت ہو جوانی تو پھر آتا ہے بڑھاپا
آکر کبھی واپس نہیں جاتا ہے بڑھاپا

رعشہ کبھی، کھانسی کبھی، لقوہ کبھی فالج
اک جان کو سو روگ لگاتا ہے بڑھاپا

دو گام بھی چلنا ہو تو ڈھونڈے ہے سہارے
محتاج زمانے کا بناتا ہے بڑھاپا

اک پل کو بھی چین آتا نہیں صبح سے تا شام
سو سو طرح انساں کو ستاتا ہے بڑھاپا

نیند آتی ہے شب کو نہ گزرتا ہے کڑا دن
انساں کو ہر آن رلاتا ہے بڑھاپا

فکر اس کی جوانی میں ہی کرلینا ہے بہتر
صدیوں سے سبق ہم کو پڑھاتا ہے بڑھاپا

صحت کے اصول آج جو اپناؤ گے یارو
جب آئے گی پیری تو صلہ پاؤ گے یارو

مت اپنی جوانی میں برے کام کرو تم
قائم سدا اسلامی اصولوں پہ رہو تم

صبح جلدی اٹھو، رات کو سو جایئے جلدی
اس کام میں سختی ہے نہ جھنجھٹ اور نہ جلدی

تم سادگی اپناؤ، غذا سادہ ہی کھاؤ
صبح اٹھ کر کرو غسل بھی اور سیر کو جاؤ

ہیں جتنی نمازیں وہ ادا وقت پہ کیجئے
پھر ان کا صلہ حشر کے میدان میں لیجئے

ہر ایک برائی سے بچو، نیک بنو تم
ہر نشے سے، ہر جرم سے پرہیز کرو تم

تم آج جوانی کی اگر قدر کرو گے
سکھ چین سے کل اپنے بڑھاپے میں رہو گے

بشکریہ: ماہنامہ ہمدرد صحت

خصوصی اشاعت ... 1998ء

کورونا وائرس کا مقابلہ قومی عزم اور ھمت سے ممکن ھے

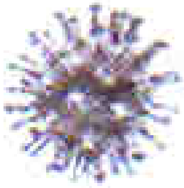

نوول کورونا وائرس

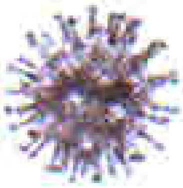

خود کو اور دوسروں کو بچانے کے لئے چند تدابیر

☆ بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ کھانسے یا چھینکنے کے دوران ناک منہ کو ٹشو یا کسی کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں۔

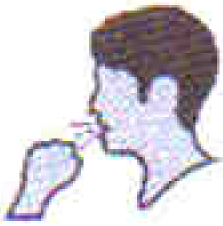

☆ استعمال کے بعد ٹشو کو مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

☆ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

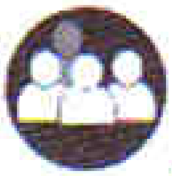

☆ اگر کسی کو نزلہ زکام ہے تو دوسرے لوگوں سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھ، ناک یا منہ کو مت چھوئیں۔

☆ اپنی حفاظت کے لئے فیس ماسک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ صحیح طریقے سے پکے ہوئے انڈے، مرغی، مچھلی، گوشت سے بیماری پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے۔

لہذا ملک کے ہر شہری اور برادری کو عدم سنجیدگی اور لاپرواہی کو قطعی ترک کر کے بلا تاخیر تمام احتیاطی تدابیر کو قومی فریضہ سمجھتے ہوئے پورے اہتمام سے اختیار اور عمل کرنا چاہیے۔

اگر ہم سب عمل نہیں کریں گے تو قومی یکجہتی کی حقیقی اور پائیدار فضا کا فروغ پانا محال ہوگا۔ اس موذی مرض سے بچنا مشکل ہوگا۔

آئیے ہم اس کورونا وائرس کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔

ممتاز سماجی شخصیت۔۔ بانٹوا میمن جماعت کے سابق اعزازی جنرل سیکریٹری،
موجودہ جونیئر نائب صدر اول علاوہ آل پاکستان میمن فیڈریشن کے سابق سیکریٹری جنرل اور
موجودہ سینئر نائب صدر کے عہدے پر گراں قدر خدمات انجام دے رہے تھے
المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے سیکریٹری جنرل رہے

عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا مرحوم

پیدائش: 9 جون 1943ء (بانٹوا۔ انڈیا) وفات: 7 جنوری 2021ء (کراچی۔ پاکستان)

تحقیق و تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل

مرحوم عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا

جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا کا شمار بانٹوا میمن برادری کی ممتاز سماجی شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ ایک نیک دل اور ہمدرد سماجی خدمت گزار بھی تھے اور ایک ایسے رہنما بھی جس کی قیادت میں دیانت داری ہے۔ آپ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ بے شمار خوبیاں آپ کی ذات کا حصہ تھیں۔ جناب حاجی عبدالغنی بھنگڑا حرکت قلب بند ہونے کے باعث بروز بدھ 6 جنوری 2021ء کو 78 سال کی عمر پا کر دارالفانی سے کوچ کر گئے۔ نماز جنازہ دوسرے روز 7 جنوری 2021ء بعد نماز مغرب میمن جامع مسجد پہاڑی والی (شہید ملت روڈ) میں ادا کی گئی۔

پیدائش۔ والدین: حاجی عبدالغنی بھنگڑا کی پیدائش 9 جون 1943ء کو بانٹوا میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم حاجی سلیمان بھنگڑا کا اناج کا کاروبار تھا۔ وہ گلبرگہ، حیدرآباد دکن اور بیجاپور وغیرہ میں اناج کی سپلائی اور تجارت کا کاروبار کرتے تھے۔ آپ کے والد محترم کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ 22 اپریل 1929ء میں بانٹوا میمن سیوا سمیتی (بانٹوا میمن خدمت کمیٹی) کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس کے بانی اراکین میں سے ایک تھے اس حوالے سے انسانی خدمت کا جذبہ حاجی عبدالغنی بھنگڑا (مرحوم) میں بھی آیا تھا۔ حاجی عبدالغنی بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ آپ کے والد محترم کا انتقال 1977ء میں ہوا۔ عبدالغنی بھنگڑا مرحوم کی والدہ محترمہ حاجیانی صغرا بائی بیوہ حاجی سلیمان بھنگڑا جو دختر حاجی

تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل

یوسف علی محمد مختی کا انتقال پر ملال بروز جمعرات 7 مارچ 2019ء کو 92 سال کی عمر پا کر ہوگیا۔ والدہ محترمہ کی بیماری میں تمام بھائیوں نے دل و جان سے خدمت کی۔

تعلیم : جناب عبدالغنی بھنگڑا کے حصول تعلیم کا سلسلہ تعلیم گاہ وہائی اسکول (حسن شاہ پیر) سے شروع ہوئی تھی آپ نے یہاں چار جماعتوں تک تعلیم حاصل کی۔ پھر شیفڈن اسکول سے آٹھویں تک کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد اوکھائی میمن مدرسہ کھارادر سے مئی 1963ء میں اے گریڈ سے میٹرک کیا۔ اسکول کی تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے پریمیر کالج سے بی کام کرنے کے بعد انھوں نے ایس ایم لا کالج سے ایل ایل بی کیا۔

عملی میدان میں : جناب عبدالغنی کم عمری سے ہی اپنے والد صاحب کے ساتھ ان کے کاروبار میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ ان کے والد کی ربر فیکٹری تھی۔ اس فیکٹری کے کاروباری امور میں جناب عبدالغنی بھنگڑا کی معاونت کم عمری سے ہی شامل رہی تھی۔ مئی 1963ء میں جب جناب عبدالغنی بھنگڑا نے میٹرک کیا تو اسی سال امپورٹ کے کاروبار کا سلسلہ بھی شروع کر دیا اور اسی کاروبار کے سلسلے میں انھوں نے عراق اور دبئی کے تجارتی سفر بھی کیے۔ اس کے بعد پلاسٹک مارکیٹ (بولٹن مارکیٹ) پلاسٹک کھلونے درآمد کرنے کا بزنس شروع کیا، اکثر و بیشتر چونا کا کاروباری سفر رہتا تھا۔ والد محترم نے 1977ء میں رحلت فرمائی۔ پھر ساری ذمہ داری آپ پر اور بھائیوں پر آگئی۔

نیشنل گارڈ کی تربیت : جناب عبدالغنی بھنگڑا مرحوم نے نیشنل گارڈ کی ٹریننگ بھی حاصل کی تھی اور اس حوالے سے 1965ء اور 1970ء کے شہری دفاع وارڈن میں اہم واقع پر خدمات بھی انجام دی تھیں۔ وہ ایک اچھے ورکر اور لگن سے کام کرنے والے رضا کار (والنٹیر) تھے۔

شادی اور اولاد : آپ کی شادی 27 جولائی 1968ء میں محترمہ حاجیانی فریدہ بائی سے ہوئی جو حاجی عبدالرحمن جالنہ والا کی صاحبزادی ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کو چار بچوں کی دولت عطا کی جن میں سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں سب سے بڑے صاحبزادے جناب محمد حسین بھنگڑا ہیں جو بانٹوا

بانٹوا میمن جماعت کے زیر اہتمام 4 جنوری 2011ء کو کشمیر ہال میں منعقد تعلیمی جلسہ برائے 2009ء کے مہمان خصوصی جناب حسین لوائی کو جماعت کی یادگاری شیلڈ جماعت کے صدر جناب محمد حنیف گچھیارا کھاناتی اور جنرل سیکریٹری حاجی عبدالغنی بھنگڑا (مرحوم) اپنے دست مبارک سے پیش کر رہے ہیں۔

کاروبار کرتے ہیں انھوں نے بی اے کیا ہے۔ان سے چھوٹے صاحبزادے جناب کامران نے ایم بی اے کیا ہے اور وہ بھی اپنے والد کے کاروبار میں شریک ہیں۔اس وقت میمن فیڈریشن کی سپریم کونسل کے کوآرڈینیٹر اور ڈیزر کے عہدے پر فائز ہیں۔ان کے بعد محترمہ انیلا ہیں وہ گریجویٹ ہیں اور ان کی شادی جناب ناصر جمال بھنگوریا سے ہوئی ہے۔ان سے چھوٹی بیٹی کا نام محترمہ حنا ہے۔وہ بھی گریجویٹ ہیں ان کے شوہر کا نام جناب محمد صادق جانگڑا ہے۔

حج بیت اللہ کی سعادت : آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔1992ء میں آپ نے اپنی شریک حیات اور بیٹے جناب کامران کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی تھی۔آپ نے متعدد عمرے بھی ادا کیے تھے۔

سماجی خدمات کے شعبے کی طرف : آپ کو خدمت کا جذبہ ورثے میں ملا تھا آپ کے والد محترم حاجی سلیمان بھنگڑا (مرحوم) نے بانٹوا کے سماجی کارکنان نے مل کر 22 اپریل 1929ء میں انڈیا میں بانٹوا سیوا سمیتی (بانٹوا خدمت کمیٹی) قائم کر کے خدمتی اور فلاحی سرگرمیوں کا آغاز کیا تھا لہٰذا وہ جذبہ قدرتی طور پر حاجی عبدالغنی کو بھی ملا اور انھوں نے بھی سماجی فلاح کے شعبے پر توجہ دی۔ستمبر 1958ء میں انھوں نے بانٹوا ویلفیئر کور میں شمولیت اختیار کی۔مولانا عبدالستار ایدھی کی قیادت اور ان کی پرجوش سرپرستی میں انسانی خدمات کا آغاز کر دیا۔اس کے بعد ان کا خدمتی سفر مزید آگے بڑھا اور چار سال بعد یعنی فروری 1962ء میں انھیں "انجمن محبان اسلام" کا خزانچی مقرر کر دیا گیا۔یہ ایک ذمے داری والا عہدہ تھا جس کے لیے دیانت دار آدمی کی ضرورت ہوتی ہے۔حاجی صاحب نے اس عہدے کے تقاضے کے مطابق کام کیا تھا۔پانچ سال بعد ستمبر 1967ء میں انجمن محبان اسلام کا نام بدل کر "انجمن طلبائے اسلام" کر دیا گیا اور آج یہ تنظیم ملکی سطح پر بڑی پذیرائی حاصل کر چکی ہے۔

بانٹوا میمن جماعت سے وابستگی : بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی سے بھنگڑا صاحب کو دلی وابستگی رہی ہے۔آپ نے اس کے انتخابات برائے سال 87 - 1986ء میں حصہ لیا اور کامیاب ہوئے۔اسی سال آپ اس ادارے کے جونیئر نائب صدر دوم بنے اور آج آپ کی پوزیشن اس جماعت میں جونیئر نائب صدر اول کی تھی۔ویسے آپ اس کے الیکشن میں کئی بار حصہ لے چکے ہیں۔غنی بھنگڑا مرحوم 2008ء سے لے کر 2018ء تک اعزازی جنرل سیکریٹری کے فرائض اور تمام ذمہ داریاں بہ حسن خوبی انجام دیں جو بانٹوا میمن برادری میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

بانٹوا میمن جماعت کے زیر اہتمام منعقدہ 28 دسمبر 2011ء کو سالانہ تعلیمی جلسہ برائے 2010ء کے مہمان خصوصی جناب محمد سلیم حاجی صدیق بکیا برادری کے ایک ذہین طالب کو انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر یادگاری شیلڈ پیش کر رہے ہیں۔درمیان میں جناب عبدالغنی بھنگڑا (مرحوم) کھڑے ہیں۔

آپ نے بلال گروپ کی جانب سے انتخابات میں حصہ لیا اور نہ صرف کامیاب ہوئے۔ آپ نے بانٹوا میمن جماعت کی متعدد کمیٹیوں کے مختلف ذمے دار عہدوں پر فائز رہ کر کام کیا ہے آپ نے اس کی یوتھ موومنٹ کمیٹی میں بھی کام کیا۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے بانٹوا میمن برادری کا "پہلا یوتھ کنونشن" منعقد کرایا تھا یہ کنونشن پی سی لگژری ہوٹل میں منعقد ہوا تھا۔ اس کنونشن میں جناب سیٹھ عبدالرزاق داؤد سابق وفاقی وزیر تجارت کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کیا گیا تھا۔ آپ کو برادری کے لئے گراں قدر خدمات کے اعتراف پر صدر جماعت جناب محترم ڈاکٹر عبدالغفار بلو کے دست مبارک سے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ پیش کیا گیا۔

حاجی عبدالغنی بھنگڑا نے ایک اور بڑا کام بھی کرایا۔ آپ کے دور سے ہی حافظ قرآن بچوں اور بچیوں کو نقد انعامات دینے کا سلسلہ شروع ہوا۔ انھی کے دور میں عمرے کے ٹکٹ بھی انعام میں دیئے گئے۔ حاجی صاحب چار سال تک بانٹوا میمن جماعت کی تعلیمی کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے پر فائز رہے ہیں اور بڑی عمدگی سے کام کیا تھا۔ اس ایجوکیشن کمیٹی کے ساتھیوں کی سپورٹ اور ان کے فعال تعاون سے ساتھ ہی مخیر حضرات کی معاونت سے انھوں نے تعلیمی وظائف (اسکالرشپس) بھی شروع کیے تھے جو آج تک بہت کامیابی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

آل پاکستان میمن فیڈریشن سے وابستگی : جناب حاجی عبدالغنی بھنگڑا (مرحوم) کئی بار میمن فیڈریشن کی مجلس عاملہ کے ممبر رہ چکے تھے۔ میمن فیڈریشن کے ترجمان رسالے "ماہنامہ میمن نیشن" کی کمیٹی کے چیئرمین جنوری 1992ء تا دسمبر 1992ء تک ذمہ داریاں سنبھالی تھیں۔ آپ کو میمن فیڈریشن میں اہم ذمہ داری کا عہدہ دیا گیا۔ 2013ء میں بھنگڑا (مرحوم) میمن فیڈریشن کے اعزازی سیکریٹری

میمن پروفیشنل فورم کے زیر اہتمام "میٹ دی فیوچر لیڈرز" (مستقبل کے لیڈر سے ملیے) اتوار 21 نومبر 2016ء کی شام کو KSBI آڈیٹوریم (اسٹیڈیم روڈ) میں تقریب کو منعقد کیا گیا تھا۔ تقریب کے اختتام پر فورم کے عہدیداران کا گروپ فوٹو معزز مہمانان کے ساتھ۔ تصویر میں جناب مصطفیٰ حنیف بالاگام والا (MPF سیکریٹری جنرل)، جناب عبدالجبار راشور (MPF صدر)، جناب الطاف لطیف (فنانس سیکریٹری APMF)، جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا (سیکریٹری جنرل APMF) اور جناب مشتاق احمد مدراس والا (MPF نائب صدر)۔

جنرل منتخب کئے گئے۔ اس عہدے پر دوبارہ منتخب اور تعینات کیا گیا۔ اس طرح آپ 2013ء سے 2017ء (دو میعاد) میں سیکریٹری جنرل منتخب ہوتے رہے۔ اس دور میں میمن فیڈریشن کے صدر جناب عبدالعزیز میمن سابق ایم این اے تھے۔ حالیہ الیکشن میں بلا مقابلہ سینئر نائب صدر کے عہدے پر فائز ہوئے تھے۔ اس دور میں میمن فیڈریشن کے صدر جناب محمد حنیف مولانی ہیں۔

مرحوم عبدالغنی بھنگڑا نے سیکریٹری جنرل کے عہدے پر فائز ہو کر میمن فیڈریشن میں تعلیم کے فروغ کے لئے کام کیا۔ آپ نے تمام ساتھی عہدیداران کے تعاون اور سپورٹ سے جدید ترین سلیبس پر مشتمل کورسز کا سلسلہ شروع کیا تھا جو نہایت کامیاب رہا۔ علاوہ آپ نے جاب فیئر کے سیمینار منعقد کرائے۔ اس میں آپ کی اور میمن فیڈریشن کے صدر جناب عبدالعزیز میمن کی قدم بقدم پر خصوصی دلچسپی اور کاوشیں شامل تھیں۔ یہ ایونٹ آئی ٹی کمیٹی، جاب فیئر کمیٹی اور یوتھ کمیٹی کے اراکین کا بھرپور تعاون رہا۔

ورلڈ میمن آرگنائزیشن سے وابستگی : حاجی عبدالغنی بھنگڑا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ WMO کے پہلے اجلاس میں شریک ہوئے تھے۔ آپ کے پاس اس عالمی تنظیم کے معتبر اور ذی وقار ادارے کی تاحیات رکنیت (لائف ممبر شپ) بھی تھی۔ ورلڈ میمن آرگنائزیشن

آل پاکستان میمن فیڈریشن کے عہدیداران کا کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے عہدیداران سے جنوری 2016ء میں ملاقات کی۔ کراچی چیمبر کے صدر جناب محمد یونس محمد بشیر سوزوالا ادارے کی یادگاری شیلڈ ممتاز سماجی اور لیبر رہنما اور میمن فیڈریشن کے صدر جناب عبدالعزیز میمن سابق ایم این اے اور سیکریٹری جنرل جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا (مرحوم) کو پیش کرتے ہوئے۔ ساتھ کھڑے ہوئے جناب محمد زبیر موتی والا، جناب محمد حنیف مولانی (موجودہ میمن فیڈریشن کے صدر)، ممتاز بزنس مین جناب محمد ناصر رنگون والا اور جناب زاہد حسین پیرانی اور دیگر۔

(پاکستان چیپٹر) کے انتخابات 2008ء، WMO ہاؤس مسلم آباد میں اتوار 18 مئی 2008ء کو (صبح نو بجے سے شام پانچ بجے تک منعقد ہوئے)۔ الیکشن کمشنر جناب محمد یاسین سایانے کامیاب امیدواروں کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ الیکشن خوشگوار ماحول میں اور پرامن طریقے سے انجام پذیر ہوئے۔ اس سلسلے میں WMO کے عہدیداران کی دلچسپی اور کوششیں قابل تعریف ہیں۔ انتخابات میں بورڈ آف مینجمنٹ کے لئے دس کامیاب امیدواروں میں ایک نام جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا کا بھی تھا جنھوں نے زیادہ ووٹ حاصل کئے تھے۔ آپ کے پاس ورلڈ میمن آبادکاری کمیٹی کے ممبر بھی رہے اور اس حیثیت سے آپ گذشتہ کئی سالوں سے کام کررہے تھے۔ ورلڈ میمن آرگنائزیشن کے اجلاسوں میں شرکت کے لیے آپ کینیا، انڈیا، سری لنکا اور دبئی وغیرہ کے دورے کئے تھے۔

اس کے علاوہ ذاتی کاروبار کے ضمن میں آپ نے یورپ، مشرق وسطی، وسطی ایشیا، روس اور چائنا کے دورے بھی کیے تھے۔ آپ آذر بائیجان کا کاروباری دورہ کرچکے تھے۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے قیام کی کاوشیں: حاجی محمد حنیف طیب اور دیگر رفقاء کے تعاون سے 10 مارچ 1984ء میں المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی قائم کی گئی۔ حاجی عبدالغنی بھنگڑا صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اس کے فاؤنڈرز (بانیوں) میں سے ایک تھے۔ یہ ادارہ ملکی سطح پر عوامی خدمت کا بڑا ادارہ ہے جو ملکی انسانیت کی مختلف انداز سے خدمت کررہا ہے ساتھ ہی یہ عوام الناس کو علاج معالجے کی سہولیات بھی فراہم کررہا ہے۔ حاجی عبدالغنی بھنگڑا اس قابل قدر ادارے کے اعزازی جنرل سیکریٹری کے عہدے پر فائز رہے تھے اور شب و روز خلوص نیت سے دکھی انسانیت کی خدمات انجام دی ہیں۔ اس سے پہلے اکتوبر 1987ء میں احباب ویلفیئر سوسائٹی حیدرآباد کالونی قائم کی گئی جس کے قیام میں حاجی عبدالغنی بھنگڑا (مرحوم) کا کردار بہت فعال اور متحرک تھا۔ آپ آخر وقت تک مذکورہ بالا سوسائٹی کے اعزازی خزانچی کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔

یونائیٹڈ میمن جماعت سے وابستگی: حاجی عبدالغنی بھنگڑا (مرحوم) کے پاس یونائیٹڈ میمن جماعت کی تاحیات رکنیت بھی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ کئی سالوں سے وہ اس جماعت کی میڈیکل اینڈ سوشل ویلفیئر کمیٹی کے چیئرمین بھی تھے۔ آپ کی پرخلوص اور بے لوث خدمات کو دیکھتے ہوئے آپ اس ادارے کے ایسوسی ایٹ جوائنٹ سیکریٹری کا عہدے پر فائز رہے۔ بعدازاں نائب صدر منتخب کیے گئے۔

ان تمام عہدوں اور ذمے داریوں کو نبھانے کی خاطر آپ ہر کام کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے ذاتی اور نجی کاموں تک کو نظر انداز کردیتے تھے۔ جماعتوں کے کاموں کی انجام دہی کے سلسلے میں مرحوم عبدالغنی بھنگڑا اکثر و بیشتر اندرون سندھ کے دورے بھی کئے تھے۔ اندرون سندھ کے مریضوں کی علاج معالجے کی سہولیات کی فراہمی کی ذمہ داریاں سنبھالی ہوئی تھیں۔

زندگی کا آخری سفر: اللہ تعالیٰ سے بلاوا آیا، ان کا آخری وقت آیا تو انہوں نے موت کا نہایت جرات کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا حرکت قلب بند ہونے کے باعث بروز بدھ 6 جنوری 2021ء کو 78 سال کی عمر پاکر دار الفانی سے کوچ کرگئے۔ نماز جنازہ دوسرے روز 7 جنوری 2021ء بعد نماز مغرب ''میمن جامع مسجد'' پہاڑی والی (شہید ملت روڈ) میں ادا کی گئی۔ تجہیز و تکفین میوہ شاہ قبرستان میں والد محترم اور والدہ محترمہ کے پہلو میں کی گئی۔ دوسرے روز ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی (سوئم) میمن جامع مسجد پہاڑی والی میں رکھی گئی تھی۔ تمام وابستہ اداروں کے عہدیداران، سماجی کارکنان، دوست احباب اور عزیز و

اقارب کی بڑی تعداد میں شرکت کی تھی۔

محمد نثار بھنگڑا کی جدائی : عبدالغنی بھنگڑا (مرحوم) کے چھوٹے بھائی اور گجراتی سپریم کونسل کے بانی سیکریٹری اور سرگرم سماجی ورکر جناب محمد نثار حاجی سلیمان بھنگڑا (عرف نثار میمن) مختصر علالت کے بعد 13 جنوری 2018ء کو 66 سال کی عمر پا کر دارالفانی سے کوچ کیا۔ مرحوم نثار میمن بھنگڑا کی مذہبی اور سماجی خدمات کے اعتراف کرتے ہوئے آل پاکستان میمن فیڈریشن، میمن گجراتی سپریم کونسل اور المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی (ٹرسٹ) کے زیر اہتمام میمن فیڈریشن ہاؤس میں اتوار 25 فروری 2018ء کو شام سات بجے تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں میمن فیڈریشن کے صدر جناب محمد حنیف مولانی، نواب آف جوناگڑھ نواب جہانگیر خانجی، میمن گجراتی سپریم کونسل کے چیئرمین جناب حاجی عبدالکریم میکھائی، سینئر نائب چیئرمین گجراتی سپریم کونسل جناب عبدالحمید رساٹ، ممتاز سماجی رہنما اور سابق ممبر قومی اسمبلی جناب عبدالعزیز میمن، سابق سینئر نائب صدر میمن فیڈریشن اور سابق صدر بانٹوا ناری میمن جنرل جماعت اور میمن فیڈریشن ہاؤسنگ بورڈ کے چیئرمین جناب عبدالقادر عثمان کے علاوہ بے شمار نامور مقررین خطاب کیا تھا اور خراج عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔

حاجی محمد اقبال بھنگڑا کی جدائی : علاوہ ازیں غنی بھائی (مرحوم) کے ایک اور چھوٹے بھائی اور مذہبی ورکر جناب حاجی محمد اقبال سلیمان بھنگڑا وبائی مرض کرونا کے سبب بروز جمعرات 3 دسمبر 2020ء کو 71 سال کی عمر پا کر رحلت فرمائی۔ مرحوم کی نماز جنازہ دوسرے دن بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ تدفین حضرت عالم شاہ بخاری کے سلسلے کے بزرگ حضرت بسم اللہ شاہ بخاری کے احاطے (جعوراتی کالونی) میں عمل میں آئی تھی۔ مرحوم انجمن طلباء اسلام کے سرگرم رکن اور میمن مسجد (حیدرآباد کالونی) کے جنرل سیکریٹری تھے۔ علاوہ میمن مسجد پہاڑی والی (شہید ملت روڈ) کی مجلس منتظمہ کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دی تھیں۔ مرحوم اقبال بھنگڑا فلاحی اور رفاہی اور نیکی کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ علاوہ ازیں غنی بھائی (مرحوم) کے ایک اور چھوٹے بھائی اور مذہبی ورکر جناب حاجی محمد اقبال سلیمان بھنگڑا وبائی مرض کرونا کے سبب بروز جمعرات 3 دسمبر 2020ء کو 71 سال کی عمر پا کر رحلت فرمائی۔ مرحوم کی نماز جنازہ دوسرے دن بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ تدفین حضرت عالم شاہ بخاری کے سلسلے کے بزرگ حضرت بسم اللہ شاہ بخاری کے احاطے (جعوراتی کالونی) میں عمل میں آئی تھی۔ مرحوم انجمن طلباء اسلام کے سرگرم رکن اور میمن مسجد (حیدرآباد کالونی) کے جنرل سیکریٹری تھے۔ علاوہ میمن مسجد پہاڑی والی (شہید ملت روڈ) کی مجلس منتظمہ کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دی تھیں۔ مرحوم اقبال بھنگڑا فلاحی اور رفاہی اور نیکی کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔

حاجی عبدالغنی بھنگڑا کی رحلت پر بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے قرآن خوانی اور تعزیتی اجلاس : بانٹوا میمن جماعت آفس میں عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا کی غم انگیز رحلت پر بروز پیر 11 جنوری 2021ء کو مغرب تا عشاء برائے ایصال ثواب قرآن خوانی کی گئی تھی۔ اس کے بعد تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تعزیتی اجلاس میں بانٹوا میمن جماعت، آل پاکستان میمن فیڈریشن، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، دیبالی ویلفیئر ٹرسٹ کے عہدیداران اور بانٹوا میمن جماعت کی سب کمیٹیوں کے کنوینر صاحبان اور میمن برادری کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بعد نماز مغرب برائے ایصال ثواب قرآن خوانی کی گئی، فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کے بعد تلاوت کلام پاک اور بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ جناب مولانا خالد قادری نے پیش کی۔ انجامت کے فرائض ممتاز سماجی کارکن سابق جوائنٹ سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت جناب محمد فاروق ابوبکر بدو نے انجام دیئے۔

اسٹیج پر بیٹھے ہوئے معزز شخصیات میں بانٹوا میمن جماعت کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب محمد انور کاپڑیہ، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب محمد یونس اے ستار بکسرا اور نائب صدر جناب محمد اقبال عبداللہ ٹی ٹی، آل پاکستان میمن فیڈریشن کے صدر جناب محمد حنیف موٹلانی، میمن فیڈریشن کے سابق صدر جناب عبدالعزیز میمن سابق ایم این اے، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے سربراہ اور سابق وفاقی وزیر جناب حاجی محمد حنیف طیب، ممتاز بزنس مین اور سماجی شخصیت جناب یحییٰ پولانی، میمانی ویلفیئر ٹرسٹ کے سرپرست جناب محمد بشیر ذوق پولانی اور مرحوم عبدالغنی بھنگڑا کے فرزند اور میمن فیڈریشن کی سپریم کونسل کے کوآرڈی نیٹر او ورییئر جناب کامران عبدالغنی بھنگڑا تشریف فرما تھے۔ میمن فیڈریشن کے سیکریٹری جنرل جناب محمد فیصل ابوبکر حمانانی، سابق سینئر نائب صدر جناب محمد حنیف سماق وغیرہ نے بھی شرکت کی۔

مادری زبان کا عالمی دن

21 FEBRUARY INTERNATIONAL MOTHER LANGUAGE DAY

میمنی بولی میمن برادری کی نئی نسل کی شناخت کے لئے بے حد ضروری ہے

میمنی بولی (زبان) کے مسائل

گجراتی تحریر: حبیب لاکھانی (مرحوم)

Late Habib Lakhani

مضمون نگار کا مختصر تعارف: حبیب عبدالغنی لاکھانی مرحوم کی شخصیت میمن برادری کے ممتاز محقق، تاریخ نویس اور گجراتی زبان کے معروف قلمکار اور صحافی کی حیثیت سے شناخت رکھتی ہے۔ آپ کی مشہور تحقیقی تصنیف "پاکستان انے میمنو" پانچ سال کی تحقیق کے بعد دسمبر 1981ء کو منظر عام پر آئی تھی۔ اس تصنیف کی اشاعت سے آپ کو کافی شہرت اور پذیرائی ملی۔ آپ چار کتابوں کے مصنف اور آٹھ انگریزی کتب کے تراجم کیے۔ آپ نے اس اہم اور یادگار تصنیف "پاکستان انے میمنو" میں ہندوستان اور پاکستان کی ممتاز شخصیات کا تذکرہ کیا ہے جنھیں برٹش کے دور میں دیئے گئے سر اور دیگر اعزازات، خطابات دیئے گئے تھے۔ ان حضرات کی سن وائز تفصیلات سے آگاہی دی ہے۔ حبیب لاکھانی کی پیدائش 25 مئی 1924ء کو امریلی میں ہوئی۔ آپ نے اکتوبر 1942ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس وقت پورے امریلی شہر میں صرف تین مسلم طالب علموں نے میٹرک کامیاب کیا ان میں لاکھانی صاحب کا شمار بھی ہوتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی کے لئے نقل مکانی کی۔ مرحوم سلیمان محمد ڈیگا کی دختر محترمہ زرینہ بائی کی شادی لاکھانی صاحب کے ساتھ 27 مئی 1956ء میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں جناب محمد سلیم لاکھانی، جناب محمد انیس لاکھانی، جناب محمد رفیق لاکھانی اور صاحبزادیوں میں محترمہ زیب النساء لاکھانی، محترمہ شہناز لاکھانی اور محترمہ ممتاز لاکھانی ہیں۔ کراچی میں امریلی میمن ایسوسی ایشن کے قیام میں جناب موسیٰ بھائی میمن اور ابراہیم امریلوی کے ساتھ مل کر آپ نے حصہ لیا تھا۔

آپ نے 20 اکتوبر 1951ء میں وطن گجراتی میں نوے روپے ماہانہ تنخواہ پر ملازمت کرلی اور اس طرح صحافت کے شعبے میں قدم رکھا۔ تین ماہ بعد آپ کا تقرر ڈان گجراتی میں سب ایڈیٹر کی حیثیت سے ہوا۔ یہاں آپ نے 125 روپے ماہوار پر ملازمت کا آغاز کیا اور یہاں اپنی صحافتی زندگی کے 26 سال گزارے۔ بعدازاں آپ 1960ء میں ماہنامہ میمن عالم سے وابستہ ہوئے۔ علاوہ ازیں پارسی اخبار 9 جولائی رسالہ اور میمن بلیٹن میں قلمکاری کے جوہر دکھائے۔ آپ نے علمی اور ادبی سرگرمیاں آنکھوں کی بینائی جانے کے بعد بھی مسلسل جاری رکھیں۔ چونکہ آپ کے دل میں کام کرنے کی ایک دھن اور امنگ تھی۔ آنکھوں کی بینائی ختم ہونے کے سبب روزنامہ ڈان گجراتی سے علیحدگی اختیار کی۔ لاکھانی صاحب کی گراں قدر قلمی خدمات کے اعتراف میں 2 مارچ 1978ء کو مقامی ہوٹل میں ممتاز صنعت کار جناب لطیف ابراہیم جمال کی صدارت میں شاندار استقبالیہ دیا گیا تھا۔ حبیب لاکھانی مرحوم ایک بے باک اور نڈر صحافی تھے اپنی مرضی کے مطابق اپنے خیالات کو

قلمبند کرتے تھے۔ کسی کے دباؤ میں آ کر اپنی تحریر میں ردوبدل نہیں کرتے تھے۔ آپ نے کتابیں تصنیف کیں اور حیدر علی مولجی (مرحوم) نے آپ سے سات کتب کے انگریزی اور گجراتی ترجمے کرائے۔ آپ نے 24 اگست 1991ء کو 67 سال کی عمر پا کر رحلت فرمائی۔ آپ کی شریک حیات محترمہ حاجیانی زرینہ بائی 9 مارچ 2017ء کو 77 سال کی عمر پا کر رحلت کر گئیں۔ (تعارف از قلم: کھتری عصمت علی پٹیل)

درحقیقت میمن برادری کو زبان کے حوالے سے جن مسائل کا سامنا ہے ان پر خاصی تفصیل سے بہت کچھ کہا اور تحریر کیا جا چکا ہے۔ ایک عام آدمی سے لے کر اعلیٰ طبقے کے سرکردہ افراد تک نے ان مسائل پر آواز بلند کی ہے۔ میری نظر میں آج میمن برادری کو جس اہم مسئلہ کا سامنا ہے، وہ خاصا سنگین ہے جو بظاہر نظر نہیں آتا۔ اپنی میمنی بولی سے دوری مگر یہ مسئلہ ایک پوشیدہ مرض اور ایک کینسر کی طرح ہماری میمن برادری کی نئی نسل کے جسم میں داخل ہو چکا ہے اور اسے کھائے چلا جا رہا ہے۔ اب تو صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ یہ مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔ آہستہ آہستہ برادری کے جسم میں سرایت کرنے والے اس مرض کی ابتدائی علامات ایک زمانے میں ظاہر ہوئی تھیں لیکن انہیں زیادہ اہمیت نہ دی گئی۔ لگ بھگ چوتھائی صدی کے بعد یہ مرض دوسرے مرحلے میں داخل ہوا۔ اب اس کی علامات زیادہ واضح اور زیادہ نمایاں تھیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی وجہ سے برادری کے جسم میں بننے والا ناسور پلتا جا رہا تھا۔ ابتدائی مرحلے پر جو تھوڑی بہت تکلیف محسوس کی گئی تھی بعد میں وہ ناقابل برداشت بن چکی تھی۔ ہماری برادری کے بڑوں نے اس مرض کو پہچاننے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔

لہٰذا اس کی تشخیص اور علاج کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب ہم اس اسٹیج پر آ چکے ہیں کہ اگر اس مرض کے علاج کے لئے کوششیں نہ کی گئیں تو آنے والے وقت میں دو یا تین عشروں کے اندر اندر برادری کا شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا۔ آج برادری کے درمیان اجنبیت کے جو چھوٹے چھوٹے جنگلے کھڑے ہیں، آنے والے وقت میں یہ ناقابل عبور رکاوٹیں بن جائیں گے اور پھر میمن برادری کی ثقافت ایسے گم ہو گی کہ اس کے ابھرنے کی امید بھی ختم ہو جائے گی۔ یہ مرض، یہ اہم مسئلہ جس کا آج میمن برادری کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے میمنی زبان کا مسئلہ ہے۔

چند بنیادی حقائق: برصغیر کی تقسیم تک یعنی قیام پاکستان تک پوری میمن برادری چند ایک کو چھوڑ کر گجراتی کے بجائے اپنے لہجے کے ذیلی لہجے میمنی بولی کو استعمال کر رہی تھی۔ یہ حضرات بولنے اور تحریر کرنے میں گجراتی زبان ہی استعمال کرتے تھے۔ ان کے گھروں میں بھی یہی زبان بولی جاتی تھی اور سارا بزنس اور کاروبار گجراتی میں ہی ہوتا تھا۔ ان کی تنظیموں کی سالانہ رپورٹیں اور رسائل بھی اسی زبان میں شائع ہوتے تھے۔ چونکہ گجراتی زبان، گجرات، ریاست کچھ اور کاٹھیاواڑ کی عام زبان تھی، اس لئے تمام تعلیمی اداروں میں بھی میڈیم (رابطے اور وسیلے) کے لئے یہ زبان استعمال ہوتی تھی۔ یہ لوگ لکھنے پڑھنے میں بھی گجراتی استعمال کرتے تھے اور اسی زبان کے بارے میں سوچتے بھی تھے۔ ان کے دل و دماغ کی آبیاری گجراتی ادب ہی کرتا تھا۔

انہوں نے گجراتی تہذیب و ثقافت کی ہر اچھی چیز اپنائی تھی۔ مثلاً نفیس فطرت و عادات، تجارتی سوجھ بوجھ، مہارت، سماجی نظم وضبط، تنظیمی قیادت، ان کی فلاح و بہبود کی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی، خدا ترسی، نیکی، بلا امتیاز رنگ و نسل، دکھی انسانیت کی خدمت، غرض گجراتی ان کے گھروں کی زبان ہی نہیں تھی بلکہ ان کے دلوں کی بھی زبان تھی۔

یہاں ایک نکتے کی وضاحت ضروری ہے۔ چونکہ میمن اور دیگر میمن حضرات، تجارتی برادری سے تعلق رکھتے تھے اس لئے وہ تجارت یا

تجارتی اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر دنیا کے ملکوں تک پہنچتے جا رہے تھے۔ وہ جاپان سے جنوبی افریقہ تک آباد ہو چکے تھے۔ ان میں سے بعض اپنے آبائی وطن کچھ اور کاٹھیاواڑ بھی جا رہے تھے۔ (کاٹھیاواڑ کو سوہ دوسرے لفظوں میں دیش یا ڈے کہا جاتا تھا) یہ لوگ مہینے پندرہ روز میں اپنے وطن واپس آتے تھے۔ بعض میمن حضرات تو کاروبار کے سلسلے میں برصغیر کے دوسرے صوبوں میں آباد ہو چکے تھے۔ مثلاً مدراس، سی پی اور بنگال وغیرہ۔ غیر ملکوں میں وہ برما، سیلون (سری لنکا)، فارس، خلیج فارس، اور مشرق بعید و جنوبی افریقہ تک چلے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے ہر علاقے، مقام یا ملک کی زبان خود بھی سیکھی اور اپنے بچوں کو بھی اسی زبان میں تعلیم دلوائی۔ اس کے باوجود وہ اپنے گھروں میں اور آپس میں میمنی زبان (میمنی بولی) ہی بولتے تھے اور اپنے رشتے داروں عزیزوں کو اگر کبھی خط لکھتے تو گجراتی زبان میں ہی لکھتے تھے۔ بعض جگہوں پر ان کا قیام بالخصوص افریقہ میں لگ بھگ دو سو سال پرانا ہے۔ ان تعلقات پر گو کہ سیاسی اور اقتصادی مسائل بھی سامنے آئے مگر میمنوں نے میمنی و کچھی زبان اور گجراتی سے بھی ناطہ نہ توڑا۔

اس عام صورت حال میں دو الگ کیفیات بھی تھیں جو کچھی اور سندھی میمنوں کی تھیں۔ آج کچھی میمنوں کی مجموعی تعداد لگ بھگ 33000 ہے۔ جن میں سے 25000 بھارت میں ہیں اور 80000 پاکستان میں آباد ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت ان کی تعداد 15000 تھی اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تجارت اور کاروبار میں میمن برادری کی قیادت کی۔ سترہویں صدی سے انہوں نے خلیج فارس کے ساتھ ساتھ مغربی بھارت کے ساحلی مقامات میں بھی تجارتی ادارے قائم کئے۔ یہ لوگ اتنے خوشحال تھے کہ انہوں نے کاٹھیاواڑی میمنوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ کاٹھیاواڑی میمن گو کہ تعداد میں زیادہ تھے مگر یہ لوگ اپنے آپ کو کاشت کاری یا چھوٹے بزنس مین کی سطح سے اوپر نہ لا سکے۔ یہ کیفیت لگ بھگ دو صدیوں تک قائم رہی۔ ان کے کچھی میمن رہنما اردو میں ماہر ہو گئے مگر پھر بھی گجراتی ان کی خاص اور اہم زبان رہی۔

اس کے بعد بیسویں صدی کے دوسرے عشرے جوکہ 1919ء میں خلافت تحریک کا آغاز ہوا جس کی قیادت علی برادران، میاں محمد چھوٹانی، سیٹھ احمد صدیق کھتری، سیٹھ یعقوب حسن، ایم اے انصاری، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی اور دوسرے سرکردہ لیڈروں نے کی تھی۔ ان حضرات نے اچانک ہی کچھ دکاٹھیاواڑی اور کچھی رہنماؤں نے گجراتی کو چھوڑ کر اردو کی طرف اپنی توجہ مبذول کر لی۔ انہوں نے نہ صرف اپنے گھروں میں اردو بولنی شروع کر دی بلکہ اس میں تعلیم بھی حاصل کرنی شروع کر دی۔ دراصل ان حضرات نے یہ سوچا تھا کہ اردو زبان کے ذریعہ وہ اپنے خیالات دوسروں تک آسانی سے پہنچا سکتے ہیں اور یہ رابطے کا اچھا ذریعہ بھی ہے۔

ایک نسل کے بعد تبدیلی زبان کا یہ عمل ظاہر ہونے لگا۔ گجراتی زبان کو نظر انداز کرنے سے کچھی میمنوں کی اکثریت ماسوائے چند سرکردہ رہنماؤں کے دوسرے میمنوں کے ساتھ اپنے واحد رابطے سے محروم ہوگئی اور اس طرح وہ برادری کے دھارے سے نکل کر ایک چھوٹے سے چشمے کی صورت اختیار کر کے تنہا رہ گئی۔ اس کے علاوہ نوجوان نسل پر اردو زبان کے اتنے زبردست اثرات مرتب ہوئے کہ متعدد میمن بہترین اردو شاعر بن گئے۔ بعض تو صاحب دیوان شاعر کہلائے۔ ان کے کلام کے مجموعے بھی شائع ہوئے۔

ایک طرف تو گجراتی سے دوری دوسری طرف اردو کی متناطیسی کشش، تیسرے دولت مند خاندانوں کی یہ روایت کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی آیاؤں کے سپرد کر دیا کرتے تھے۔ ظاہر ہے اس کا نتیجہ کیا نکلنا تھا! اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھی میمن ایسے زمیں بوس ہوئے کہ وہ دوبارہ نہ اٹھ سکے۔ حالانکہ کاروبار میں نشیب و فراز آتے ہیں، کاروباری لوگ گرتے اور سنبھلتے رہتے ہیں مگر کچھی میمن مجموعی طور پر میمنی اور گجراتی زبانوں سے دور ہونے

کی وجہ سے ایسے گرے کہ آج تک نہ سنبھل سکے اور اپنی شناخت کھو بیٹھے۔

دوسری جانب سندھی میمنوں کے حالات بالکل مختلف ہیں مگر نتیجہ ایک جیسا ہی ہے۔ وہ میمن جو دوسرے میمنوں کی طرح ہجرت کر کے بھارت نہیں گئے (جنہیں آج ہم ہالاری اور کاٹھیاواڑی میمن کہتے ہیں) اور وہ پانچ چھ صدیوں تک اسی علاقے میں رہے، وہ سندھی میمن کہلائے۔ وہ کبھی گجراتی سے رابطے میں نہ آئے۔ ان کا میمنی زبان میں ابتداء میں جو بھی لہجہ ہوگا وہ مکمل طور پر سندھی زبان میں مدغم ہو گیا۔ سندھی میمنوں کی زبان سے ذرا بھی محسوس نہیں ہوتا کہ وہ دوسرے سندھیوں سے مختلف ہیں۔ ان کی روایت، لباس، رہن سہن سب سندھیوں جیسے ہیں۔ گویا سندھی میمن اپنی شناخت مکمل طور پر کھو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ سماجی تنظیموں کی غیر موجودگی اور آزادانہ سوچ کے باعث ان میں ڈھیروں غیر میمن بھی داخل ہو چکے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب کوئی بھی شخص میمن ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ ان حالات کی وجہ سے سندھی میمن جو اب تعداد میں کم و بیش ڈیڑھ لاکھ ہیں دوسرے سندھیوں کے ساتھ اس قدر گھل مل گئے ہیں کہ ان کی شناخت کا واحد ذریعہ ”میمن“ لفظ ہے جو ان کے ناموں کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ یہ حضرات عام طور پر اپنے نام کے ساتھ اپنے والد کا نام نہیں لکھتے۔

بیماری کا آغاز: قیام پاکستان کے بعد کاٹھیاواڑ اور اس کے آس پاس رہنے والے میمنوں نے جب یہ محسوس کیا کہ وہ اب اپنے وطن اور آبائی سرزمین میں محفوظ نہیں ہیں تو پچاس فیصد سے زیادہ میمن پاکستان چلے آئے۔ آج ان کی تعداد ڈھائی لاکھ سے زیادہ ہے اور زیادہ تر کراچی، حیدرآباد اور سکھر میں آباد ہیں۔ وہ اپنے ساتھ میمنی، اردو اور گجراتی زبان لائے تھے۔ میمنی زبان وہ گھروں میں بولتے تھے اور گجراتی ان کے پڑھنے لکھنے کی زبان تھی۔ انہوں نے جتنے بھی تعلیمی ادارے قائم کیے ان سب میں ذریعہ تعلیم گجراتی ہی تھا۔ ان کی تمام سماجی تنظیموں، جماعتوں اور اداروں کی زبان اس وقت بلکہ آج بھی گجراتی اور انگریزی ہی ہے۔ ان کے بچوں کو اسکولوں میں گجراتی زبان میں تعلیم دی گئی۔ اس سے ان کی ثقافتی نشوونما گجراتی ادب اور تہذیب سے کی۔ بہرحال پھر بھی بعض نوجوان اردو سے متاثر ہوئے اور انہوں نے گجراتی چھوڑ کر اردو کو اپنا لیا۔ مگر ابتداء میں ایسے لوگوں کی تعداد برائے نام تھی۔ 1960ء میں پہلے مارشل لاء کے دوران گجراتی کی تعلیم کو پہلا زبردست دھچکا لگا۔ مغربی پاکستان کے تمام تعلیمی اداروں میں مارشل لاء کے تحت صرف اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دے دیا گیا۔ بہت سے میمن تعلیمی اداروں نے اس کے دوررس منفی نتائج کو نہ دیکھا بلکہ اس وقت قومیت اور اتحاد کے جذبے سے متاثر ہو کر انہوں نے بھی اس تبدیلی کو قبول کر لیا۔ مگر بعض گجراتی تعلیمی اداروں نے اس کے خلاف مزاحمت کرنے کی کوشش کی مگر وہ بھی اتنے باہمت نہ تھے کہ کھلم کھلا اس حکم کی مخالفت کرتے۔ صرف گجراتی لیکھک منڈل (گجراتی رائٹرز کے ادارے) نے اپنے لیٹر پیڈ پر اس حکم کے خلاف تحریک شروع کی اور پریس میں آواز اٹھائی۔

دوسری جانب اسی قسم کی تحریک سندھی زبان کے لئے بھی چلائی جا رہی تھی اور وہ زیادہ منظم طریقے اور ٹھوس انداز سے چل رہی تھی۔ اس لئے سندھی کے طفیل گجراتی کی بھی قسمت کھل گئی۔ لہٰذا ان دونوں زبانوں کو ہائی اسکول کی سطح تک ذریعہ تعلیم بننے کی اجازت مل گئی اور کالج کی سطح پر یہ زبانیں اختیاری مضمون کی حیثیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ سندھیوں نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا مگر گجراتی اسکولوں کی انتظامیہ نے گجراتی زبان کو دوبارہ ذریعہ تعلیم بنانے سے انکار کر دیا۔ ان کے اس انکار کے پیچھے متعدد حقیقی اور خیالی وجوہ تھیں۔ ان میں ایک وجہ یہ بیان کی گئی کہ میمنوں کی مذہبی زبان عربی ہے جبکہ قومی زبان اردو ہے۔ میمن اور قومی رابطے کی زبان انگریزی ہے تو پھر ایک اضافی زبان کا بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے؟ ویسے بھی اب پاکستان میں رہتے ہوئے گجراتی کا کوئی عملی فائدہ نہیں ہے۔

اس وکیل کے پیچھے ان ڈھیروں اساتذہ کی رائے شامل تھی جن کی مادری زبان اردو تھی۔ ان کے علاوہ تعلیمی ماہرین، دانشور اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ اس پر یہ کہتے نظر آئے کہ اب لوگ دو طبقوں میں بٹ گئے ہیں۔ جن لوگوں کی مادری زبان اردو تھی وہ "اہل زبان" کہلائے اور جن کی مادری زبان اردو نہ تھی وہ ان مشکلات اور دباؤ کے آگے نہ ٹھہر سکے۔ چند برسوں میں میمنوں کے قائم کردہ تمام اسکولوں سے گجراتی زبان رخصت ہوگئی اور ان اسکولوں سے بھی اس کا خاتمہ ہوگیا جو دیگر گجراتی برادریوں نے قائم کئے تھے۔ اردو کے اس طرح زبردست طریقے سے نفاذ کی کوششیں دراصل بنگالیوں کے مقابلے پر کی گئی تھیں اور مشرقی پاکستان میں بنگلہ کو ختم کرنے کے لئے یہ بچگانہ اقدامات کئے گئے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرقی پاکستان میں 50 کی دہائی میں لسانی فسادات ہوئے اور یہ خلیج اس قدر بڑھی کہ آخر کار مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہوگیا۔

بنگالیوں کے برخلاف میمنوں اور دوسرے گجراتیوں نے تبدیلی زبان کو خوش آمدید کہا اور وہ زبان جس کی بنیاد سنسکرت پر رکھی گئی تھی رفتہ رفتہ ختم ہوگئی۔ اس سے پہلے کاٹھیاواڑ میں رہنے والے گجراتی مسلمان اور میمن اردو کو ایک مقدس زبان سمجھتے تھے اور اسے عربی کے ہم پلہ قرار دیتے تھے، وہ اس کا ادب و احترام کرتے تھے۔ اس زمانے میں یہ عالم تھا کہ اگر کہیں کسی جگہ اردو زبان میں لکھا ہوا کوئی کاغذ نظر آجاتا یا اخبار یا رسالے کا ٹکڑا کسی گلی میں پڑا ہوا ملتا تو لوگ اسے اٹھاتے، چومتے اور پھر جیب میں رکھ لیتے۔ بعد میں موقع پر ملتے ہی وہ اسے ادب و احترام کے ساتھ دریا برد کر دیتے تھے۔ پاکستان آنے کے بعد ان لوگوں کی اردو سے محبت اور بھی بڑھ گئی کیونکہ اس زبان میں مذہبی مواد اور ادب کا بہت بڑا خزانہ موجود تھا۔ تعلیم یافتہ لوگ بھی اردو کے شیدائی تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ زبان اعلیٰ رومانی شاعری سے بھی مالا مال تھی۔ مزید یہ کہ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح گو کہ آباؤ اجداد کی بھی زبان اور گجراتی تھی۔ انہوں نے اردو کو قومی زبان قرار دیا تھا۔ بہت سے سرکاری اداروں میں اردو میں ہی تمام دفتری کام کئے جا رہے تھے۔ لہٰذا اکثر میمنوں کے لئے بھی یہ خوش آئند تبدیلی تھی۔

بیماری کا پہلا مرحلہ : چند برسوں میں ہی اس تبدیلی کے منفی اثرات رونما ہونے لگے۔ مگر ابتداء میں چند ایک رائٹرز اور دانشوروں کے علاوہ اور کسی نے ابتدائی منفی علامات محسوس نہ کیں۔ اس زمانے میں میمن برادری کی تقریبات میں بھی اردو ہی بولی جانے لگی تھی۔ نئے مقرر اور نوجوان نسل کے نمائندے ہر جگہ اردو بولنے لگے مگر ان کی تقریریں ایسی ہوتی تھیں کہ ان میں اردو کے لمبے چوڑے القاب تو آجاتے تھے مگر اندر کوئی پیغام نہ ہوتا تھا۔ شروع میں والدین بھی خوش ہوتے تھے کہ ان کا بچہ کتنی اچھی اردو بول رہا ہے اور اہل زبان بنتا جا رہا ہے۔ نئی نسل نے اردو میں شاعری بھی شروع کردی تھی۔ 1963ء میں ایک ایسے اسکول نے جو میمنوں نے قائم کیا تھا مگر اس نے حکومتی اقدام سے پہلے ہی اردو کو ذریعہ تعلیم مان لیا۔ اس اسکول نے ایک مجلہ شائع کیا جس میں اساتذہ اور طلبہ کی کہی ہوئی نظمیں شامل تھیں۔ اس اسکول کے ایک استاد شیخ عبدالصابر (فتحی فاضل) نے ایسی نظمیں لکھیں جن میں شراب، حسن اور جنت کا ذکر تھا۔ یہ اشعار نئی نسل کے لئے کسی بھی طرح مناسب نہ تھے۔

بہرحال اب یہ زبان اچھی خاصی مضبوط ہوگئی ہے۔ اردو اور گجراتی کے اپنے اپنے فائدے ہیں۔ دونوں زبانیں ہی ضروری ہیں۔ ایک زبان دوسری زبان کے لئے مضبوط بندھن کا کام دیتی ہے اور دونوں کا وجود ایک دوسرے سے ہے۔ نہ ہم گجراتی زبان کو ختم کر سکتے ہیں اور نہ اردو کو۔ ہمیں میمنی بولی، گجراتی زبان اور اردو کے ساتھ ہی چلنا ہے۔ اردو ہماری قومی زبان ہے۔ اس سے بھی دلی پیار ہے۔ بولنے سے حب الوطنی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل۔ مطبوعہ روزنامہ ڈان گجراتی کراچی۔ 21 فروری 1980ء)

☆☆☆☆☆

لوگ محفل کو سجاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

پیر سید نصیرالدین نصیر گیلانی

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں
لوگ محفل کو سجاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

اس دل گیت یہ گاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں
آنکھیں رو رو کے اٹھاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

ان کی آمد کے پیامی ہیں صبا کے جھونکے
پھول شاخوں کو ہلاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

ان کے جلووں سے نکھرنے لگی دل کی رونق
میری تقدیر جگاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

کہکشاں، راہ گزر، چاند، ستارے، ذرے
سب چمک کر یہ دکھاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

مرحبا صل علیٰ کی ہیں صدائیں لب پر
ہم تو صدقے ہوئے جاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

دل کو جلووں کی طلب آنکھ کو طیبہ کی لگن
بلکہ یہ مجھ کو بتاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

اپنے شاہکار پہ خالق وہ عالم کو ہے ناز
انبیاء جھومتے جاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

چاند تاروں میں نصیر آج بڑی ہلچل ہے
یہی آثار بتاتے ہیں کہ آپ ﷺ آتے ہیں

میمن پروفیشنل فورم

نئے عہدیداران کا انتخاب 2021 - 2020ء

Memon Professional Forum

Mr. Shoaib Ibrahim
President MPF

Ms. Rabia Saleem
Honorary Secretary General

(رپورٹ: محترمہ عصمت جی پٹیل) میمن پروفیشنل فورم تاجی معروف ادارہ جنوری 1985ء میں قائم ہوا تھا۔ یہ اصل میں میمن برادری کے نامور، باصلاحیت اور ممتاز پروفیشنل حضرات کا ایک ادارہ یا باڈی ہے۔ MPF میمن پروفیشنل حضرات کا وہ ادارہ ہے جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے ماہر صف اول پروفیشنلز شامل ہوتے ہیں جو ایک طرف تو پروفیشنل مہارت کو فروغ دے رہے ہیں تو دوسری طرف لیڈرشپ (قیادت) کو آگے لا رہے ہیں اور خود ترقی کرنے کے منصوبے تیار کر رہے ہیں، یہ نیٹ ورک بھی بنا رہے ہیں اور اس کے ارکان کی معلومات کے لیے تمام مطلوبہ معلومات بھی فراہم کر رہے ہیں۔

یہ فورم باہنر پروفیشنل تعلیم کو فروغ دے رہا ہے اور داخلے کی نئی سطحیں اور معیار متعارف کراتے ہوئے میمن برادری کے ممتاز پروفیشنل حضرات کے لیے ہر سہولت اور آسانی مہیا کر رہا ہے۔

آج میمن پروفیشنل فورم کے ارکان کی تعداد 1200 سے زیادہ پروفیشنلز پر مشتمل ہے جن کا تعلق مختلف شعبہ ہائے زندگی سے ہے۔ اس میں پاکستان میں مختلف ایسے پروفیشنلز شامل ہیں جو اپنے شعبوں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان سب کی موجودگی (شمولیت) اور دلی وابستگی (دلچسپی) کی وجہ سے یہ ادارہ (MPF) میمن برادری کا ایک فعال اور نمایاں ادارہ بن چکا ہے۔

میمن پروفیشنل فورم ایک ایسے نیٹ ورک کے قیام کے لیے وجود میں لایا گیا تھا جس میں ہر شعبے کے ممتاز اور ماہر شامل ہوں جیسے ڈاکٹرز، انجینئرز، آرکیٹیکٹ، اکاؤنٹنٹس، قانونی ماہرین، ایم بی اے، ٹیکس کے امور دیکھنے والے وکیل، آئی ٹی، پرنٹ میڈیا اور ای میڈیا اور اس طرح دیگر مختلف شعبوں کے افراد۔ اس ادارے کے مقاصد بہت عمدہ ہیں جن کو تفصیل کے ساتھ میمورنڈم آف ایسوسی ایشن میں بیان کیا گیا ہے، جس کے مطالعہ سے بخوبی آگاہی ہوتی ہے۔

میمن پروفیشنل فورم کے نئے عہدیداران کا انتخاب فورم کے آفس میں 20 ستمبر 2020ء کو عمل میں آیا جس کے مطابق نئے منتخب ہونے والی کابینہ کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ جناب محمد شعیب ابراہیم	صدر
☆ جناب محمد سعد باجرا	نائب صدر
☆ محترمہ رابعہ سلیم	اعزازی جنرل سیکریٹری
☆ جناب عبدالباسط کوٹھاری	فنانس سیکریٹری

مجلس عاملہ کے اراکین

☆ جناب مصطفیٰ حنیف بالاگام والا

☆ جناب ایڈووکیٹ فرید بلوانی

☆ جناب عبداللہ بالاگام والا

☆ انجینئر نگزار احمد میمن
☆ محترمہ حمیرہ عبدالرؤف
☆ جناب ایاس انیس
☆ جناب جنید شیخا
☆ جناب محسن ایدھی
☆ جناب محمد امین پٹیل
☆ انجینئر پرویز ابوبکر
☆ ڈاکٹر شعیب منفانی
☆ جناب ایڈووکیٹ وسیم رضا پٹیل

☆☆☆☆☆

ساس اور بہو کا رشتہ احترام کا سبق دیتا ہے

ساس کو خوش کرنے کا آسان طریقہ

تحریر : جناب عبدالرزاق حسین دھامیا

ساس کو سہیلی بنالیں اس کی پسند کو اپنالیں۔ اپنی پسند کو کچھ عرصہ کے لئے بھول جائے اگر تو وہ نرم دل ہوگی تو دل سے آپ کی قدر کریں گی۔ اگر سخت ہوئی تو ایک دن آپ کے عزت والے رویے کو یاد کرکے پچھتائیں گی ضرور۔ ساس کو ساس سمجھیں ماں نہیں جب آپ ساس کو ماں سمجھ کر لاپرواہی برتتے ہیں اس سے پیار و ہمدردی کی اور غلطی کو نظرانداز کرنے کی سوچ یا خواہش رکھتے ہیں وہیں سے مسائل شروع ہوتے ہیں۔

ساس کو ساس ہی سمجھئے اور ان کی پسند و ناپسند سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ جیسے کہیں ویسے کیجئے خوش رہیں گی۔ ساس بھی انسان ہے جلاد نہیں۔ دوسری اہم بات ساس کو صرف ساس سمجھئے ماں نہیں۔ ماں سمجھیں گی تو لاپرواہی ہوجائے گی۔ ساس اگر غصہ کررہی ہو تو انہیں پلٹ کر جواب نہ دو۔ البتہ ناحق ہو تو جواب دیں لیکن اونچا نہ بولیں۔ ساس کے کام میں ہاتھ بٹائیں۔ ساس کو اپنی موجودگی کا احساس دلائیں۔ ساس کے ساتھ نہیں رہتے تو بھی ساس کے لئے جو بھی اپنے لئے پکائیں وہ ضرور بھیجیں۔ ساس کی پسند کی چیزیں پکائیں۔ ساس بے شک آپ کو عزت نہ دے لیکن آپ نے ان کے سامنے غلط بدزبانی نہیں کرنی۔

جیسا آپ چاہتی ہیں کہ آئندہ سالوں میں آپ بہو گئی ہو وہ آپ کے ساتھ کس طرح رہے بس اسی طرح آپ آج اپنی ساس کے ساتھ برتاؤ کریں کیونکہ بڑا آج بہت جلد کل ہوجاتا ہے۔ میرے خیال میں ساس کو توجہ دیں۔ ان کے بیٹے کو ان کے پاس بیٹھنے دیں۔ ان کے ساتھ وقت گزاریں۔ ان کی رائے کو اہمیت دیں۔ پیچھے تو پیچھے سب کے سامنے ان کو خاص عزت دیں ان کو احساس دلائیں کہ ان کے بغیر یہ گھر اور سب رشتے ادھورے ہیں۔ کھانے میں ان کی پسند کو اہمیت دیں۔ اپنے بچوں کو ان کے پاس بٹھائیں۔ جب اپنے لئے شاپنگ کریں تو ان کے لئے بھی کچھ خاص خریدیں۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں اتنی طاقت ہے کہ ساس بہو کے رشتے کو ماں بیٹی کے رشتے میں بدل سکتی ہیں۔ ان کو عزت اور اہمیت دیں اگر کبھی غلط بات کریں تو نظرانداز کردیں اور آگے سے جواب نہ دیں۔

☆☆☆☆☆

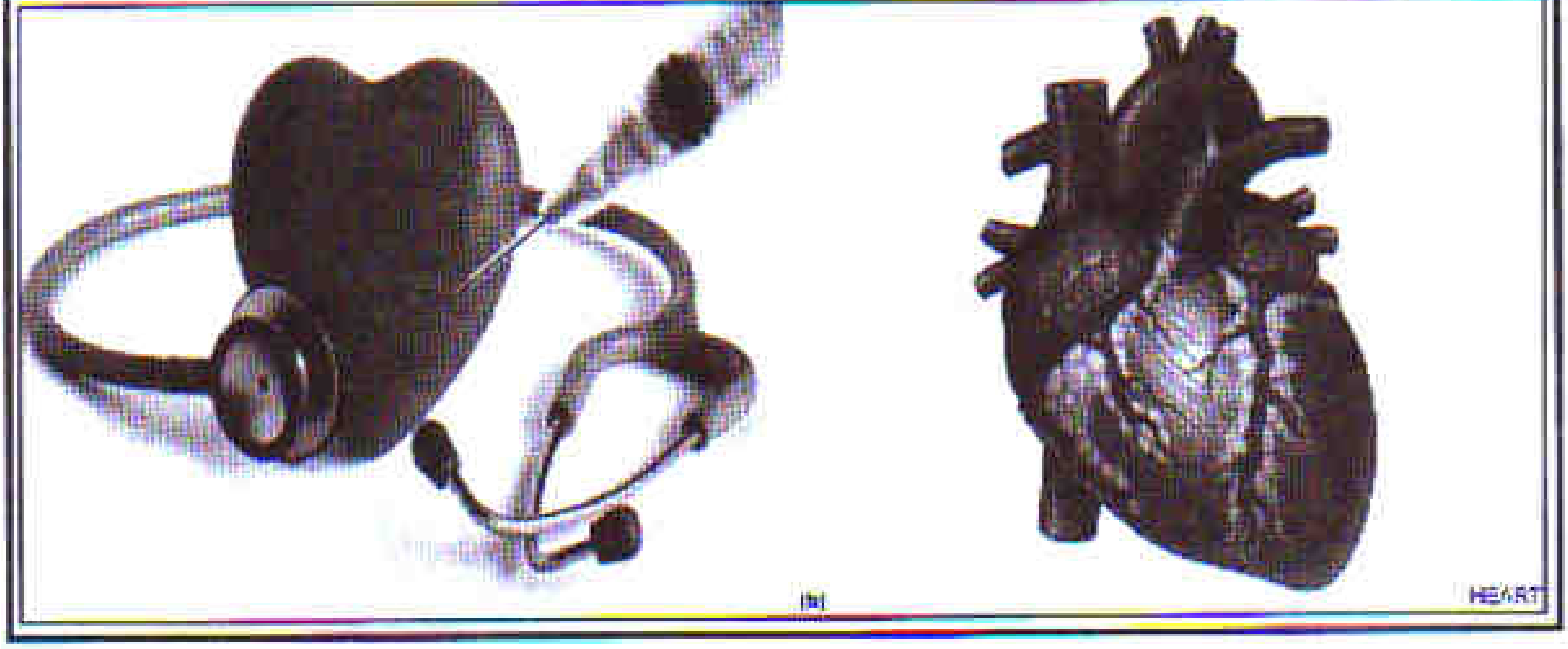

دل کے امراض سے بچا جا سکتا ہے

عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ دس سالوں میں ساری دنیا میں دل کے مریضوں کی تعداد میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ دل کی یوں تو کئی بیماریاں ہیں لیکن سب سے خطرناک دل کا دورہ پڑنا ہے۔ اگر بروقت طرز زندگی میں مناسب تبدیلی پیدا کر لی جائے اور کھانے پینے میں احتیاط کی جائے تو دل کی مختلف بیماریوں اور دل کا دورہ پڑنے کے امکانات کو بڑی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے چند مفید مشورے درج ذیل ہیں۔

کولیسٹرول کی سطح: خون میں کولیسٹرول کی سطح کو 130mg/dl تک برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ روغنی اور چکنائی والی غذا مثلاً گھی وغیرہ کا استعمال کم کریں جس میں کولیسٹرول کی سطح بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زیادہ گوشت کھانے سے بھی کولیسٹرول بڑھتا ہے۔ اس لئے ان غذاؤں سے جہاں تک ممکن ہو سکے پرہیز کریں۔ اگر آپ کے جگر میں کولیسٹرول کی پیدائش زیادہ مقدار میں ہو رہی ہے تو ایسی صورت میں آپ کو کولیسٹرول گھٹانے والی دواؤں کا استعمال کرنا پڑ سکتا ہے۔

چکنائی کا استعمال نہ کریں: غذا کی تیاری میں روغنیات کا استعمال بہت ہی کم مقدار میں کریں۔ بازار سے کچھ کھانے کی صورت میں چیک کر لیں کہ اس میں زیادہ چکنائی تو استعمال نہیں کی گئی۔ اس سلسلہ میں غذا کے ماہرین سے مشورہ کر لیں تو بہتر ہوگا۔ غذا میں مصالحہ جات کا استعمال بالکل بند نہ کریں کیونکہ یہ مصالحے ہماری غذاؤں کی اصلاح کرتے ہیں اور ان سے ہی ذائقہ بنتا ہے۔ ہم نمک کے استعمال میں کمی زیادہ فائدہ مند ہے۔

بلڈ پریشر: اپنے بلڈ پریشر کو 120/80 کے آس پاس رکھنے کی تدبیر کریں۔ بڑھا ہوا بلڈ پریشر بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر 130/90 سے اوپر، آپ کے خون کی رگوں میں رکاوٹ کے امکانات کو بڑھا رہا ہے۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے بھی دواؤں کے ذریعے بلڈ پریشر کو کم کیا جا سکتا ہے۔

ذہنی تناؤ پر قابو پائیں : متعدد طبی مطالعہ اور جائزوں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ تناؤ بھرا طرز زندگی دل کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا سب سے بڑا اور اہم سبب ہے۔ اس لئے ذہنی تناؤ پر قابو پانا انتہائی ضروری ہے۔

ورزش، عبادت، مراقبہ اور مثبت سوچ کے ذریعے تناؤ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

وزن نہ بڑھنے دیں : موٹاپا دل کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ دوسری بیماریوں کا بھی سبب بنتا ہے۔ اس لئے اپنے وزن کو اعتدال میں رکھنے کی کوشش کریں۔ ہلکی پھلکی ورزش ضرور کریں۔ ریشہ دار غذاؤں اور سلاد کا استعمال کریں۔ کھانا بھوک رکھ کر کھائیں۔ زیادہ تر ایسی غذائیں استعمال کریں جو وزن کو نہیں بڑھاتی ہیں۔ ان اصولوں پر عمل کرکے آپ اپنے وزن پر قابو پا سکتے ہیں۔

چہل قدمی اور ورزش : چہل قدمی بھی دل کی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ لیکن چلنے کی رفتار اتنی ہونی چاہئے کہ آپ کو کسی طرح کی بے چینی گھبراہٹ اور تھکان محسوس نہ کریں۔ سانس بے قابو نہ ہو۔ ہلکی ورزش سے آپ کے خون میں اچھے کولیسٹرول یعنی ایچ ڈی ایل کی سطح کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ اگر ان اصولوں کو اپنی زندگی کے معمولات میں اپنا لیا جائے تو نہ صرف دل کا دورہ پڑنے کے امکانات کا کم و بیش خاتمہ ہو جاتا ہے بلکہ زندگی بڑی شاداب اور مسرت آمیز ہو جاتی ہے۔

دل کے امراض کیلئے چند ادویات : ارجن کے درخت کی چھال کو پیس کر ایک سے دو گرام ایک کپ پانی میں اس کا قہوہ بنا کر پینا دل کے دورے سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ ست گرام سیب کے چھلکوں کا ایک سے دو گرام ایک کپ پانی میں قہوہ بھی بہت مفید ہے۔

☆ ادرک تین گرام، پان کی ڈنڈیاں پانچ گرام اور پودینہ پانچ گرام کا قہوہ بھی دل کے دورے سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ لہسن کی تریاں صبح پانی کے ساتھ نگلنے سے نہ صرف خون میں بڑھتے ہوئے کولیسٹرول کی سطح کم ہوتی ہے بلکہ اس سے بلڈ پریشر بھی نارمل ہو جاتا ہے۔ تاہم لہسن کا زیادہ عرصہ استعمال مناسب نہیں۔ اگر علامات برقرار ہیں تو ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

☆ لہسن پر مبنی گارلک کیپسول یا گولیاں استعمال کرنا بہت مفید ہے۔

☆ شدید تکلیف کی صورت میں مریض کو دل کے ہسپتال لے جائیں۔ تاخیر خطرناک ہو سکتی ہے۔

عربی کہاوت

لذیذ ترین نعمت

وہ لقمہ: سب سے بہتر ہے کہ جس کو آدمی خود اپنی محنت سے کماتا ہے

وہ لقمہ: زندگی کی نعمتوں میں سب سے افضل ہے کہ

جس کو آدمی بے ساختہ، رغبت سے کھاتا ہے

21 فروری

مادری زبان کا عالمی دن

21 FEBRUARY INTERNATIONAL MOTHER LANGUAGE DAY

اور پھر!!! زبان بےزبان ہوگئی

آج میمنی بولی کو فراموش کرکے دوسری زبانوں کو گلے لگانے والے
یہ نہیں جانتے کہ جب شناخت کھوجاتی ہے تو انسان بھی کھوجاتا ہے

مرحوم عبدالستار بیپاری ممتاز دانشور، گجراتی زبان کے معروف قلمکار کی ایک فکر انگیز اور یادگار تحریر
(جنوبی افریقہ کے لئے گجراتی ریڈیو سروس کے سابق پروگرام منیجر اور پروڈیوسر کے عہدے پر فائز رہے)

زبانیں کس طرح اپنا وجود کھوتی ہیں اور کس طرح ان کے بولنے والے خود ہی انہیں دوسری زبانوں کو ریز تہوں میں دبا دیتے ہیں، اس کا اندازہ زیر نظر تحریر سے لگایا جاسکتا ہے۔ یہ صرف ایک تحریر نہیں بلکہ عصر حاضر کی ایک ہلا دینے والی حقیقت ہے۔ اپنی زبان سے رشتہ توڑنے والے بے زبان یا گونگے ہوجاتے ہیں۔ ایک قصہ ایک میمن گھرانے میں پیش آنے والا سچا قصہ ہے، کوئی فرضی کہانی یا من گھڑت واقعہ نہیں۔ ہاں اسے ہم ایسا لطیفہ ضرور کہہ سکتے ہیں جس پر ہنسنے کے بجائے رونا چاہیے اور اپنی عقل پر ماتم کرنا چاہیے۔ جس میمن گھر کا یہ قصہ ہے وہاں ایک صاحب بطور مہمان آئے۔ وہ بھی ایک میمن تھے۔ چنانچہ مہمان و میزبان باتیں کرنے لگے اور باتیں ہوتے ہوتے گھروں میں بولی جانے والی زبان یا ''بولی'' کا تذکرہ نکل آیا۔ کافی پرجوش بحث ہوئی۔ مہمان نے بھی اس حوالے سے دلائل دیے اور میزبان نے بھی۔ موضوع تھا ''ہماری میمنی بولی'' آنے والے میمن مہمان نے اپنے میمن میزبان سے یہ سوال کیا: ''کیوں جناب! کیا آپ کے بچے گھر میں اپنی میمنی بولی بولتے ہیں یا....''

ابھی ان کا سوال پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ میمن میزبان نے جھٹ سے ان کی بات کاٹتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا: ''کیوں نہیں... میرا ارسلان تو میمنی خوب بولتا ہے۔'' مگر ان کی مسکراہٹ میں ایک خاص قسم کا طنز شامل تھا۔ جسے میزبان نے بخوبی محسوس کرلیا۔ ''مگر مسئلہ یہ ہے کہ اب ہماری میمنی زبان یا میمنی بولی کے اندر سے اس کا میمن پن یا ایک خصوصی ذائقہ ختم ہو چکا ہے۔'' میمن میزبان نے اگلا جملہ جڑا تو میمن مہمان ہکا بکا ہوکر ان کا منہ دیکھنے لگے۔ ''خیر میں اپنے ارسلان کو بلاتا ہوں اور اس کے منہ سے آپ کو میمنی سنواتا ہوں۔'' یہ کہہ کر انہوں نے اندرونی کمرے کی طرف رخ کرکے آواز دی: ''ارسلان بیٹے! ذرا یہاں تو آیئے۔ انکل کو آداب کیجئے۔''

گھر کے اندر سے ایک بارہ چودہ سال کا لڑکا برآمد ہوا اور اس نے جھک کر کہا: ''آداب انکل....''

میں مہمان ابھی تک آنے والے ارسلان کو دیکھ رہے تھے کہ میمن میزبان نے ارسلان سے کہا: ''بیٹا! آپ کو میمنی بولی آتی ہے نا؟''

''جی ابو میں تو فر فر میمنی بولتا ہوں... آخر کو یہ ہماری زبان ہے۔'' ارسلان نے جواب دیا۔ ''شاباش میرا بیٹا!'' میزبان نے اپنے بیٹے ارسلان کی پیٹھ تھپ تھپاتے ہوئے کہا: ''تو بس اب اپنے ان انکل کو بالکل صحیح تلفظ کے ساتھ میمنی بولی سنایئے!''

چنانچہ ارسلان نے بڑے ادب و احترام کے ساتھ کھنکھار کر اپنا گلا صاف کیا جیسے تقریر کرنے والا ہو اور بالکل صحیح تلفظ کے ساتھ کہا: ''میمنی۔'' اپنے بیٹے ارسلان کی زبان سے یہ الفاظ سن کر اس کے ابو تو اس پر نہال ہو گئے اور انہوں نے اپنے میمن مہمان کی طرف رخ کر کے فخریہ کہا: ''میں نے کہا تھا نا کہ میرے ارسلان کو میمنی بولی آتی ہے بلکہ وہ تو اس میں ماہر بھی ہے۔ آپ نے خود دیکھ لیا...'' میمن مہمان کا اس وقت جی چاہا کہ وہ اپنے بال نوچ لے مگر خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔ آج کا المیہ یہ ہے کہ اس دور کے میمن اور بالخصوص نوجوان میمن خود کو میمن کہلوانے سے شرماتے ہیں۔ ان کے خیال میں میمن دقیانوسی اور فرسودہ ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ عصرِ حاضر میں اکثر میمن گھرانوں سے ان کی اپنی میمنی بولی رخصت ہو چکی ہے اور اب یہ گھرانے یا تو بے زبان ہو گئے ہیں یا پھر ادھار کی بولی زبانوں اور بولیوں کے سائے میں چل رہے ہیں۔ گھروں میں بچے، بڑے بوڑھے سبھی اردو زبان بولتے ہیں اور گھروں سے باہر پیشہ ورانہ امور میں انگریزی استعمال کرتے ہیں۔ ان کی اپنی بولی ان کی زندگیوں میں کہیں دکھائی نہیں دے رہی۔ یہ المیہ نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر بڑے بوڑھوں پر زیادہ حیرت ہے جنھوں نے اپنی Rich اور مستحکم و شیریں بولی چھوڑ کر دوسری زبانوں سے رشتہ استوار کر لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اردو کے خلاف ہیں یا ہمیں اس کے بولے، سمجھے اور پڑھے جانے پر کوئی اعتراض ہے۔ ہم اس قومی زبان کی اہمیت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ یہ پورے پاکستان کو ایک لڑی ایک بندھن میں پرونے کا واحد ذریعہ ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مقامی اور پاکستانی علاقائی بولیوں اور زبانوں سے ہی رشتہ ختم کر دیا جائے۔ ان بولیوں کی اپنی اہمیت، اپنا مقام اور اپنا درجہ ہے جس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہم اردو سے بہت پیار کرتے ہیں یہ ہماری محبت اور اتحاد کی علامت ہے۔ ہمارے دلوں میں اس کے لیے بڑی عزت ہے مگر ایک تشویشناک اور قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے میمن پن سے محروم ہو رہے ہیں۔ ہماری اصلیت، ہماری شخصیت اور ہماری حقیقت ہم سے دور بھاگ رہی ہے ہم اپنی جڑوں اور بنیادوں سے محروم ہو رہے ہیں۔ ہماری پہچان ہم سے گم ہو رہی ہے۔ اگر یہ مکمل طور پر کھو گئی تو ہمارا کیا ہوگا؟ ہمارے تشخص اور ہماری پہچان کا کیا بنے گا؟

اکثر میمن گھرانوں میں یہ چلن عام ہے کہ انھوں نے اردو زبان کو اپنے گھروں میں بھی جگہ دے دی ہے اور میمنی و گجراتی سے لاتعلقی اختیار کر لی ہے۔ نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ ایک میمن دوسرے میمن کو بھی پہچان نہیں پاتا۔ اکثر و بیشتر محفلوں میں غیر میمن حضرات میمنوں سے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں: ''ارے آپ میمن ہیں... مگر آپ تو بڑی عمدہ اور شستہ اردو بول رہے ہیں میں تو آپ کو غیر میمن سمجھتا تھا۔''

ہمارے بعض میمن ساتھی اور دوست بڑے فخر کے ساتھ اپنے دوستوں کے حلقوں میں یہ کہتے ہیں: ''ہماری اردو تو شروع سے ہی بہت صاف ہے۔ اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں اور ہمیں غیر میمن سمجھتے ہیں۔'' یہ کوئی فخر کی بات نہیں بلکہ افسوس کا مقام ہے۔ اگر ہم اپنی مخصوص میمنی بولی، اپنی مخصوص شناخت اور اپنی منفرد پہچان کو نظر انداز کرتے ہیں اور محض مقامی ترقی کی خاطر اس سے دوری اختیار کرتے ہیں تو آگے چل کر ہمیں

اس کا بڑا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ دوسری طرف یہ بھی سچ ہے کہ ہمارے نادان میمن دوست اور بھائی اپنی شناخت کو قربان کرنے کے بعد بھی غیر میمن معاشرے کا نہ تو حصہ بن سکے ہیں اور نہ مکمل طور پر اس میں گھل مل سکے ہیں۔

آج بھی ہم لوگ اپنے آبائی علاقوں، برادریوں اور جماعتوں کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں۔ اس سے ہم لوگ ٹولیوں اور ٹکڑیوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں: میں دھوراجی کا ہوں... اور آپ... آپ بانٹوا کے ہیں۔ فلاں صاحب کتیانہ والے ہیں اور فلاں کا تعلق جیت پور سے ہے۔ وہ امریلی کے ہیں تو وہ مانادور کے... وغیرہ وغیرہ... علاقائی تعلق پر فخر کرنے والوں نے کبھی یہ سوچنے کی کوشش کی ہے کہ ان کی پہچان... ان کی زبان... ان کی بولی کہاں گئی... وہ تو بے چاری اپنا وجود ہی کھو بیٹھی... بے زبان ہو گئی۔ ہم افسوس کے ساتھ یہی کہہ سکتے ہیں۔

۔۔۔اور پھر!!! زبان بے زبان ہو گئی

گجراتی سے ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

بشکریہ پندرہ روزہ ''میمن نیوز'' (گجراتی) کراچی

مطبوعہ: مئی 1985ء (100 واں شمارہ)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو

پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ

زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹوا میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئر، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیک اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹوا میمن جماعت سے رجوع کریں۔

نیک خواہشات کے ساتھ

فون 32728397 - 32768214

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

کنوینر ایجوکیشن کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد ریلوے میٹنشن کراچی

کھوٹ جو سودو

گجراتی کلام : جناب یعقوب کلوڈی خشی دھوراجوی

اردو ترجمہ : جناب محمد اقبال احمد کھاتانی

تازا وتی تی چھوکری جتیں جے پلے میں ہوئی
ان جو وتے ستوں۔ اوجے گھر میں ہائی ہوئی

گھر جو وزیل ہو۔سکیں جتیں جے ولی نے چوے
جتیں منہ چڑھلی چاکھی صوفے تے وتی نے روئی

تا پکّی روٹیوں نہ کوئی کپڑو دھوئی
جیزو تاں کڈاں ہوئی بھا جیزو تاں کڈاں ہوئی

جس نے کوزوں نا کٹیں: کوئی ان کے سو ہائی
ماں کے تو دھتیں فون کرے۔ گھر جا ڈکھ سنوائی

خودہ کے روتی نے رات جو۔ کلوڈو تو بتائی
اوے سوارے ماں کے وٹی۔ منہو گئے فدائی

انجمن میں بیا یوں انے بریا کرے تو لوئی
جیزو تاں کڈاں ہوئی بھا جیزو تاں کڈاں ہوئی

مٹھو ڈکھے کر ڈکھے لیٹے پلنگ تے
کم وارتی : اپے تاں چڑھے سس تے جنگ تے

طبیعت کڈے کی : اپے جتیں نخوجی رنگ تے
ایناؤ جتیں کے تھیے نخو پوٹے جے وگ تے

اکھیارو وگے اتھے۔ اساں جوج افو کھوئی
جیزو تاں کڈاں ہوئی بھا جیزو تاں کڈاں ہوئی

ہفتو نے آتوار تاں ہوٹل میں وتی نے کھائی
اٹے دھنوی کے روز توی ہوٹلوں بتائی

پارلر میں ٹلے اوجو کھپے میک اپ کرال ائی
جتیں رشتے میں اساں کے ڈالڑو ڈئی فسائی

جتیں روزنا چور کوٹھی میں۔ جیس منہو وٹی نے روئی
جیزو تاں کڈاں ہوئی بھا جیزو تاں کڈاں ہوئی

اپنا تشخص، کلچر اور ثقافت میمن زبان
بول کر زندہ رکھ سکتے ہیں

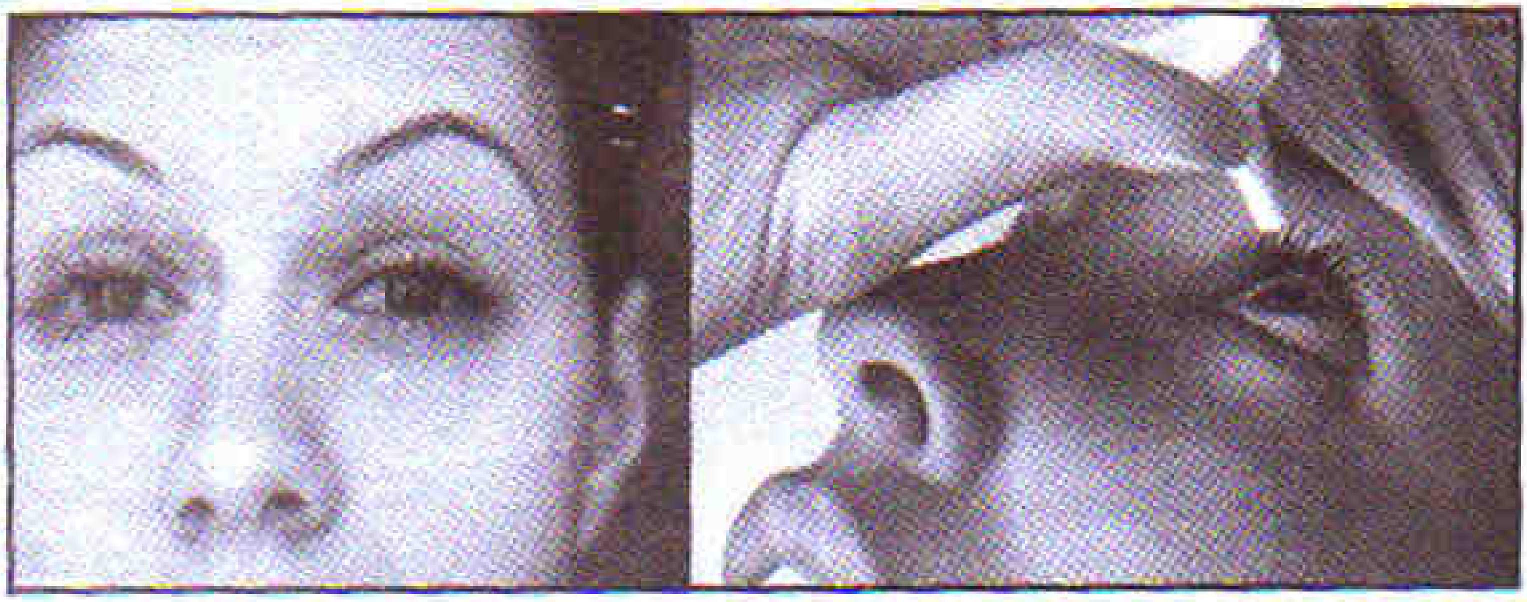

آنکھ کی تکلیف

آنکھ میں کبھی کبھار کھجلی ہو سکتی ہے، لیکن اگر یہ بار بار ہونے لگے تو خود آپ بھی چونک جائیں گے۔ آئینے میں دیکھنے سے پتا چل جائے گا کہ آپ کی آنکھ سرخ ہوگئی ہے اور وہ کچھ سوج بھی گئی ہے۔ اب آپ سوچیں گے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

ایک عام وجہ تو یہی ہو سکتی ہے کہ ہوا میں اڑتا ہوا کوئی تنکا یا گرد کا باریک ذرہ آنکھ میں چلا گیا ہو، جس کی وجہ سے کھجلی اور جلن ہو رہی ہے۔ آج کل لینس لگانے کا شوق بھی زیادہ ہوگیا ہے۔ لوگ اسے گھنٹوں لگائے رہتے ہیں یا پھر کمپیوٹر، موبائل اور ٹی وی اسکرین کے سامنے کئی کئی گھنٹے آنکھیں جھپکائے بغیر بیٹھے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے آنکھیں تھک جاتی ہیں۔ کبھی معمولی چوٹ یا رگڑ سے بھی آنکھ میں سرخی اور جلن ہو جاتی ہے یا اس میں کسی ذرے کی کھٹک محسوس ہوتی ہے۔ شدید چوٹ کی صورت میں معالج سے رجوع ہونا چاہیے۔ آنکھ میں سرخی اور جلن کا ایک سبب چھوت (انفیکشن) بھی ہو سکتی ہے۔ جراثیم یا وائرس آنکھ کے اندرونی حفاظتی جھلی میں پہنچ جائیں تو اس سے بھی سرخی اور جلن ہونے لگتی ہے۔ سخت گرمی اور بارش کے موسم کے آغاز پر اس کا امکان زیادہ رہتا ہے، کیوں کہ حبس اور گرمی جراثیم اور بیکٹیریا کو بڑھاتی ہے۔ گرمیوں میں چلنے والی آندھی اور ہوا کے جھکڑ سے بھی آنکھیں خطرے کی زد میں رہتی ہیں۔ آنکھ کی پلکوں میں گوہانجنی کی وجہ سے بھی درد اور سوجن ہوتی ہے۔ آنکھ کی ایک اور تکلیف بھی بہت تنگ کرتی ہے، جسے عرف عام میں بامنی کہتے ہیں۔ یہ پلکوں کی چھوت ہوتی ہے، جس کا سبب الرجی ہو سکتی ہے۔ سب سے پہلے آنکھوں کو ملنے یا کھجلانے کا سلسلہ روک دیجیے اور پھر درد دور کرنے کی تدبیر کیجیے۔

تدابیر: سب سے پہلے تو یہ طے کرنا چاہیے کہ آنکھ میں تکلیف کیوں ہو رہی ہے۔ اس کے لیے ٹھنڈے یا گرم پانی کی پٹیوں کے استعمال کے علاوہ مناسب آئی ڈراپس استعمال ہو سکتے ہیں۔

پانی سے مدد لیجیے: گرد کا ذرہ وغیرہ کھٹک رہا ہو تو ٹھنڈا صاف پانی چلو یا صاف پیالی میں لے کر آنکھ پانی میں ڈبو کر جھپکیے۔ اس پانی میں تھوڑا سا نمک بھی شامل کیا جا سکتا ہے، یعنی ایک پیالی میں چٹکی بھر۔ آنکھ میں کوئی تیز جلن والی چیز چلے جانے کی صورت میں سادہ پانی کے چھپکے مارنے سے تیزی اور جلن اور کم ہو سکتی ہے۔ آنکھ میں پڑے ذرے کو نکالنے کے لیے صاف روئی کا پھویا پانی میں بھگو کر اس کی مدد سے اسے

آل پاکستان میمن فیڈریشن

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی، ورلڈ میمن آرگنائزیشن (WMO)،

المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)، یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان،

کے زیر اہتمام ممتاز سماجی شخصیت

عبدالغنی حاجی سلیمان بھگڑا مرحوم کی یاد میں

قرآن خوانی اور تعزیتی جلسہ۔۔مقررین کا خراج عقیدت

احوال : کھتری عصمت علی پٹیل

آل پاکستان میمن فیڈریشن کے موجودہ سینئر نائب صدر، یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان کے نائب صدر، المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے جنرل سیکریٹری، ورلڈ میمن آرگنائزیشن (WMO) ممبر مینجنگ کمیٹی جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھگڑا کی غم انگیز رحلت پر بروز منگل 12 جنوری 2021ء کو بعد نماز مغرب شام 7 بجے برائے ایصال ثواب قرآن خوانی اور بعد نماز عشاء تعزیتی جلسہ عام بمقام عبدالرزاق ٹبا اسپورٹس کمپلیکس (فاروق موولانی روڈ) منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں میمن فیڈریشن سے وابستہ میمن جماعتوں کے عہدیداران اور مجلس عامہ کے اراکین علاوہ ان اداروں کے تعاون سے یہ جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں میمن جماعتوں اور اداروں، علاوہ دوست احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

تلاوت کلام پاک جناب حافظ محمد الیاس اور بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد انیس احمد اشرفی نے پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ممتاز سماجی شخصیت اور میمن فیڈریشن کے سیکریٹری جنرل جناب محمد فیصل کھانانی نے انجام دیئے۔

☆جناب محمد فیصل ابوبکر کھانانی : سیکریٹری جنرل آل پاکستان میمن فیڈریشن

آپ نے اپنے تعارفی کلمات میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہر آنے والے کو جانا ہے۔ ہم سب مرحوم کی یادوں، باتوں اور مخلصانہ خدمات کو فراموش نہیں کر سکتے۔ آج ہم میمن فیڈریشن کے سینئر نائب صدر جناب عبدالغنی بھگڑا مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آج پوری میمن برادری کی بھی ممتاز اور باوقار شخصیات یہاں موجود ہیں۔ غنی بھائی کی رحلت ہم سب کے لئے ایک بڑا صدمہ ہے۔ بانٹوا میمن جماعت اور میمن فیڈریشن دیگر اداروں میں ان کی شدید کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

مرحوم مختلف اداروں سے وابستہ ہو کر سماجی اور فلاحی خدمات انجام دے رہے تھے ان میں ایک مرکزی ادارہ آل پاکستان میمن فیڈریشن تھا۔ جس کے سیکریٹری جنرل کے عہدے پر رہ کر خدمات انجام دی تھیں۔ موجودہ میعاد میں سینئر نائب صدر کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ ہمارے گروپ کو آٹھ نو سال قبل جوائنٹ کیا تھا۔ مرحوم پہلا اور دوسرا میعاد سیکریٹری جنرل پر فائز رہے۔ مرحوم میمن فیڈریشن میں ایک ٹیم کی حیثیت سے کام

کرتے تھے۔ حیدرآباد کے معاملات بہ حسن خوبی لیڈ کرتے اور سلجھاتے تھے۔

☆جناب محمد حنیف موتلانی : صدر آل پاکستان میمن فیڈریشن

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا آپ کی شخصیت پر علامہ اقبال کا یہ شعر پیش کیا جاسکتا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

میرے لئے غنی بھائی دیدہ ور تھے۔ واقعی وہ برف کی ڈلی تھی۔ پہلا صدمہ سراج قاسم تیلی اور 2021ء میں دوسرا شاک غنی بھائی کا لگا۔ ہم سب کا سماجی اور فلاحی امور میں میمن فیڈریشن کے ساتھیوں کا ماحول دوستانہ ہوتا۔ ہم ہر کام مشاورت سے کرتے۔ کچھ لوگ چلے جاتے ہیں اور کچھ ساتھ ہوتے ہیں۔ ہر جگہ سے غنی بھائی میں برداشت کا مادہ تھا۔ دنیا چلتی رہے گی۔ غنی بھائی کا خلا پورا نہیں کرسکیں گے۔ آپ نے مزید کہا کہ وہ اس بات کو سمجھتے تھے کہ یہ زندگی عارضی ہے دائمی یا اصل زندگی بعد کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد میں بہت آگے تھے۔ آج ہماری نئی نسل ان کی رہنمائی کو لے کر چلیں تو سارے راستے آسان ہو جائیں گے۔ غنی بھائی مرحوم نہ صرف بہت اچھے سماجی ورکر بلکہ بہت شفیق اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

☆جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا : اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میری ان سے دیرینہ رفاقت تھی۔ گزشتہ پندرہ سالوں سے قربانی کی کھالیں اکٹھے ہو کر جمع کرتے رہے۔ علاوہ سماجی کاموں کے معاملات ہوں یا جماعت کے لئے فنڈ ریزنگ کا مسئلہ ہو ان کا ہمیشہ ساتھ رہتا۔ ان کی اور میری سوچ اور فلاحی کاموں میں باہمی مشاورت ہمہ وقت رہتی۔ گزشتہ نو سالوں سے ہم ایک ساتھ رہے۔ آپ نے مزید کہا کہ غنی بھائی بانٹوا میمن جماعت کے سچے اور پکے خادم تھے۔ تعلیمی مسائل ہوں یا گھریلو مسائل ہوں یا گھریلو تنازعات یا رہائشی مسائل ہوں ان کے حل کے لئے آپ ہر کام میں پیش پیش رہتے تھے۔ مرحوم کے بیٹوں کو بھی جماعت کے کاموں میں سپورٹ کرنی چاہیے تاکہ ان کے والد محترم کا مشن جاری رہے۔ غنی بھائی مرحوم خدمت خلق کے شعبے میں وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔

☆جناب عبدالعزیز میمن سابق ایم این اے : سابق صدر آل پاکستان میمن فیڈریشن

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرحوم عبدالغنی بھنگڑا آج ہمارے درمیان نہیں لیکن ان کی باتیں اور خدمات ان کی یادیں رہتی ہیں۔ ان کا میرے ساتھ ساڑھے چار سے پانچ سال کا ساتھ رہا۔ وہ نرم مزاج کے شخص تھے۔ یعنی برف کی ڈلی کی طرح ٹھنڈی طبیعت کے تھے۔ ان کے فرزند جناب کامران بھنگڑا آج میمن فیڈریشن میں عمدہ کام کر رہے ہیں۔ مرحوم بانٹوا میمن جماعت اور المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی میں مسلسل خدمات انجام دے رہے تھے۔ مرحوم کے لئے میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو صبر اور غنی بھائی مرحوم کی مغفرت عطا فرمائے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ان کے سماجی فلاح و بہبود کے مشن کو نہ صرف جاری رکھیں بلکہ اسی بے لوث جذبے اور لگن کے ساتھ آگے بڑھائیں۔

☆جناب محمد شبیر ہارون نور سومار : نائب چیئرمین سپریم کونسل میمن فیڈریشن

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم سب عبدالغنی بھنگڑا مرحوم کی سماجی اور فلاحی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ میرے مسجد کے ساتھی تھے۔ میمن فیڈریشن میں لانے والے غنی بھائی تھے۔ آپ دکھی انسانیت کے مسائل بڑے تحمل و

فراست اور خوش اسلوبی سے حل کرتے تھے۔ مرحوم کی جدائی اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہے۔ اس میں کسی کا عمل دخل نہیں۔ آج وہ گئے ہیں کل ہماری باری ہے۔ یہ بانٹوا میمن جماعت کا نقصان بھی ہے اور میمن فیڈریشن کا بھی۔ آپ نے مزید کہا کہ مرحوم اچھے سماجی ورکر تھے۔ ایسی پرخلوص شخصیت کے بچھڑنے کا ہم سب کو بہت دکھ ہے۔

☆جناب محمد آصف مجید پانا والا : صدر انٹرنیشنل میمن آرگنائزیشن (IMO) پاکستان چیپٹر

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ غنی بھائی مرحوم نے صرف میمن کمیونٹی کے لئے خدمات انجام نہیں دیں بلکہ پورے دکھی معاشرے اور دکھی انسانیت کے لئے خدمات انجام دیں۔ بانٹوا میمن جماعت اور المصطفیٰ ویلفیئر کے لئے شب و روز کام کرتے تھے۔ مرحوم کا جدا ہونا بڑا تکلیف دہ ہے۔ مرحوم میمن فیڈریشن کے ایک پلر تھے۔ WMO اور IMO کے اراکین فخر سے یاد کرتے رہیں گے۔ غنی بھائی ایسا دوست تھا جو عمدہ مشورے دیتا تھا۔ ہم سب کو جانا ہے وہ ہمیشہ یاد آتا رہے گا۔ میمن نوجوان ان کی سوچ اور وژن کو لے کر آگے چلیں گے۔

☆جناب محمد حنیف اسحاق : سابق سینئر نائب صدر میمن فیڈریشن

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا   کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کا ایمان ہے جو دنیا میں آیا ہے۔ اسے جانا بھی ہے۔ کوئی آج گیا ہے اور کوئی کل جائے گا۔ ہم سب یہاں مسافر ہیں ہم سب کو جانا ہے۔ ہمیں قرآن کریم اور ارشادات نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا اور آخرت سنوارنی چاہیے یہی ہمارا دین کہتا ہے اور یہی مسلمان کی شان ہے۔ مرحوم نے میمن فیڈریشن اور المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ کی حیثیت کو فعال اور متحرک کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو ان کی بے مثال خدمت کا اجر ضرور دے گا۔ غنی بھائی مرحوم نے فلاح و خیر کے کام کر کے دنیا نہیں بنائی بلکہ آخرت بھی سنوار لی۔ میمن فیڈریشن کے فلاحی کاموں میں وہ ہر وقت پیش پیش رہتے تھے۔ ان کا دل میمن برادری کی خدمت کے جذبے سے معمور تھا۔

☆جناب محمد خالد اے شکور برما : جوائنٹ سیکریٹری دوم حیدرآباد زون

آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری مرحوم سے دوستی اور رفاقت پانچ سے چھ سال پر محیط تھی۔ مرحوم میمن فیڈریشن میں ایک ٹیم ورک کی حیثیت سے کام کرتے تھے اور حیدرآباد کے معاملات کو بڑی خوبی اور سنجیدگی کے ساتھ حل کرتے تھے۔ مرحوم کا خلاء پر ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ حیدرآباد کی تمام میمن جماعتوں کے عہدیداران اور اراکین کی جانب سے میں تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر دے۔ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

☆جناب محمد فاروق ابوبکر بدو : سابق ایڈیٹر ماہنامہ میمن بلیٹن کراچی

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ غنی بھائی مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ مرحوم میرے قریبی دوست اور رفیق کار تھے۔ ہم سماجی اور فلاحی کاموں میں باہمی مشاورت کرتے تھے۔ وہ نہایت صبر کرنے والے انسان اور ایثار کے پیکر تھے۔ مجھے غلام نبی صاحب نے بتایا آج دو قرآن پاک پڑھے گئے ہیں اور مرحوم کو ایصال ثواب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو بیماریوں سے بچائے اور اپنی محتاجی میں رکھے۔ کسی کا محتاج نہ کرے۔ غنی بھائی اپنی محتاجی میں ہم سے رخصت ہوئے ہیں۔ ان کی کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔ مرحوم کی سماجی اور فلاحی خدمات ہمیشہ ان کی یاد دلاتی رہیں گی۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان

☆جناب عبدالعزیز میمن کنگز : صدر یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ غنی بھائی ہمارے ساتھ خدمتی کاموں میں ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ بہت شریف آدمی تھے۔ میرے ساتھ بہت روابط تھے۔ بہت جلد چلے گئے اوپر والے سے دعا کرتے ہیں۔ ان کی مغفرت فرمائے۔ اہل خانہ کو صبر دے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین)

☆جناب حاجی محمد حنیف طیب : سابق وفاقی وزیر، سابق صدر میمن فیڈریشن

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ عبدالغنی بھنگڑا مرحوم کو خدمت کرنے کا جنون تھا۔ وہ کم بولتے تھے لیکن کام زیادہ کرتے تھے۔ مرحوم نے نوجوانی سے زندگی انسانی خدمت میں گزار دی۔ دنیا تو ہمارا عارضی ٹھکانا ہے۔ مگر آخرت کی زندگی طویل اور دائمی ہے۔ مرحوم نے جو بےلوث خدمتی کام کیے وہ ہمیشہ امر رہیں گے اور مرحوم کی یادوں کو زندہ رکھیں گے۔

غنی بھائی نے المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ عبدالشکور بخشی مرحوم، محمد اقبال کسباتی مرحوم وغیرہ اور اس کے بعد عبدالغنی بھنگڑا نے بے مثال خدمات انجام دیں۔ مرحوم نے اللہ کی رضا کے لئے اور اس کے بندوں کے آرام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ غنی بھائی اللہ کے وہ بندے تھے جس کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا ہے

اللہ کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو اللہ کے بندوں سے پیار ہوگا

☆جناب محمد اشفاق میمن : سینئر ممبر یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج جناب غنی بھنگڑا ہمارے درمیان نہیں ان کی شدید کمی محسوس کی جاتی رہے گی۔ ہمارے پرانے ساتھی تھے۔ جن جماعتوں اور اداروں کے عہدوں پر فائز رہے خلوص دل سے کام کیا تھا۔ اندرون سندھ سے کوئی مریض آتا ہم پہلا فون المصطفیٰ میں غنی بھائی کو کرتے وہ انہیں اپنی نگرانی میں المصطفیٰ سینٹر میں داخل کراتے۔ عمدہ طبی نگہداشت کی ہدایت کرتے آج کے دور میں ایسے لوگوں کی اداروں میں اشد ضرورت ہے جو بغیر کسی نام و نمود اور خاموش خدمت کرتے ہیں۔ واقعی وہ ہمیں بہت یاد آئیں گے۔

☆جناب ایچ ایم شہزاد : اعزازی سیکریٹری جنرل ورلڈ میمن آرگنائزیشن

نگہ بلند سخن دل نواز جاں پرسوز یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ عبدالغنی بھنگڑا مرحوم سماجی اور رفاہی کاموں کی وجہ سے بے حد مشہور تھے۔ ہاؤسنگ کے کام ہوں یا ہیلتھ کے کام دونوں شعبوں میں خصوصی توجہ دے کرتے تھے۔ میرا مرحوم سے 1984ء سے وابستگی تھی۔ غنی بھائی مرحوم WMO کے مفاد میں جو بات کرتے تھے وہ میرٹ کی بنیاد پر ہوتی تھی۔ ہمیں ان کا بدل کبھی نہیں مل سکے گا۔ میں ان کی اولاد سے کہوں گا کہ جو شمع ان کے والد محترم عبدالغنی بھنگڑا نے روشن کی تھی اسے ہمیشہ روشن رکھیں گے۔ مرحوم کی یادیں اور خدمات ہمیں ان کی یاد دلاتی رہیں گی۔

☆جناب ڈاکٹر عبدالرحیم : صدر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ غنی بھائی مرحوم گزشتہ 35 سالوں سے المصطفیٰ کے

جنرل سیکریٹری کے عہدے پر فائز تھے۔ غنی بھائی اپنی زندگی میں کتنے لوگوں کی دعائیں ہوگی۔ مرحوم پر اللہ تعالیٰ کا کرم تھا کہ اس نے کسی کا محتاج نہیں کیا مختصر علالت کے بعد اپنی مختاجی میں دنیا سے رخصت ہوگئے۔ آپ نے مزید کہا کہ غنی بھائی مرحوم کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے جناب عمران بھنگڑا کو بہت نوازا ہوا ہے۔ ان کے نام سے ایسی کوئی چیز بنائیں (منسوب) کریں تاکہ انہیں تا قیامت ثواب ملتا رہے۔

☆جناب کامران حاجی عبدالغنی بھنگڑا : اظہار تشکر

کوآرڈی نیٹر اوورسیز سپریم کونسل میمن فیڈریشن

مرحوم عبدالغنی بھنگڑا کے صاحبزادے نے تمام اداروں کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی یاد میں قرآن خوانی اور تعزیتی جلسے کا انعقاد کیا۔ میں تمام برادری کے آمدہ معزز شرکاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر دعائے خیر اور دعائے مغفرت کی۔ خصوصاً ان معزز مقررین کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے میرے والد محترم کے ساتھ خوشگوار یادوں اور خدمات کا تذکرہ کیا۔ آپ سب کو جزائے خیر دے اور یہ بھی دعا کیجئے میں اپنے والد کے خدمتی سفر کو جاری و ساری رکھ سکوں۔ ہماری فیملی کے حاجی محمد اقبال چچا بھی ایک ماہ قبل کرونا کے سبب ہم سے جدا ہو چکے ہیں یہ دوسرا صدمہ ہے اللہ تعالیٰ حاجی محمد اقبال بھنگڑا مرحوم اور دیگر تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے۔

اس کے بعد آخر میں میمن فیڈریشن کی مذہبی امور کمیٹی کے چیئرمین اور ممتاز سماجی کارکن جناب عبید چامڑیا نے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائی۔ بعد ازاں نیاز کا اہتمام کیا گیا تھا۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے

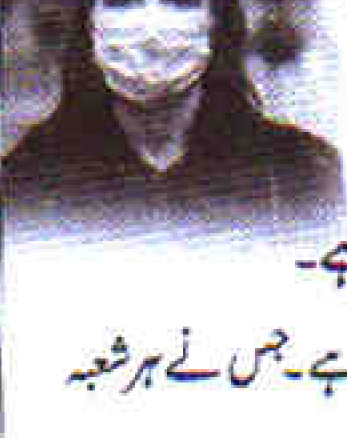

کرونا وبا سے بچیئے احتیاط کیجئے۔

صحت مند رہیے

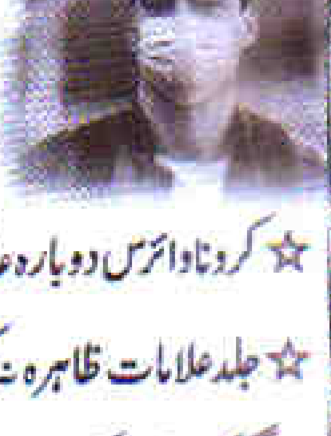

☆ کرونا وائرس دوبارہ عالمی وباء کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ہر ایک کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔

☆ جلد علامات ظاہر نہ کرنے والا خاموش قاتل جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ جس نے ہر شعبہ زندگی کو مفلوج کر دیا ہے۔

☆ مرنے والوں میں 80 فیصد ضعیف العمر، متاثرہ شخص کی چھینک چھ فٹ کے اندر ہر چیز کو متاثر کر سکتی ہے۔

آج کے معاشرے کا المیہ

گھریلو تنازعات کو بہ حسن خوبی حل کیجیے، طلاق کی نوبت نہیں آئے گی

طلاق (ظالمانہ اقدام)

طلاق دیکھنے و سننے اور لکھنے میں تو محض چار حرف کا لفظ ہے مگر کسی بھی بنتے بستے گھر کو اجاڑنے، دو خاندانوں اور بہت سے معصوم بچوں کا مستقبل تاریک کرنے کے لیے کافی ہے۔ یہ ہی وہ کوڑا ہے جو اکثر کئی گھریلو زندگیوں کو ایک ہی پل میں زمین بوس کر دیتا ہے۔ اس بدبختی کے کالے سائے اندھیری طوفانی رات کی طرح ہمارے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں۔ گھر کسی بھی معاشرے کا ایک اہم یونٹ ہوتا ہے۔ گھر ترقی کرے گا تو معاشرہ بھی ترقی کرے گا۔ اگر چہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کو نہایت ناپسندیدہ ہے۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں طلاق ایک گڈے گڑیا کا کھیل ہو گیا ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ معاشرے میں عدم برداشت، بے جا تلخ رویوں اور خواتین میں ملازمت کے شوق کے باعث طلاق کی شرح میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جس معاشرے میں طلاق کا حق زیادہ تر مرد کے پاس ہی پایا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایک طلاق یافتہ خاتون کی زندگی دکھوں سے بھر جاتی ہے۔ جس کا خمیازہ صرف عورت کو ہی بھگتنا پڑتا ہے۔ اگر چہ وہ غلطی پر نہ بھی ہو مگر پوری زندگی کے لیے اس کے ماتھے پر تاج سجا دیا جاتا ہے۔ اس کو تمام حقوق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ پہلے تو لوگوں کے طعنے اس کا جینا دوبھر کر دیتے ہیں پھر ذریعہ معاش کی فکر اور اگر بچے ہیں تو ان کے پالنے پوسنے کی ذمے داری زندگی کو مشکل سے مشکل تر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور پھر لوگوں کے سوالات کہ علیحدگی کیوں ہوئی۔ کیا وجہ تھی وغیرہ وغیرہ۔

اگر ان حالات میں کوئی مشکلات سے نکلنا بھی چاہے تو لوگ عورت کو اور اس کے بچوں کو وہ حادثہ بار بار یاد دلاتے ہیں اور طنز کرتے رہتے ہیں۔ جب کہ ہم ایک اسلامی ملک میں رہتے ہیں اور اسلام میں تو ایسا کہیں نہیں کہ ایک عورت کی ازدواجی زندگی میں ناکامی میں اس کو اس دنیا میں ذلیل اور رسوا کر دیا جائے۔ اس کے بچوں کو در بدر کی ٹھوکریں کھانی پڑیں اور عورت کی دوسری شادی پر حیرت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ جب کہ اسلام ہمیں اس کے برعکس تعلیم دیتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں دوسری شادی کی مثالیں بھری پڑی ہیں۔ ہمیں اس روش میں کام کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کے نظریات کو بدلا جا سکے اور طلاق یافتہ عورتوں کو ان کی خوشیاں واپس لا کر دیں اور انھیں معاشرے کا بے کار نہیں بلکہ اہم فرد سمجھیں۔

لفظ طلاق لڑکیوں کے ماتھے پر ایک بدنما داغ کی مانند ہے اور ہر ماں باپ کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی بیٹی کو ایسا خاوند ملے جو خوش اخلاق نیک سیرت برسر روزگار ہو اور شادی کے بعد ان کی بیٹی کو خوش رکھ سکے۔ کھانے پینے کی تکلیف نہ ہو، زندگی کی گاڑی ہنسی خوشی چلتی رہے لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

کہ کچھ والدین کی بیٹیاں چند دن بعد ہی اپنے سسرال سے مختلف وجوہات کی بنا پر گھر آ کر بیٹھ جاتی ہیں اور پھر ان کے والدین تفکرات اور پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ اس الجھن میں گرفتار ہو جاتے ہیں کہ اپنی بیٹی کی واپسی سسرال میں اسکے خاوند کے پاس کیسے ہو سکتی

ہے۔ خدانخواستہ اس پر طلاق کا دھبہ نہ لگ جائے باقی جو بیٹیاں گھر میں کنواری بیٹھی ہیں اس کی وجہ سے ان کے رشتے بھی نہیں آئیں گے اور وہ یوں ہی بیٹھی رہ جائیں گی۔ بیٹیوں کی سسرال سے میکے آنے کی اور خاوند کی ناپسندیدگی اور طلاق دینے کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں۔ وہ میں یہاں سلسلہ وار بیان کرتا ہوں۔

☆ لڑکا مالدار گھرانے سے تعلق رکھتا ہے، بزنس ہے، گاڑی ہے، بینک بیلنس ہے۔۔۔ لڑکے کی ماں کو کسی مڈل گھرانے کی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوبصورت لڑکی پسند آجاتی ہے لیکن لڑکی کی فیملی نوکری پیشہ ہوتی ہے یعنی والد اور بھائی کسی دفتر کمپنی میں سروس کرتے ہیں اس کے باوجود لڑکے کی ماں مڈل کلاس لڑکی کی خوبصورتی اور تعلیم دیکھتے ہوئے اپنے لڑکے کے لیے اسے پسند کرتی ہے اور پھر کچھ عرصہ بعد شادی ہو جاتی ہے، یہ مڈل کلاس کی لڑکی جب لڑکے کی بیوی بن جاتی ہے تو لڑکا اس پر اپنا حکم چلاتا ہے اور اس کی ساس اور نندیں بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اسے کپڑے اس طرح کے ڈیزائن کے پہنو، دوپٹہ اتار دو، اس طرح چلو، اس طرح چمچے کانٹے سے کھانا سیکھو، آج فلاں کلب جانا ہے، تمہیں تو لوگوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تم ہمارے ساتھ کس طرح زندگی گزار سکتی ہو، ہو مڈل کلاس کی غریب ماحول میں پلی ہوئی لڑکی۔ لڑکا ماں سے کہتا ہے ماں تم نے میری شادی کس لڑکی سے کردی، یہ میرے معیار کی نہیں ہے۔ نتیجتاً روزانہ کی اس بک بک اور طعنہ تشنہ کی باتوں سے تنگ آ کر لڑکی بھی زبان چلاتی ہے، جھگڑا ہو جاتا ہے ماں یہ زبان درازی کرتا اپنی بے عزتی سمجھتی ہے اور لڑکے سے کہتی ہے کہ اس لڑکی کو طلاق دے دے میں تیری دوسری اس سے اچھی لڑکی سے شادی کروا دوں گی۔

☆ لڑکا اور لڑکی دونوں غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں لڑکا برسرروزگار ہے، آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہیں لڑکا شادی کے بعد لڑکی کے نان نفقہ کے اخراجات اٹھانے کے قابل نہیں ہے اس وجہ سے ان دونوں میں روز جھگڑا ہوتا ہے لڑکا غصہ میں آ کر لڑکی پر تشدد کرتا ہے اور اسے اپنے گھر سے نکال دیتا ہے اور لڑکی اپنی ماں کے گھر بیٹھ جاتی ہے۔

☆ لڑکا برسرروزگار ہے معقول آمدنی ہے لڑکی اچھی اور نیک سیرت گھرداری کا سلیقہ آتا ہے مگر شادی کے بعد لڑکا اسے گھر میں اکیلا چھوڑ کر چلا جاتا ہے، گندے لوگوں کی صحبت میں رہتا ہے نشہ کرتا ہے، جوا کھیلتا ہے اور غیر عورتوں سے کھلے عام ملتا ہے۔ لڑکی اس کو ان حرکات سے منع کرتی ہے مگر وہ باز نہیں آتا، حد یہ ہے کہ جب وہ گھر آتا ہے تو اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہوتی ہے لڑکی یہ ماحول برداشت نہیں کرتی اور اپنے گھر چلی جاتی ہے اور خلع لے لیتی ہے۔

☆ لڑکا اپنا کاروبار کرتا ہے، اللہ کا دیا سب کچھ ہے، کسی خوبصورت اور گھر سنبھالنے والی لڑکی سے شادی کا خواہشمند ہے اس کی ماں کو ایسی ہی لڑکی مل جاتی ہے اور پھر اس کی شادی ہو جاتی ہے، شادی کے ایک ہفتہ بعد لڑکی اپنی ماں کے گھر چلی جاتی ہے اور طلاق کا مطالبہ کر کے طلاق لے لیتی ہے، پتہ چلتا ہے کہ لڑکا ازدواجی حقوق ادا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ آج کل ایسے واقعات بہت ہو رہے ہیں مگر لڑکے والے اس عیب کو چھپاتے ہیں۔

☆ لڑکا کسی فیکٹری میں ملازم ہے، بس تنخواہ گزارے لائق ہے کسی غریب فیملی کی سیدھی سادی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے اس کو ایسی لڑکی مل جاتی ہے اور اس کی شادی ہو جاتی ہے لڑکی شادی کے بعد اس سے گھریلو اخراجات میں اضافے کا مطالبہ کرتی ہے تو لڑکا اس سے کہتا ہے کہ میں گھریلو اخراجات میں اضافہ نہیں کر سکتا، تم بھی کہیں نوکری ڈھونڈ دو تاکہ ہم مل جل کر گزارہ کر لیں۔ اس بات پر لڑکی اور لڑکے میں جھگڑا ہو جاتا ہے اور پھر لڑکی

اپنی ماں کے گھر جا کر بیٹھ جاتی ہے اور خلع کا مطالبہ کر دیتی ہے۔ کیونکہ اس نے نوکری کرنے کے لیے شادی نہیں کی تھی۔

☆ لڑکی کی ماں وقت رخصتی لڑکی کو نصیحت کرتی ہے کہ میاں ساس اور دیور نندوں کو ان کی باتوں کا اچھی طرح کھرا جواب دینا۔ ان سے دب کر مت رہنا، پھر اس لڑکی کی زبان درازی اس کے لیے طلاق کا سبب بن جاتی ہے (یہ لڑکے اور ساس نندوں کے طعنے دینے کا بھی رد عمل ہوتا ہے)۔

☆ بہت سی مائیں وقت رخصت لڑکی سے کہتی ہیں دیکھو اپنی زبان بند رکھنا کوئی تمہیں کچھ بھی کہے برا کہے، بھلا کہے بس خاموش رہنا، اف تک نہ کرنا، ایسی لڑکیاں آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ ایسی لڑکیوں کو سسرال میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، ایسی لڑکیاں بہت صبر و ضبط اور برداشت کی حامل ہوتی ہیں مگر ایسی لڑکیاں شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔

☆ بہت سی لڑکوں کی مائیں لڑکیوں کو شادی کے بعد گھر کے کاموں میں بری طرح لگا دیتی ہیں، تنخواہ دار ماسیوں کی طرح ہر وقت اتنا کام کراتی ہیں کہ ان کا جوڑ جوڑ دکھنے لگتا ہے پھر وہ دن رات گھر کے کاموں سے تنگ آ کر اپنے ماں کے گھر بیٹھ جاتی ہیں اور لڑکے کی ماں لڑکے سے کہہ کر طلاق دلوا دیتی ہے۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی ☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی / چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی ☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی ☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوینر لائف ممبر شپ کمیٹی بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بھنوں کا دسترخوان

چکن ڈرم اسٹک

اجزاء: چکن ونگز بارہ عدد، پیاز (چوپ کی ہوئی) ایک عدد، ہری مرچیں (چوپ کی ہوئی) چند، انڈا ایک عدد، کارن فلور دو کھانے کے چمچے، نمک ایک چوتھائی چائے کا چمچہ، چائنیز نمک ایک چوتھائی چائے کا چمچہ، سفید مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچہ، بیکنگ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچہ، تیل ایک کھانے کا چمچہ، میدہ چار کھانے کے چمچے۔

ترکیب: ایک پیالے میں انڈا، پیاز، ہری مرچیں، میدہ، کارن فلور، نمک، چائنیز نمک، سفید مرچ پاؤڈر اور بیکنگ پاؤڈر ملا کر بیٹر تیار کرلیں۔ مرغی کو اس بیٹر میں آدھا گھنٹے کے لئے میرینیٹ کردیں۔ اس کے بعد تیل گرم کریں اور مرغی کو گولڈن براؤن ہونے تک فرائی کرلیں۔ گولڈن براؤن ہوجائے تو کھیرا، ٹماٹر اور سلاد کے پتوں کے ساتھ سرو کریں۔

آلو کا بھنا سالن انڈے کے ساتھ

اجزاء: آلو (ابال لیں) چار عدد، ٹماٹر (چھیل لیں) دو عدد، پیاز (چھیل لیں) ایک عدد، لہسن پیسٹ ایک چائے کا چمچہ، ادرک پیسٹ آدھا چائے کا چمچہ، تیل آدھا کپ، لال مرچیں (کٹی ہوئی) آدھا چائے کا چمچہ، سیاہ مرچیں (کٹی ہوئی) آدھا چائے کا چمچہ، ہرا دھنیا (چوپ کریں) آدھا کپ، انڈے (ابال لیں) چار عدد، نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: کڑاہی میں تیل گرم کریں۔ پسی ہوئی پیاز، لہسن، ادرک پیسٹ اور ٹماٹر ڈال کر بھونیں۔ اچھی طرح بھون جائے تو آلو، نمک، کٹی لال مرچ، کٹی ہوئی سیاہ مرچیں اور ہرا دھنیا مکس کردیں بھون کر ڈش میں نکال لیں ابلے ہوئے انڈوں کے ساتھ سرو کریں۔

گارلک جھینگے

اجزاء: جھینگے پانچ سو گرام، ہری پیاز ایک عدد، لہسن چھ جوے، ٹماٹو کیچپ تین کھانے کے چمچ، سویا ساس چار کھانے کے چمچ، اویسٹر ساس دو کھانے کے چمچ، کٹی ہوئی لال مرچ ایک کھانے کا چمچ، کالی مرچ پاؤڈر چائے کا چمچ، سفید مرچ پاؤڈر چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، تیل تین کھانے کے چمچ۔

ترکیب: کڑاہی میں تیل ڈال کر گرم کرلیں۔ اس میں لہسن شامل کرکے ہلکا براؤن کرلیں۔ اس میں جھینگے اور ہری پیاز شامل کرکے saute کریں۔ اس میں سویا ساس، اویسٹر ساس اور ٹماٹو کیچپ ڈال دیں۔ نمک، کالی مرچ، سفید مرچ اور کٹی ہوئی لال مرچ شامل کرکے اچھی طرح مکس کریں۔ تیار ہوجانے پر پلیٹ میں نکال کر پیش کریں۔

پھول گوبھی کے پکوڑے

اجزاء: پھول گوبھی ایک عدد (درمیانی)، ہرا دھنیا دو گٹھی، ہری مرچیں تین سے چار عدد، سیاہ مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچہ، بیسن ایک کپ، نمک حسب ذائقہ، انڈا ایک عدد، کھانے کا سوڈا ایک چٹکی، تیل

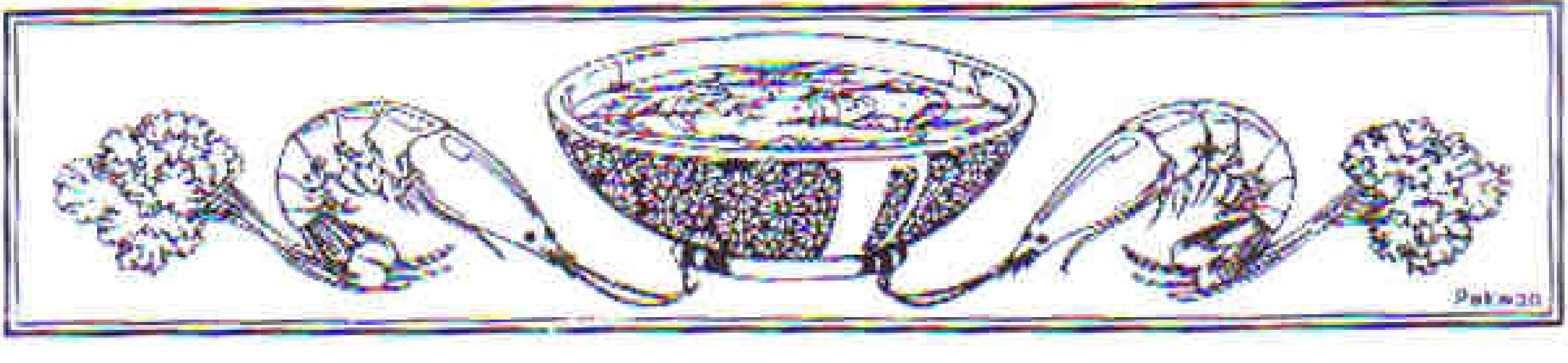

تلنے کے لیے۔

ترکیب: پھول گوبھی کے پھول احتیاط سے الگ کر کے ایک پلیٹ میں رکھیں۔ ہرا دھنیا اور ہری مرچوں کو چوپ کریں۔ پیالے میں بیسن ڈالیں۔ اسے پانی سے گھول کر اس میں ہرا دھنیا، ہری مرچیں، سیاہ مرچ پاؤڈر، نمک، انڈا اور کھانے کا سوڈا ڈال کر مکس کریں۔ سوس پین میں تیل گرم کریں، پھول گوبھی کے پھولوں کو بیسن میں ڈِپ کر کے گرم تیل میں درمیانی آنچ پر گولڈن ہونے تک فرائی کر لیں۔ مزیدار پھول گوبھی کے پکوڑے تیار ہیں، سرونگ ڈش میں نکال کر کیچپ و چٹنی کے ساتھ سرو کریں۔

تندوری پراٹھا

اشیاء: میدہ دو کپ، انڈا ایک عدد، خمیر ڈیڑھ چائے کا چمچ، تیل یا گھی ایک چوتھائی کپ، چینی ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: آٹے کے مناسب سائز کے پیڑے بنالیں۔ اب بیلی ہوئی روٹی پر تھوڑا سا گھی یا تیل لگا کر خشک آٹا چھڑکیں۔ پھر رول کر کے گول پیڑے بنالیں۔ اب ان پیڑوں کو رولنگ پن سے رول کر کے پہلے سے 190 ڈگری پر گرم کیے اوون میں دو منٹ کے لئے بیک کریں اور پھر نکال کر توے یا فرائنگ پین میں گھی لگا کر پکالیں۔ مزیدار تندوری پراٹھے فرائی قیمے کے ساتھ کھانے کے لئے پیش کریں۔

کرسپی نوڈلز جھینگوں کے ساتھ

اجزاء: نوڈلز ساٹھ گرام ڈیپ فرائی کیے ہوئے، چیز کیوب پچاس گرام، گاجر لمبائی میں کٹی ہوئی تیس گرام، چکن یخنی تین کپ، سویا ساس تین ٹیبل اسپون، اویسٹر ساس دو ٹیبل اسپون، چینی ایک ٹی اسپون، کارن فلور دو ٹیبل اسپون، ہرا دھنیا ایک گڈی، تیل حسب ضرورت، جھینگے آدھا کلو گرام۔

ترکیب: جھینگے صاف کر کے دھو لیں۔ پین میں تیل گرم کریں اس میں جھینگے فرائی کر لیں اور تیل سے نکال لیں۔ چیز کے چھوٹے کیوب بھی فرائی کر کے نکال لیں۔ نوڈلز بھی فرائی کر کے علیحدہ رکھ لیں اب فرائی پین میں کچلا ہوا لہسن ڈال کر فرائی کریں تاکہ وہ براؤن ہو جائے۔ اس میں فرائی جھینگے اور چیز کیوب ڈال کر سوتے کریں۔ پھر اس میں اویسٹر ساس، سویا ساس اور چینی شامل کر دیں چمچے سے سوتے کریں پھر اس میں یخنی شامل کر دیں ساتھ ہی گاجر اور پانی میں حل کیا ہوا کارن فلور شامل کر دیں گاڑھا ساس بن جائے گا۔ اب پلیٹ میں ایک جانب نوڈلز رکھیں اور دوسری جانب جھینگے نکال دیں۔ چاہیں تو اوپر سے سرکہ شامل کر کے سیاہ مرچ چھڑک دیں۔

میکرونی

اجزاء: میکرونی آدھا پیکٹ، ٹماٹر ایک عدد (چوپڈ)، شملہ مرچ ایک عدد کاٹ لیں، آلو دو عدد (ابال کر کیوبز کاٹ لیں)، پائن ایپل آدھا کپ (کیوبز)، تیل ایک کھانے کا چمچ، ٹماٹو کیچپ دو کھانے کے چمچ، نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: میکرونی کو نمک تیل اور پانی ڈال کر ابالیں۔ باؤل میں آلو، شملہ مرچ، پائن ایپل اور ٹماٹر مکس کریں۔ اب اس میں نمک، ٹماٹو کیچپ اور میکرونی ملا دیں۔ تیار ہونے پر سرو کریں۔

☆ جب بھی آلو کاٹیں تو انگلیوں پر لیموں کا رس لگالیں آلو کے نشان نہیں ہوں گے۔

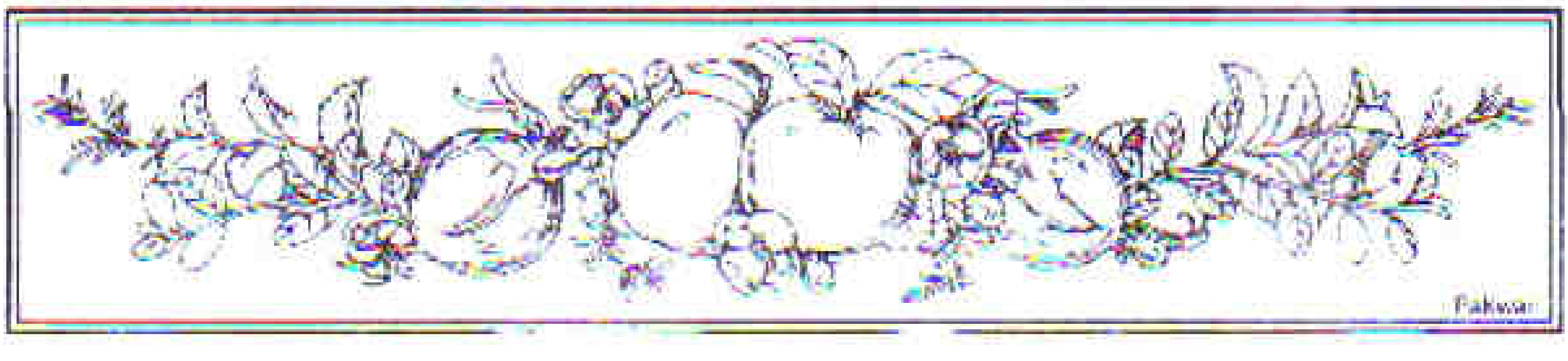

پندرہ روزہ ''میمن نیوز'' (گجراتی) کے 100 واں خصوصی شمارہ

یکم مئی 1985ء میں مطبوعہ ایک دلچسپ اور نصیحت آموز کہانی

دھچکا

کاٹھیاواڑ کے سادہ اور بے لوث نوجوان ''چھوٹو'' کے بھائیوں نے مکاری سے اپنے مرحوم والدین کی زمین (جائیداد) پر بہلا پھسلا کر ''چھوٹو'' کے حصے کی زمین کو اسٹامپ پیپر پر انگوٹھا لگوا کر اور اسے اس کے حق سے محروم کردیا۔

واقعی یہ آج کے معاشرے کا ایک المیہ ہے!!!

گجراتی تحریر : احمد بتاسی (مرحوم)، گجراتی زبان کے ممتاز ادیب، شاعر اور جرنلسٹ

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل، سینئر قلمکار

Late Ahmed Batasi

چھوٹو اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا اسی لیے سب اسے اس کے اصل نام کے بجائے چھوٹو کہہ کر پکارتے تھے۔ چھوٹو کے مزاج کی خاص بات یہ تھی کہ وہ بے حد سیدھا سادہ اور بھولا بھالا تھا، بلکہ یہ کہنا زیادہ بجا ہوگا کہ وہ بے وقوفی کی حد تک معصوم تھا۔ ماں باپ پہلے ہی مرچکے تھے۔ صرف بڑے بھائی تھے جو اس کاٹھیاواڑ کے گاؤں میں ایک ساتھ رہتے تھے اور وہیں کھیتی باڑی بھی کرتے تھے۔ ان تمام بھائیوں کی بیویاں بہت تیز تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہروں کو اکسایا اور چھوٹو کے حصے کی زمین (جائیداد) ہڑپ کرنے کا مشورہ دیا تو ان کے شوہروں نے بیویوں کے سامنے فرماں برداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسٹامپ پیپر پر چھوٹو کا انگوٹھا لگوایا اور اس طرح اس کی زمین (تمام جائیداد) زبردستی ہتھیا لی۔ چھوٹو تو تھا ہی کم عقل، وہ کچھ بھی نہیں کرسکا۔

اس پر اس کے گاؤں میں رہنے والے کچھ رشتے داروں اور خیر

خواہوں نے اسے عدالت جانے کا مشورہ دیا اور اپنے بھائیوں پر دھوکہ دہی کا کیس کرنے کو کہا مگر وہ چھوٹو تھا معصوم اور بھولا بھالا۔ اس نے عدالت جانے کے بجائے وہ گاؤں ہی چھوڑ دیا اور شہر کا رخ کیا تاکہ وہاں پہنچ کر اپنی قسمت نئے سرے سے آزمائے۔ شہر میں نہ تو چھوٹو کسی کو جانتا تھا اور نہ اسے شہر جانے کا راستہ پتا تھا۔ اسے یہ تک معلوم نہیں تھا کہ شہر جا کر کہاں ٹھہرے گا، کہاں سوئے گا، کیا کھائے گا اور کہاں سے کھائے گا۔ وہ تو بغیر سوچے سمجھے بس چل پڑا تھا۔ اسے یقین تھا کہ شہر میں اسے مدد (سپورٹ) ضرور ملے گی اور واقعی ایسا ہوا۔

شہر میں اس کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو کبھی گاؤں میں رہتا تھا۔ وہ اچھا انسان تھا اور چھوٹو کی قسمت تھی۔ اس کے بھائیوں کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ سب کتنے بڑے دھوکے باز ہیں۔ چھوٹو کی کہانی سن کر اسے اس بے وقوف لڑکے پر رحم آ گیا اور اس نے چھوٹو کو محکمہ ریلوے میں بھرتی کرا دیا۔ مگر اس کی ڈیوٹی ایک بہت دور دراز غیر آباد علاقے کے اسٹیشن پر لگائی گئی تھی جہاں ہفتے میں بھی بمشکل دو تین یا زیادہ سے زیادہ پانچ ٹرینیں گزرتی تھیں اور وہ بھی مال گاڑیاں تھیں۔ اس خستہ حال ریلوے اسٹیشن کے آخری سرے پر دور مغرب کی طرف ایک زنگ آلود سا کیبن بنا ہوا تھا۔ چھوٹو کا کام یہ تھا کہ وہ اس کیبن میں کھڑا رہتا تھا اور آنے جانے والی گاڑیوں (ٹرینوں) کو گزرنے کے لیے ہری جھنڈی دکھاتا تھا جس کا مطلب ٹرین کے انجن ڈرائیور کو یہ بتانا تھا کہ سب کلیئر ہے۔

ابتدا میں چھوٹو کو یہ ویرانہ، یہ ٹوٹا پھوٹا ریلوے اسٹیشن اور اپنا کیبن کچھ بھی اچھا نہیں لگا کیونکہ وہ ایک گاؤں کا رہنے والا تھا جس میں لوگ رہتے تھے، بڑے بوڑھے جوان چھوٹے، گویا وہ آبادیوں کا عادی تھا مگر یہاں تو دور دور تک کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ آخر آنے والی ٹرینیں اس کے اسٹیشن پر رکے بغیر اتنی تیزی سے نکل جاتیں کہ کچھ پتا ہی نہیں چلتا تھا۔ دو چار پسنجر ٹرینیں بھی یہاں سے گزرتی تھیں مگر ان کی کھڑکیوں میں نظر آنے والے مسافر بھی چھوٹو کو دیکھ نہیں پاتے تھے اور اگر دیکھ پاتے تو ہوں گے تو اسے اسٹیشن پر کھڑی کوئی بدروح سمجھتے ہوں گے۔ یہ پرانا اور شکستہ اسٹیشن بھی تو کوئی بھوت گھر لگتا تھا۔ اس اسٹیشن کے آس پاس کوئی گاؤں نہیں تھا اسی لیے کوئی آدمی بھی نظر نہیں آتا تھا کہ جس سے چھوٹو دو گھڑی بات کر پاتا۔ چھوٹو کی ساتھی صرف دو چیزیں تھیں: تیز ہوائیں اور پرندوں کا شور۔ پرندے ہر وقت اس اسٹیشن کی سال خوردہ چھت پر بیٹھے رہتے تھے۔ شروع میں چھوٹو کو نہ یہ ہوائیں اچھی لگیں اور نہ پرندے، مگر آخر کار یہی سب اسے اچھے لگنے لگے، اس کی تنہائی کے ساتھی جو تھے۔ جب ہوائیں چلتیں تو چھوٹو کو ایسا لگتا تھا جیسے وہ اسے مدھر گیت سنا رہی ہیں۔ پرندے بھی چہچہاتے تو ایسا محسوس ہوتا جیسے وہ چھوٹو سے باتیں کر رہے ہیں اور اسے اپنے دل کی حالت سنا رہے ہیں۔ چھوٹو ان کی باتیں سن کر ایسے سر ہلاتا جیسے وہ ان کے دل کی ہر بات سمجھ رہا ہے۔ اسے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے پرندے بھی اس کو تسلی دیتے رہتے ہیں کہ فکر مت کرو، ہم تمہارے ساتھ ہیں، تم تنہا نہیں ہو۔

اس نے نہ جانے کب کہیں سے اکتارہ (گٹار) منگوا لیا تھا۔ جب وہ اس پر مخصوص دھن چھیڑتا تو پرندے اس کے آس پاس جمع ہو کر اسے غور سے سنتے تھے اور ہوائیں بھی گویا ٹھہر کر اس کی دھنوں سے لطف اندوز ہوتی تھیں۔ وہ گھنٹوں اس اکتارے کو بجاتا رہتا تھا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ آنے والی ٹرین بہت قریب پہنچ کر زور زور سے ہارن بجاتی تو چھوٹو اکتارہ ایک طرف رکھ کر کیبن کی طرف دوڑتا اور ہری جھنڈی ہلا کر ٹرین کو گزرنے کا اشارہ دیتا تھا۔ کبھی کبھی چھوٹو کو خود پر فخر محسوس ہوتا تھا کہ یہ دیوہیکل مال گاڑیاں اور پسنجر ٹرینیں اس کے حکم کی غلام ہیں اور اس کے اشارے کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ اس موقع پر وہ خود کو کسی بادشاہ کی طرح سمجھنے لگتا تھا، مگر بہر حال حقیقت اپنی جگہ تھی۔ وہ ایک معمولی ملازم تھا جس کا کام ہری جھنڈی ہلانا تھا۔

اس اسٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر کا نام جمیل بابو تھا۔ جمیل بابو عام سے انسان تھے مگر وہ چھوٹو پر کچھ زیادہ ہی مہربان تھے۔ نہ جانے وہ کیوں سمجھتے تھے کہ یہ نوجوان پرلے درجے کا بے وقوف ہے اور حسب ضرورت ہر کام کر سکتا ہے، اس لیے وہ جب بھی آتے چھوٹو سے مسکرا کر بات کرتے اور کبھی کبھار اس کی پیٹھ بھی تھپک دیتے تھے۔ جمیل بابو خاصی عمر کے تھے اور بڑے آدمی تھے، اس لیے چھوٹو انہیں باپ کی طرح سمجھتا تھا اور اسی لحاظ سے ان کا ادب و احترام بھی کرتا تھا۔ وہ ان کے آتے ہی اکتارہ چھپا دیتا تھا اور ہری جھنڈی ہاتھ میں لے کر بڑے ادب سے انہیں سلام کرتا تھا۔ جمیل بابو چھوٹو کی سعادت مندی دیکھ کر ہنس پڑتے تھے اور اس کا حال چال پوچھ کر واپس چلے جاتے۔ جمیل بابو کی اتنی سی توجہ بھی چھوٹو کے لیے کسی حوصلہ افزائی سے کم نہیں تھی۔ وہ ان کے رویے سے بہت خوش ہوتا تھا اور کئی کئی دن تک اس خوشی میں ڈوبا رہتا تھا۔

ایک دن جمیل بابو آئے تو انہوں نے چھوٹو سے کہا "آج سگنل مین کام پر نہیں آیا ہے۔ وہ بیمار ہے اس لیے آنے والی ٹرین کو سگنل دینے کا کام تم کرو گے۔ تم میرے ساتھ آؤ، میں بتاتا ہوں کہ یہ کام کیسے کرتا ہے۔ اچھی طرح سمجھ لو۔"

یہ کہہ کر وہ چھوٹو کو اپنے ساتھ لے کر سگنل بورڈ پر پہنچے اور اسے بتایا کہ یہاں سے سگنل کیسے دیا جاتا ہے۔ ان کے سمجھانے کے بعد چھوٹو نے کئی بار سگنل دینے کا عملی مظاہرہ کر کے دکھایا تو جمیل بابو مطمئن ہو گئے اور اس سے کہا "تم بہت عقل مند ہو۔ تم نے اتنی جلدی یہ سب سمجھ لیا۔ شاباش!" یہ کہہ کر انہوں نے چھوٹو کی پیٹھ تھپ تھپائی تو وہ خوشی سے گویا ہوا میں اڑنے لگا۔ وہ بڑے فخر سے اپنا سینہ پھلائے اپنے کیبن کی طرف روانہ ہوا تو جمیل بابو نے اسے آواز دے کر روکا اور کہا "چھوٹو مجھے تھوڑی سی سوکھی لکڑیوں کی ضرورت ہے۔ جنگل سے لانی ہوں گی۔ لے آئے گا؟"

"کیوں نہیں صاحب جی! ابھی لا دیتا ہوں۔" چھوٹو نے جلدی سے کہا۔ وہ بہت پرجوش لگ رہا تھا۔

"ایسی جلدی بھی نہیں ہے۔" ماسٹر جمیل نے کہا "تم آرام سے روٹی وغیرہ کھا لو۔ پھر لے آنا۔"

"ٹھیک ہے صاحب!" چھوٹو نے کہا اور اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ اسے گئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ جمیل بابو نے اسے ایک بار پھر اپنے کوارٹر کے سامنے کھڑے دیکھا۔ اس کے ہاتھوں میں لکڑیوں کا ایک گٹھر تھا۔ جمیل بابو حیرت سے بولے "ارے... تو نے روٹی بھی نہیں کھائی اور لکڑیاں لے آیا!" ان کی آواز میں حیرت کے ساتھ خوشی نمایاں تھی۔ چھوٹو نے وہ گٹھر کوارٹر کے اندر لے جا کر ایک کونے میں رکھ دیا اور ہنستے ہوئے بولا "صاحب! جب کوئی کام کرنا ہی ہو تو اس میں دیر کس بات کی۔" یہ کہہ کر چھوٹو مسکرایا اور سلام کر کے چلا گیا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ماسٹر جمیل چھوٹو کی اس فرماں برداری اور خدمت کی قدر کرتے مگر انہوں نے الٹا اس سے زیادہ کام لینا شروع کر دیا۔ وہ اسے معصوم اور سادہ مزاج سمجھنے کے بجائے بے وقوف سمجھنے لگے تھے اور یہ سوچنے لگے تھے کہ اگر ایک آدمی خود ہی میری خدمت کرنا چاہتا ہے اور میرے کسی حکم، کسی کام پر اعتراض نہیں کرتا تو میں کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھاؤں۔ کبھی جمیل بابو اس سے کہتے کہ کھیتوں سے تازہ سبزی توڑ کر لے آ۔ کبھی وہ اسے قریبی گاؤں بھیج کر وہاں سے مفت میں انڈے مرغیاں منگواتے تھے۔ قریبی گاؤں بھی وہاں سے کافی دور تھا، مگر چونکہ چھوٹو جمیل بابو کو اپنے باپ کی طرح سمجھتا تھا اس لیے خوشی خوشی یہ محنت مشقت برداشت کرتا تھا، بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اسے جمیل بابو کا کام کر کے خوشی ہوتی تھی۔ جمیل بابو چاہتے تھے کہ چھوٹو پر اتنی مہربانیاں کر دیں کہ وہ ان کا زندگی بھر کا غلام بن جائے۔

آخر انہوں نے ایک دن پرانے سگنل مین کے بارے میں ہیڈ کوارٹر کو غلط رپورٹ بھجوا دی کہ وہ شخص بوڑھا ہونے کے ساتھ ساتھ سست اور لاپروا ہے۔ اپنی ڈیوٹی ایمانداری سے نہیں کرتا، بلکہ اس میں غفلت برتتا ہے۔ جمیل بابو کی رپورٹ پر پرانے سگنل مین کو ملازمت سے نکال دیا گیا

اور انہی کی سفارش پر چھوٹو کو اس کی جگہ سگنل مین مقرر کر دیا گیا۔ ظاہر ہے یہ جمیل بابو کا چھوٹو پر بہت بڑا احسان تھا۔ وہ تو خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ وہ بھی سگنل مین بن سکتا ہے۔ اس لیے وہ ان کے اس احسان کے بوجھ تلے دب کر رہ گیا۔ اب وہ جمیل بابو کی پہلے سے بھی زیادہ عزت کرنے لگا اور شب و روز ان کے قصیدے پڑھنے لگا۔ اس کے نتیجے میں جمیل بابو نے ایک کے بعد دوسرا اس پر خوب کام ڈالنے شروع کر دیے۔ مگر یہ سب کام ذاتی نوعیت کے تھے۔ سب کاموں میں چھوٹو ایک زرخرید غلام اور ذاتی ملازم کی طرح ان کی خدمت کرتا تھا۔ پہلے چھوٹو صرف اپنے کیبن کی صفائی ستھرائی کرتا تھا مگر اب اس کا کام جمیل بابو کے کوارٹر کی صفائی کرنا بھی ہو گیا تھا۔ وہ ان کے کوارٹر کی میز کرسیوں، ان کا بستر، پلنگ سب صاف کرتا تھا۔ ان کے کپڑے اور وردی دھوتا تھا۔ ان کے گھر کا سارا پانی بھر کر لاتا تھا۔ کھانا پکانے میں ان کی مدد کرتا تھا۔ چھوٹو کو ایک اضافی ذمے داری یہ بھی دے دی گئی کہ وہ رات کو سگنل دکھانے کے لیے لالٹین بھی جلائے گا اور ان کے کوارٹر میں بھی روشنی کا انتظام کرے گا۔ کبھی کبھی چھوٹو کے کام دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جمیل بابو کے بعد چھوٹو ہی اس اسٹیشن کا سب سے بااختیار اور ذمے دار عہدیدار تھا بلکہ کبھی کبھی وہ جمیل بابو سے بھی آگے نظر آتا تھا۔

کچھ دن تو اسی طرح بے خبری کے عالم میں گزر گئے مگر آخرکار آہستہ آہستہ چھوٹو پر یہ انکشاف ہوتا چلا گیا کہ اسے اسٹیشن پر ڈیوٹی دینے کے عوض جو تنخواہ ملتی ہے وہ ان سب کاموں کی نہیں ہے جو وہ اسٹیشن پر کر رہا ہے۔ اس کا اصل کام اور اصل ڈیوٹی تو اسٹیشن ماسٹر جمیل بابو کی خدمت کرنا تھا۔ جمیل بابو نے اس سے کام لینے کی حد ہی کر دی تھی۔ اس کی صبح کا آغاز جمیل بابو کے کوارٹر میں جھاڑو لگانے سے ہوتا تھا۔ اس کے بعد وہ بستر پیٹتا، اس کی جھاڑ کرتا، پھر دوسرے کام کرنے کے بعد دال چاول چنتا اور کھانا پکاتا۔ وہ آٹا گوندھ کر روٹی بھی پکا لیتا تھا۔ غرض اس نے جمیل بابو کی ذاتی خدمت اتنی زیادہ شروع کر دی تھی کہ وہ اپنے اصل کام کو بھول جاتا تھا۔ اس کا کام ٹرین کی آمد کے وقت سگنل ڈاؤن کرنا اور ہری جھنڈی لہرانا تھا مگر وہ ہر وقت جمیل بابو کے کسی نہ کسی کام میں الجھا رہتا تھا اس لیے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ ٹرین سر پر پہنچ جاتی اور انجن ڈرائیور ہارن پر ہارن بجاتا تو روٹی یا سالن پکتا یا چڑھا چھوڑ کر پاگلوں کی طرح بھاگ کر سگنل ڈاؤن کرتا اور ہری جھنڈی لہرا کر ٹرین کو گزرنے کا سگنل دیتا تھا۔

اس طرح سرکاری کام اور جمیل بابو کے ذاتی کام ایک تو اس کے ساتھ کرنے پڑتے تھے اور ان میں بڑی احتیاط سے کام لینا پڑتا تھا۔ یہ دو طرح کے کام تھے اور ایک وقت میں ایک ساتھ کرنے کی وجہ سے چھوٹو تھکنے بھی لگا تھا اور اسے کوفت بھی ہونے لگی تھی۔ مگر وہ کس سے شکایت کرتا؟ کس کے آگے فریاد کرتا؟ ماسٹر صاحب سے شکوے کا مطلب یہ تھا کہ چھوٹو در بدر ہو جائے۔ چھوٹو کی فرض شناسی اور محنت سے خوش ہو کر جمیل بابو نے اس کی ایک اور ڈیوٹی بھی لگا دی تھی۔ اب وہ ان کے جسم کو دبایا بھی کرتا تھا اور ایک آدھ روز بعد ان کی مالش بھی کرتا تھا۔ یہ ایسا کام تھا جسے کرتے ہوئے چھوٹو کو احساس ہونے لگا تھا کہ واقعتاً وہ جمیل بابو کا زرخرید غلام بن چکا ہے، اسی لیے وہ اس سے جانوروں کی طرح کام لے رہے ہیں۔

ایک روز شام کے لگ بھگ وہ کچھ پکا رہا تھا کہ دور سے انجن کی سیٹی کی آواز آئی جو وقفے وقفے سے بج رہی تھی۔ تب اسے یاد آیا کہ ایک ٹرین آنے والی تھی مگر جمیل بابو کے گھر کے کاموں میں الجھ کر اسے یاد ہی نہیں رہا۔ جب یہ بات جمیل بابو کو پتا چلی تو وہ بولے "تم آرام سے کھانا پکاؤ۔ میں سگنل ڈاؤن کر دیتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ چلے گئے اور کچھ ہی دیر میں سگنل ڈاؤن کر کے آ گئے۔ اسی لمحے ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا کہ جمیل بابو نے غلط سگنل ڈاؤن کر دیا تھا جس کی وجہ سے آنے والی مال گاڑی دوسری پٹری پر کھڑی دوسری ٹرین سے ٹکرا گئی۔ جمیل بابو کی آنکھیں دہشت سے پھٹ گئیں۔ دونوں ٹرینوں کی کئی بوگیاں پٹری سے اتر گئی تھیں۔ چھوٹو اور جمیل بابو باہر بھاگے۔ دونوں ٹرینوں کے گارڈز بھاگتے ہوئے ادھر ہی آ رہے تھے۔ انہوں نے آتے ہی اسٹیشن ماسٹر پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔ ان گارڈز کی زبانی جمیل بابو کو یہ بھی پتہ چلا کہ دونوں انجن تباہ

ہو چکے ہیں اور دونوں کے کول مین (انجن میں کوئلہ ڈالنے والے) بری طرح زخمی ہو گئے ہیں۔

''کس نے کیا ہے یہ سب؟'' ایک گارڈ نے سوال کیا اور پھر بورڈ کی طرف دیکھا تو نہ نکل سکا۔ دن تھا جمیل بابو ہت بنے کھڑے تھے۔ گارڈ نے چیخ کر ان سے کہا ''اگلے اسٹیشن سے فوری طور پر دو ڈرائیور منگواؤ۔'' یہ سن کر جمیل بابو چونکے اور اپنے دفتر کی طرف بھاگ کر فون کرنے لگے۔ آدھے گھنٹے بعد دو ٹرالیاں آگئیں جن میں دو ڈاکٹر تھے۔ کچھ ابتدائی طبی امداد کا سامان تھا اور ریلوے کے دو اعلیٰ افسران بھی تھے۔ انہوں نے آتے ہی ڈاکٹروں کو زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے کو کہا اور خود جمیل بابو سے سوال جواب شروع کر دیے۔

''سگنل مین کون ہے؟'' انہوں نے پوچھا تو جمیل بابو نے چھوٹو کی طرف اشارہ کر دیا اور کہا ''یہ حال ہی میں بھرتی ہوا ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ یہ محنتی نوجوان ہے دل لگا کر کام کرے گا مگر اس نے تو بے پروائی اور غفلت کی انتہا کر دی۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کریں۔''

ان افسران نے چھوٹو سے متعدد سوالات کیے مگر اس نے تو چپ سادھ لی تھی۔ جس شخص کو وہ اپنا باپ سمجھتا تھا، اس نے جو کچھ کیا تھا اس کے بعد چھوٹو کا دنیا پر سے اعتماد اٹھ گیا تھا۔ وہ جمیل بابو کے اس جھوٹ پر حیران تھا کہ انہوں نے کس مہارت سے اپنا سارا قصور اس پر ڈال دیا اور خود کو بے قصور ثابت کر دیا تھا۔ چھوٹو اٹھا اور اسٹیشن سے باہر نکل گیا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اس دنیا میں کبھی واپس نہیں آئے گا جہاں ہر سو مکر و فریب اور دھوکہ ہے۔ وہ چلتا رہا، چلتا رہا... پھر اسے کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔

(پندرہ روزہ میمن نیوز (گجراتی) جولائی 1985ء صفحہ 143 تا 145)

منگنی کے موقع پر لڑکی والوں پر ناجائز بوجھ نہ ڈالا جائے

بانٹوا میمن جماعت کی کمیٹیوں کے اجلاس کے موقع پر لڑکے والوں کی طرف سے منگنی کے موقع پر تین سے چار (چھ) افراد کا یہ سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا۔ پھر رفتہ رفتہ جو لڑکے والوں کے کچھے اور حوصلہ افزائی پر مبنی تھے رواجوں کی ترغیب نے جنم لیا ہے۔ دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جو بے حد تشویشناک بات ہے۔ موجودہ مشکل حالات میں بھی نکاح کے وقت لڑکے والوں کی طرف سے سو سے زائد افراد کھانے پر جاتے ہیں اور شادی ہالوں میں بھی چار سے پانچ سو افراد پر مشتمل افراد کھانے پر بلوائے جاتے ہیں یہ روش مناسب نہیں۔

جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے برادری کو سخت تاکید کی جاتی ہے۔ موجودہ پریشان کن حالات کے سبب مذکورہ غلط رسم و رواج کا خاتمہ بے حد ضروری ہے ہم آپ سے عمل درآمد کرنے کی امید کرتے ہیں۔ ورنہ جماعت کے قوانین پر سختی سے عمل کرایا جائے گا۔ نیک خواہشات کے ساتھ

کنوینر غلط رسم و رواج خاتمہ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

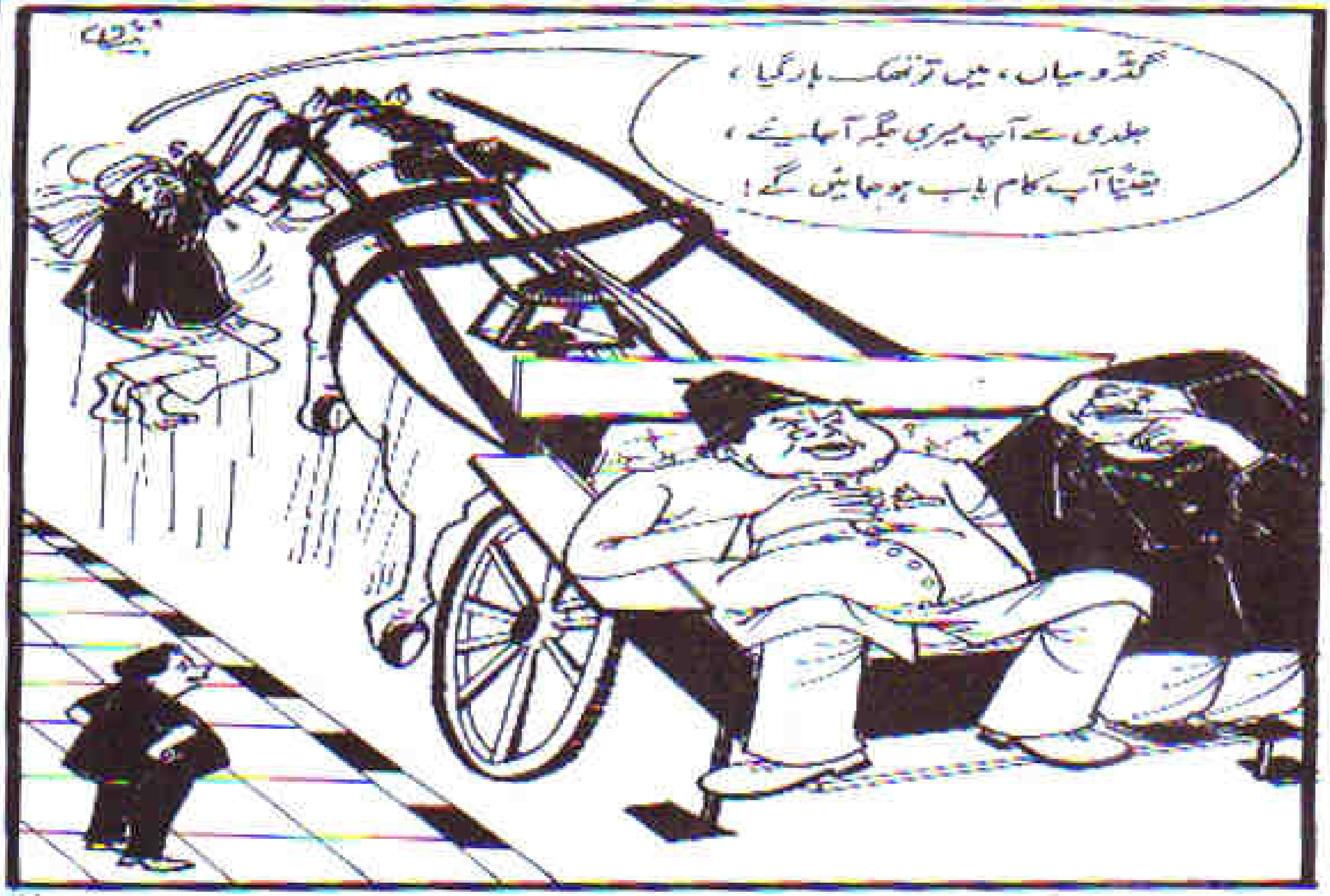
گھڑو میاں، میں تو تھک ہار گیا،
جلدی سے آپ میری جگہ آجایئے،
یقیناً آپ کامیاب ہو جائیں گے!

سستا دوا خانہ

شناختی علامت

☆ایک پریشان حال پروفیسر شناختی کارڈ کے دفتر میں کارڈ بنوا رہے تھے کہ ان سے شناختی علامت پوچھی گئی۔ انھوں نے جواب دیا: لکھ دیں پیشانی پر پریشانی کے آثار۔

تاخیر

☆تم نے نیند سے بیدار ہونے میں تاخیر کیوں کی امی نے پوچھا۔ میں نیند میں فٹ بال کا میچ دیکھ رہا تھا دونوں ٹیموں کا اسکور برابر ہو گیا اور پھر اضافی وقت میں میچ کا فیصلہ کروانے میں دیر ہو گئی۔

ایندھن

☆ایک دفعہ ایک دیہاتی بازار سے چولہا خریدنے گیا۔ دکاندار نے چولہا دکھاتے ہوئے کہا اگر تم اسے خریدلو تو تمہارا نصف ایندھن بچ جائے گا۔ دیہاتی بولا پھر دو چولہے دے دیں تاکہ سارا ایندھن بچ جائے۔

آرٹسٹ

☆آرٹسٹ نے گاہک سے کہا: اس تصویر کے پیچھے میرے پانچ سال لگ گئے۔ گاہک بولا: اس قدر محنت کرنی پڑی آپ کو؟ آرٹسٹ نے کہا نہیں تصویر تو ایک ہی ہفتے میں بن گئی تھی مگر گاہک پانچ سال بعد ملا ہے۔

پلیٹ

☆پہلا لڑکا (دوسرے سے) میرے ابو دو پلیٹ چاول کھاتے ہیں۔ دوسرا لڑکا: میرے ابو چار پلیٹ کھاتے ہیں۔ پہلا لڑکا: تمہارے ابو پلیٹ کھاتے ہیں؟ میرے ابو تو صرف چاول کھاتے ہیں۔

آئینے

☆باپ (بیٹے سے) تم نے آئینے کو کیوں توڑا؟ یہ میری نقل اتار رہا تھا بیٹے نے غصے سے جواب دیا۔

وقت

☆دانیال: اگر میں وقت ہوتا تو لوگ میری قدر کرتے۔ اسد: نہیں بلکہ تمہیں لوگ دیکھ کر ڈر جاتے۔ دانیال: وہ کیوں؟ اسد: کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ دیکھو برا وقت آ رہا ہے۔

گھڑی

☆عاطف (عظیم سے) کیا تمہاری گھڑی وقت صحیح بتاتی ہے؟ عظیم بتاتی تو نہیں دیکھنا پڑتا ہے۔

چینی

☆مجسٹریٹ (چور سے) تم نے چینی کی ایک بوری کیوں چوری کی؟ چور: جناب! دوسری مجھ سے اٹھی نہیں۔

ترقی

☆جج: جب میں وکیل تھا تو تم نے مرغی چرائی تھی جب میں سرکاری وکیل بنا تو تم نے بکری چرائی اور آج جبکہ میں جج ہوں تو تم نے گائے چرائی۔ ملزم: حضور! اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ساتھ میں بھی ترقی کر رہا ہوں۔

گلاس

☆دو بے وقوف پانی پینے گئے۔ گلاس الٹا رکھا ہوا تھا۔ پہلا بولا: گلاس

کا تو منھ ہی بند ہے۔ دوسرے نے گلاس اٹھا کر دیکھا اور بولا: اور اس کا تو پیندا ہی نہیں ہے۔

بادام

☆ ایک آدمی بادام بیچ رہا تھا۔ کسی نے پوچھا: اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ بادام والے نے کہا: اس کو کھانے سے دماغ تیز ہوتا ہے۔ گاہک: وہ کیسے؟ بادام والا بولا: یہ بتاؤ کہ ایک کلو چاول میں کتنے دانے ہوتے ہیں؟ گاہک: پتہ نہیں۔ بادام والے نے اسے ایک بادام کھلایا اور پوچھا: اب بتاؤ ایک درجن میں کتنے انڈے ہوتے ہیں؟ گاہک: بارہ انڈے ہوتے ہیں۔ بادام والا: دیکھو دماغ تیز ہو گیا نا! گاہک: یہ تو کمال کی چیز ہے دو کلو دے دو۔

بادشاہ

☆ شہزادہ (بادشاہ سے): ابا جان! باہر آپ سے چند آرٹسٹ ملنے آئے ہیں۔ بادشاہ: بیٹا! پتا چلاؤ کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ شہزادہ: ابا جان! وہ آپ کی شکل دیکھ کر تصویر بنانا چاہتے ہیں۔

اونچائی

☆ دو آدمی دیوار کے سہارے کھڑے ایک کھمبے کی اونچائی کے متعلق بحث کر رہے تھے۔ ایک آدمی جو قریب سے گزر رہا تھا کھڑے ہو کر ان کی گفتگو سننے لگا پھر بولا: بھئی آپ دونوں تو فضول بحث کر رہے ہیں۔ یہ جو اس سڑک کا دوسرا کھمبا زمین پر پڑا ہے اس کی لمبائی ناپ لیں۔ آپ کو پتا چل جائے گا کہ کھمبا کتنا لمبا ہے۔ وہ صاحب تو یہ کہہ کر چلے گئے اور بحث کرنے والے دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ پھر ایک بولا: بہت بے وقوف آدمی تھا۔ اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ ہم کھمبے کی اونچائی ناپنا چاہتے ہیں لمبائی نہیں۔

شور

☆ مجسٹریٹ: جو شور کرے گا اسے عدالت سے باہر نکال دیا جائے گا۔ ملزم: (خوش ہو کر) بہت خوب، میں ابھی شور کرتا ہوں۔

اجازت

☆ ہیڈ ماسٹر (طالب علم سے): تم بغیر اجازت اندر کیوں آئے؟ طالب علم: جناب! میں اجازت لینے ہی تو اندر آیا ہوں۔

نکال

☆ شکیل: مجھے انگریزی کے ماسٹر بہت پسند ہیں۔ عمران: وہ کیوں؟ شکیل: اس لیے کہ وہ مجھے کلاس سے نکال دیتے ہیں۔

گھوڑا

☆ ایک آدمی (اپنے دوست سے): میرا گھوڑا کسی سے نہیں ڈرتا۔ دوست: وہ تمہاری شکل دیکھنے کا عادی ہو گیا ہے۔

ہاتھی

☆ کسی چڑیا گھر کا ہاتھی مر گیا۔ ایک ملازم رونے لگا۔ ایک شخص نے اسے روتے دیکھ کر کہا: تمہیں اس ہاتھی سے بہت محبت تھی۔ محبت کو کون مارے۔ ملازم بولا: مجھے اس کی قبر کھودنے کا حکم ملا ہے۔

مضمون

☆ ابا جان (حامد سے): یہ تم بیل پر کیا لکھ رہے ہو؟ حامد: ماسٹر صاحب نے کہا تھا کہ بیل پر مضمون لکھ کر لانا۔

شوگر

☆ تین چیونٹیاں کہیں جا رہی تھیں۔ راستے میں انہیں چینی پڑی دکھائی دی۔ دو چیونٹیاں چینی کھانے میں مصروف ہو گئیں۔ تاہم ایک چیونٹی آگے چل پڑی۔ دوسری دو چیونٹیوں نے پوچھا: بہن آپ چینی نہیں کھائیں گی؟ وہ چیونٹی بولی: بہن میں نہیں کھا سکتی کیونکہ مجھے شوگر ہے۔

بال

☆ ایک لڑکا اپنے دوست سے: یہ بتاؤ کہ جانوروں کے بال اتنے بڑے کیوں ہوتے ہیں؟ دوست: ارے بھائی جنگل میں حجام جو نہیں ہوتا۔

جنوری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد عتیق محمد امین عبدالعزیز پولانی کا رشتہ ام حفصہ محمد سہیل محمد زکریا ابدانی سے طے ہوا	4 جنوری 2021ء
2	محمد انس محمد اشفاق محمد عبداللہ تندیا کا رشتہ عائشہ شکور ابو طالب رفیق بالا گام والا سے طے ہوا	4 جنوری 2021ء
3	مجتبیٰ آصف امان اللہ گندھوان والا کا رشتہ مریم صادق عبدالرزاق گوگن سے طے ہوا	4 جنوری 2021ء
4	اسد اللہ سکندر حاجی قاسم وحارا ڈ والا کا رشتہ مہک محمد زبیر احمد تملا سے طے ہوا	5 جنوری 2021ء
5	عبدالقادر عبدالرزاق محمد صدیق کراولی کا رشتہ مریم آصف حبیب محمد کوڈ والا سے طے ہوا	6 جنوری 2021ء
6	عبدالرحمن محمد یوسف عبدالعزیز پولانی کا رشتہ اقصیٰ محمد فاروق عبدالستار رنگیل سے طے ہوا	6 جنوری 2021ء
7	بلال احمد اعجاز احمد حاجی یونس میا کا رشتہ محمد فاطمہ محسن علی حاجی یونس کسباتی سے طے ہوا	6 جنوری 2021ء
8	شہزاد غلام دستگیر حاجی عزیز کایا کا رشتہ سارہ کامران محمد اقبال مچھیارا سے طے ہوا	7 جنوری 2021ء
9	اسامہ علی رضا محمد رفیق جان محمد باگڑا کا رشتہ نیہا محمد صدیق ابا قاسم میمنڈ حارا سے طے ہوا	7 جنوری 2021ء
10	محمد ہاشم محمد امین عبدالستار کھاتانی کا رشتہ آمنہ محمد اسلم محمد ہاشم اڈوانی سے طے ہوا	7 جنوری 2021ء
11	ارسل محمد انیس محمد یونس گوگن کا رشتہ مریم محمد عرفان غلام محمد ایدھی سے طے ہوا	7 جنوری 2021ء
12	مجتبیٰ آصف امان اللہ گندھوان والا کا رشتہ مریم صادق عبدالرزاق گوگن والا سے طے ہوا	4 جنوری 2021ء
13	محمد ایم رفیق عبدالستار موسانی کا رشتہ ماریہ محمد صدیق لو بھیا سے طے ہوا	8 جنوری 2021ء
14	حسن عبداللہ عبدالغفار کانچہ روالا کا رشتہ ماہم محمد شبیر جان محمد بالا گام والا سے طے ہوا	8 جنوری 2021ء
15	عامر عبدالرزاق محمد دیوان کا رشتہ زلیخا امتیاز احمد ولی محمد رانڈیا سے طے ہوا	9 جنوری 2021ء
16	سلمان ابا قاسم حاجی عبدالکریم ایدھی کا رشتہ حاجرہ عمران عبدالرزاق کھاتانی سے طے ہوا	11 جنوری 2021ء
17	محمد عباد محمد سہیل عبدالعزیز کھاتانی کا رشتہ ماہین محمد سہیل عبدالستار رملاٹ سے طے ہوا	11 جنوری 2021ء
18	محمد احمد محمد اسمٰعیل عبدالغنی دھارواڑ والا کا رشتہ مصباح محمد اسمٰعیل محمد صدیق آکھا والا سے	12 جنوری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
	طے ہوا	
19	محمد احمد رضا محمد الطاف محمد عمرا ڈوانی کا رشتہ اذکا محمد عمران عبدالستار یوپٹ پوترا سے طے ہوا	12 جنوری 2021ء
20	محمد صدام محمد شریف صالح محمد کھاتانی کا رشتہ مریم محمد فیصل عبدالرحیم موتی والا سے طے ہوا	12 جنوری 2021ء
21	محمد بلال حبیب محمد ریحان حاجی حبیب شیرڈی والا کا رشتہ ماریہ نعمان محمد یونس لوائی سے طے ہوا	12 جنوری 2021ء
22	محمد طیب محمد منف یوسف موسانی کا رشتہ سارہ عرفان یوسف کٹلری والا سے طے ہوا	14 جنوری 2021ء
23	انس عبدالعزیز محمد صدیق آکھاوالا کا رشتہ رمشا اویس حبیب سورٹھیا سے طے ہوا	14 جنوری 2021ء
24	محمد ابراہیم عبدالمناف علی محمد جانگڑا کا رشتہ فلک اسماعیل یوسف بھوڑا سے طے ہوا	15 جنوری 2021ء
25	محمد ابراہیم کاشف محمد صدیق سرمہ والا کا رشتہ زرمین رمضان علی عبدالغنی رحمت اللہ ایدھی سے طے ہوا	15 جنوری 2021ء
26	محمد شہزاد محمد ناصر آدم طیب کسبانی کا رشتہ عائشہ محمد یونس عبدالرحمن تھانیا والا سے طے ہوا	16 جنوری 2021ء
27	محمد ایان محمد الطاف محمد یونس راوڈا کا رشتہ اریج محمد علی عبدالرزاق درویش سے طے ہوا	18 جنوری 2021ء
28	محمد عثمان محمد وسیم محمد یونس کھاتانی کا رشتہ عائشہ عامر محمد ذکر جانگڑا سے طے ہوا	19 جنوری 2021ء
29	طیب احمد علاؤالدین ہارون شیخا کا رشتہ رقیہ عبدالصمد محمد امین مچھیارا سے طے ہوا	19 جنوری 2021ء
30	عبدالحسیب محمد حنیف محمد اسحاق کا رشتہ سدرہ محمد اسماعیل موسیٰ ہیجوڑا سے طے ہوا	19 جنوری 2021ء
31	محمد ذیشان محمد توفیق محمد صدیق بھوڑا کا رشتہ اقرا محمد رفیق حبیب موسانی سے طے ہوا	20 جنوری 2021ء
32	علی محمد عنایت حسین محمد یوسف راٹھور کا رشتہ خیر النساء محمد رضوان عبدالستار مانڈویا سے طے ہوا	20 جنوری 2021ء
33	محمد بلال محمد ظہیر قاسم دوجکی کا رشتہ حفصہ محمد توفیق عبداللہ کالیا سے طے ہوا	20 جنوری 2021ء
34	تنزیل امین رحمت اللہ موتی کا رشتہ توبا فراز غلام حسین ڈھریا سے طے ہوا	22 جنوری 2021ء
35	محمد احمد محمد فاروق حاجی موسیٰ دھاروا ڈوالا کا رشتہ اریبہ شاہد امان اللہ کھاتانی سے طے ہوا	22 جنوری 2021ء
36	اسامہ محمد عرفان محمد صدیق گنگ کا رشتہ الماس امتیاز حسین محمد علی خان سے طے ہوا	22 جنوری 2021ء
37	محمد عثمان الطاف حاجی حسین ورند کا رشتہ رقیہ شوکت علی عبدالعزیز دوجکی سے طے ہوا	23 جنوری 2021ء
38	محمد سلیمان محمد شعیب عبدالغفار شیخ کا رشتہ ایمن محمد عرفان عثمان کوٹھاری سے طے ہوا	25 جنوری 2021ء
39	احمد امان اللہ عبداللطیف گوگن کا رشتہ دعا جاوید حاجی ابا علی جانگڑا سے طے ہوا	25 جنوری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
40	حسنین محمد یعقوب حاجی ابا علی جانگڑا کا رشتہ حافظہ عریشہ محمد خرم محمد یوسف جانگڑا سے طے ہوا	26 جنوری 2021ء
41	محمد صادق محمد مناف محمد صدیق پولانی کا رشتہ زینب عامر عبدالحمید اڈایا سے طے ہوا	27 جنوری 2021ء
42	محمد عدنان محمد اقبال احمد کابا کا رشتہ انعم محمد حنیف جان محمد بلوانی سے طے ہوا	27 جنوری 2021ء
43	حمزہ اشفاق قاسم جانگڑا کا رشتہ عقیقہ جاوید احمد اسماعیل سارن پوری والا سے طے ہوا	28 جنوری 2021ء
44	حمزہ محمد یاسین یونس حسین ڈاکٹر کا رشتہ سارہ عبدالصمد عبدالرزاق ڈغریا سے طے ہوا	28 جنوری 2021ء
45	محمد علی آفتاب عبدالعزیز کیسوویا کا رشتہ مصباح عبدالصمد عبدالرزاق ڈغریا سے طے ہوا	28 جنوری 2021ء
46	دانیال محمد انیس محمد یونس گوگن کا رشتہ سباتا ابوطالب عبدالستار جانگڑا سے طے ہوا	29 جنوری 2021ء
47	محمد حارث محمد عمران رحمت اللہ توتانکیا کا رشتہ رومیسا فرحان محمد فاروق کوٹھاری سے طے ہوا	29 جنوری 2021ء
48	رضوان عبدالمجید محمد حسین ہالا کام والا کا رشتہ اریبہ محمد اقبال حبیب تابانی سے طے ہوا	29 جنوری 2021ء
49	عثمان محمد سلیم عثمان شیخا کا رشتہ زینب عبدالصمد محمد صدیق شیخا سے طے ہوا	30 جنوری 2021ء
50	محمد فیصل محمد اسلم عبدالغنی مرانی کا رشتہ زینب محمد بشیر قادری عبدالغنی کاسیا سے طے ہوا	5 جنوری 2021ء
51	حسین محمد یوسف محمد شریف آکھا والا کا رشتہ جویریہ محمد یاسین محمد اسماعیل سے طے ہوا	11 جنوری 2021ء
52	شاہ زیب محمد علی عبدالستار کا رشتہ صفیہ محمد ناصر محمد قاسم کھاتانی سے طے ہوا	28 جنوری 2021ء
53	تابش یاسین رحمت اللہ گاندھی کا رشتہ رابعہ محمد الطاف محمد شریف پوپٹ پوترا سے طے ہوا	8 جنوری 2021ء

پانی نعمت ہے... نعمت کی قدر کیجیے

پانی زندگی ہے... زندگی کو اہم جانیے

پانی ضائع نہ کیجیے

پانی کے حصول، حفاظت اور ذخائر کو اپنی قومی سوچ کا حصہ بنایئے

جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے
(شادی خانہ آبادی)

جنوری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	سفیان محمد صدیق عبدالستار آجکیا کی شادی حبیبہ عمران احمد محمد جعفر شیوانی سے ہوئی	یکم جنوری 2021ء
2	سعد محمد شفیع ہاشم وردویش کی شادی مریم رخسار محمد حنیف عبدالستار ریوانی سے ہوئی	یکم جنوری 2021ء
3	محمد اریب محمد علی عبدالغفار مختی کی شادی شاہ سہیل صالح ابراہیم بیت سے ہوئی	یکم جنوری 2021ء
4	غلام فرید محمد یوسف حبیب گیریا کی شادی مہوش سلیم محبوب خان یوسف زئی سے ہوئی	یکم جنوری 2021ء
5	افراز محمد اقیاز ابا علی بھورا کی شادی بسمہ محمد عقار عبدالستار کا پڑیا سے ہوئی	6 جنوری 2021ء
6	محمد حسین محمد انیس عبدالغنی تابانی کی شادی سارہ محمد شاہد عبدالصمد چھوگاڑا سے ہوئی	8 جنوری 2021ء
7	احمد محمد سلیم حاجی سلیمان کیلی کی شادی ہمنا آفتاب احمد دیوان سے ہوئی	8 جنوری 2021ء
8	نعمان الطاف حسین ابا عمر آکھاوالا کی شادی عروج وسیم حسین ایدھی سے ہوئی	8 جنوری 2021ء
9	محمد ابراہیم حاجی انیس حاجی قاسم کسباتی کی شادی اقصیٰ محمد جہانگیر عبداللہ موسانی سے ہوئی	10 جنوری 2021ء
10	محمد یاسین حاجی انیس حاجی قاسم کسباتی کی شادی نفیسہ محمد منف عبدالعزیز ایدھی سے ہوئی	10 جنوری 2021ء
11	محمد حسن محمد یوسف محمد صدیق گنگ کی شادی ثنا محمد اسماعیل موسیٰ جادا سے ہوئی	10 جنوری 2021ء
12	عبدالستار محمد بشیر حاجی عبداللطیف جاگڑا کی شادی مصباح عبدالغنی جعفر موتی سے ہوئی	14 جنوری 2021ء
13	احمد عمران عزیز مختی کی شادی عائشہ یوسف فواد احمد پچھیارا سے ہوئی	15 جنوری 2021ء
14	طلحہ محمد نعمان عبدالغفار موسانی کی شادی عائشہ محمد عامر حاجی محمد یوسف پوپٹ پوترا سے ہوئی	15 جنوری 2021ء
15	فیض احمد فاروق یوسف آدم موسانی کی شادی مروہ محمد جاوید عبدالغفار پولانی سے ہوئی	15 جنوری 2021ء
16	محمد حماد محمد رفیق عبدالستار ایدھی کی شادی دعا محمد اشرف عبدالحبیب راوڈا سے ہوئی	15 جنوری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
17	دانیال محمد سلیم اللہ رکھا پکالی کی شادی توبا محمد ابراہیم عبدالطیف کھاتانی سے ہوئی	21 جنوری 2021ء
18	محمد حسن محمد علی رحمت اللہ بدی کی شادی دعا نعیم محمد شریف جاگڑا سے ہوئی	21 جنوری 2021ء
19	حمزہ محمد یونس حاجی حبیب سودی کی شادی زرمین بانو عمر فاروق عبدالرزاق بھرا سے ہوئی	22 جنوری 2021ء
20	عبدالقادر محمد یعقوب عبدالستار بھوت کی شادی فاطمہ محمد اقبال عبدالستار ناظریا والا سے ہوئی	22 جنوری 2021ء
21	محمد انس احمد اباعلی پاریکھ کی شادی سمہ محمد شبیر عبدالعزیز کاپڑیا سے ہوئی	22 جنوری 2021ء
22	فیضان حاجی محمد موسیٰ عبدالستار فلوری کی شادی ناقیہ نوید عرفان عبدالحنان میسوروالا سے ہوئی	23 جنوری 2021ء
23	زین العابدین محمد اشفاق عبدالستار بالاگام والا کی شادی رابعہ محمد اشرف رحمت اللہ ناوڈیا سے ہوئی	23 جنوری 2021ء
24	محمد یاسین قاسم اباعمر آکھا والا کی شادی عائشہ عثمان غنی محمد اسمٰعیل کھاتانی سے ہوئی	24 جنوری 2021ء
25	انیس محمد رفیق محمد اسماعیل داؤد یوپٹ پوترا کی شادی حرا جاوید اقبال عبداللہ بالاگام والا سے ہوئی	24 جنوری 2021ء
26	عبدالصمد جاوید اقبال عبداللہ بالاگام والا کی شادی رخسانہ محمد اشرف حاجی سلیمان کھاتانی سے ہوئی	24 جنوری 2021ء
27	عثمان محمد جاوید نور محمد کھاتانی کی شادی عائشہ محمد عتیق عبدالستار ریوچا سے ہوئی	27 جنوری 2021ء
28	احمد محمد انیس جان محمد گنگ کی شادی رملا سہیل حاجی عثمان پان والا سے ہوئی	28 جنوری 2021ء
29	محمد انس عبدالقادر عبدالستار درویش کی شادی ماہین حمزہ غلام حسین سوریا سے ہوئی	29 جنوری 2021ء
30	محمد احمد رضا محمد الطاف محمد عمر ادوانی کی شادی اذکا محمد عمران عبدالستار یوپٹ پوترا سے ہوئی	29 جنوری 2021ء
31	محمد سلمان محمد حنیف اباعمر چھنی کی شادی مصباح محمد یونس عبدالستار کھجرا سے ہوئی	29 جنوری 2021ء
32	محمد ولید محمد یوسف محمد صدیق بھنڈا کی شادی رابعہ رفیق حبیب گوڈیل سے ہوئی	29 جنوری 2021ء
33	محمد شہروز عبدالصمد عبدالعزیز مانڈویا کی شادی فاطمہ محمد جنید اباعلی ہوانی سے ہوئی	29 جنوری 2021ء
34	محمد وقاص محمد اشرف عبدالکریم میمنڈ ھا کی شادی ندا نصیر احمد فاروق احمد صدیقی سے ہوئی	30 جنوری 2021ء
35	یاسین محمد سلیم رحمت اللہ گاندھی کی شادی ثمرین محمد شریف محمد صابر چھیپا اندوروالا سے ہوئی	30 جنوری 2021ء
36	حزل اے ظہور عبدالرحمٰن ویکری والا کی شادی افق محمد ابراہیم رہبری دھوان سے ہوئی	31 جنوری 2021ء
37	شاہ رخ محمد عرفان عبدالغفار مدراس والا کی شادی ایمن محمد الیاس محمد قاسم مون سے ہوئی	31 جنوری 2021ء

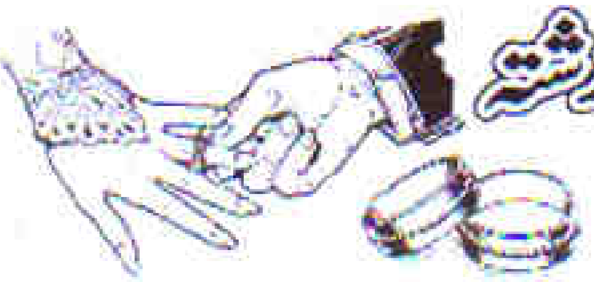

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

جنوری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	علی گل حنیف محمد عبدالعزیز کا رشتہ کائنات محمد نعیم محمد میمن موٹلیا سے طے ہوا	2 جنوری 2021ء
2	محمد طارق محمد یونس عبداللطیف کا رشتہ اریبہ یاسمین قاسم کھاتانی سے طے ہوا	8 جنوری 2021ء
3	محمد اسماعیل عبدالغفار عبدالعزیز لڈو کا رشتہ عریشہ محمد رفیق عبدالستار شیخا سے طے ہوا	25 جنوری 2021ء
4	عبداللہ محمد یوسف حاجی لطیف مدراس والا کا رشتہ صفا محمد اشفاق حاجی قاسم جنگی سے طے ہوا	26 جنوری 2021ء
5	ریمز عبدالمجید حاجی سلیمان کنکری والا کا رشتہ شہزادی نسیمہ محمد یعقوب عبداللطیف سے طے ہوا	27 جنوری 2021ء
6	محمد وقاص محمد اشرف عبدالکریم میمنڈھا کا رشتہ ندا نصیر احمد فاروق احمد صدیقی سے طے ہوا	28 جنوری 2021ء
7	عبدالمجید محمد سلیم محمد عمر سرمہ والا کا رشتہ ماہ نور مریم ارشد محمد عارف سے طے ہوا	30 جنوری 2021ء
8	فرحان الخالف جان محمد ایدھی کا رشتہ مصباح محمد اقبال محمد عمر بوچیا سے طے ہوا	30 جنوری 2021ء

آپ کے تعاون کے بغیر سماج میں غلط رسم ورواج کے خاتمے کے لیے جماعت کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتیں

وہ جو ہم سے بچھڑ گئے

(انتقال پرملال)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

کیم جنوری 2021ء ۔۔۔ 31 جنوری 2021ء　　ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق ترجمہ کر کے شائع کیے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	کیم جنوری 2021ء	فردوس احمد ابراہیم کھانڈی زوجہ لیاقت ابا عمر	60 سال
-2	کیم جنوری 2021ء	ثمرین یعقوب ٹھیمر اوالا زوجہ پرویز آدم ٹھیمر اوالا	45 سال
-3	3 جنوری 2021ء	عیسیٰ خاتون عبداللطیف حاجی کریم صابووالا زوجہ امان اللہ عبدالکریم باردی والا	68 سال
-4	3 جنوری 2021ء	حاجی عبدالغفار حاجی یوسف مختیٰ	79 سال
-5	4 جنوری 2021ء	عبدالستار سلیمان بدی	81 سال
-6	4 جنوری 2021ء	رحیمہ سلیمان کوکن زوجہ ہارون دیوان	80 سال
-7	5 جنوری 2021ء	محمد اشرف حاجی موسیٰ عبدالکریم کھانڈی	66 سال
-8	6 جنوری 2021ء	دولت بانو ابوبکر زوجہ عثمان بز	68 سال
-9	6 جنوری 2021ء	عبدالغنی سلیمان جھنگڑا	71 سال
-10	7 جنوری 2021ء	محمد اقبال عبدالرحمٰن حاجانی	74 سال
-11	7 جنوری 2021ء	رخسانہ عبدالستار ڈوائی زوجہ عبدالستار ٹھیمرا	53 سال
-12	8 جنوری 2021ء	انیسہ عبداللہ کھانڈی زوجہ محمد اقبال چھنا	57 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت /زوجیت	عمر
-13	8 جنوری 2021ء	اقبال احمد نور محمد کوچھن والا	75 سال
-14	9 جنوری 2021ء	فریدہ طاہر محمد ڈنڈیا زوجہ محمد یونس کنڈا	73 سال
-15	9 جنوری 2021ء	ادریس صالح محمد کھاتائی	74 سال
-16	9 جنوری 2021ء	حاجرہ آدم شیخانی زوجہ ابو عمر کسباتی	83 سال
-17	10 جنوری 2021ء	عبدالجبار عبداللطیف سلیمان میاری والا	74 سال
-18	10 جنوری 2021ء	عبدالقادر محمود لطیف موسانی	18 سال
-19	10 جنوری 2021ء	جعفری بائی آدم کھابیا والا زوجہ اقبال کوچھن والا	74 سال
-20	11 جنوری 2021ء	رابعہ بائی آدم دھامیا زوجہ محمد عمر لوبھیا	85 سال
-21	12 جنوری 2021ء	بلقیس بانو رحمت اللہ کھاتائی زوجہ رحمت اللہ حاجی نوڈیا	68 سال
-22	12 جنوری 2021ء	عبدالرزاق سلیمان بھوری	80 سال
-23	12 جنوری 2021ء	زینب داؤد سارن پپری والا زوجہ حاجی احمد کسباتی	87 سال
-24	13 جنوری 2021ء	رابعہ بائی عمر چامڑیا زوجہ سلیمان لہری	85 سال
-25	13 جنوری 2021ء	محمد منیر علی محمد کسباتی	63 سال
-26	14 جنوری 2021ء	محمد سراج عبدالستار بھورا	72 سال
-27	14 جنوری 2021ء	یاسمین عبدالحبیب موٹھیا زوجہ جاوید ایدھی	55 سال
-28	15 جنوری 2021ء	محمد ذکر حبیب عبدالرحمٰن ایدھی	75 سال
-29	15 جنوری 2021ء	عبدالرزاق احمد باوا پاجوڑ والا	72 سال
-30	16 جنوری 2021ء	سارہ بائی اسماعیل بھوری	95 سال
-31	17 جنوری 2021ء	محمد فاروق عبدالستار رکھائی	67 سال
-32	17 جنوری 2021ء	کبریٰ بانو سلیمان کرنول والا زوجہ عباس کوڈوادی	70 سال
-33	18 جنوری 2021ء	اشرف حبیب یوسف سلاٹ	56 سال
-34	19 جنوری 2021ء	عظمیٰ ذکریا عبدالستار بکھائی زوجہ جاوید نیگوڑا	48 سال
-35	19 جنوری 2021ء	حاجی ہارون حاجی رحمت اللہ لوائی	81 سال
-36	20 جنوری 2021ء	رفیق جان محمد کسباتی	81 سال
-37	21 جنوری 2021ء	فیروزہ محمد عمر بلوانی زوجہ ہاشم کھاتیلا والا	72 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-38	21 جنوری 2021ء	عبدالرزاق عبدالکریم ماٹے مٹی	80 سال
-39	22 جنوری 2021ء	محمد احمد محمد عامر پریا	17 سال
-40	23 جنوری 2021ء	زیتون اللہ رکھا سمیگا والا	69 سال
-41	23 جنوری 2021ء	محمد یوسف ابراہیم وکیل	77 سال
-42	23 جنوری 2021ء	فاطمہ اسماعیل احمد تن والا زوجہ قاسم شریف مانڈیا	82 سال
-43	24 جنوری 2021ء	محمد یوسف محمد عبدالغنی تنیا	89 سال
-44	24 جنوری 2021ء	محمد الطاف محمد اسماعیل حبیب موٹا	58 سال
-45	24 جنوری 2021ء	محمد فاروق عبدالستار کاپڑیا	60 سال
-46	25 جنوری 2021ء	حاجی فاروق ابراہیم وکیل	71 سال
-47	25 جنوری 2021ء	عبدالالہ محمد صدیق ٹی ٹی	62 سال
-48	25 جنوری 2021ء	امینہ بائی علی محمد عاربی زوجہ حبیب احمد پاریکھ	82 سال
-49	25 جنوری 2021ء	رضیہ حاجی حبیب موتی زوجہ اعجاز جرم چوری	50 سال
-50	25 جنوری 2021ء	محمد حنیف رحمت اللہ کھانانی	65 سال
-51	26 جنوری 2021ء	فاطمہ عبدالرحمٰن حاجی عثمان کسباتی زوجہ حاجی ہاشم دھارواڑ والا	85 سال
-52	26 جنوری 2021ء	ہارون عبدالکریم آکھ والا	85 سال
-53	26 جنوری 2021ء	احمد حسین بلوانی	68 سال
-54	27 جنوری 2021ء	نسیمہ اے داؤد دھامیا زوجہ ایم ہارون محمد کھانانی	69 سال
-55	28 جنوری 2021ء	زبیدہ حاجی جانی اللہ رکھا جاگڑا زوجہ نور محمد آدم موتی	80 سال
-56	29 جنوری 2021ء	عبدالرزاق ابو عمر کھانانی	80 سال
-57	30 جنوری 2021ء	نجمہ بانو عبدالستار منگرول والا زوجہ عبدالمجید حاجی اسحاق ایل جاگڑا	72 سال
-58	30 جنوری 2021ء	محمد طاہر عبدالعزیز کیسوریا	58 سال
-59	31 جنوری 2021ء	غلام حسین آدم جاگڑا	70 سال
-60	31 جنوری 2021ء	سلمان رفیق لدھا	39 سال

S.No.	Date	Name	Age
43	24-01-2021	Muhammad Yousuf Muhammad Abdul Ghani Katiya	89 years
44	24-01-2021	Muhammad Altaf Muhammad Ismail Habib Mota	58 years
45	24-01-2021	Muhammad Farooq Abdul Sattar Kapadia	60 years
46	25-01-2021	Haji Farooq Ibrahim Vakil	71 years
47	25-01-2021	Abdul Khalid Muhammad Siddiq Nini	82 years
48	25-01-2021	Amina Bai Ali Muhammad Aarbi w/o. Habib Ahmed Parekh	82 years
49	25-01-2021	Razia Haji Habib Moti w/o. Ejaz Bharamchari	50 years
50	25-01-2021	Muhammad Hanif Rehmatullah Khanani	65 years
51	26-01-2021	Fatima Abdul Rehman Haji Usman Kasbati w/o. Haji Hashim Dhanwadwala	85 years
52	26-01-2021	Haroon Abdul Karim Akhawala	85 years
53	26-01-2021	Ahmed Hussain Biiwani	68 years
54	27-01-2021	Nasima Abdul Dawood Dhamia w/o. Muhammad Aba Wali Muhammad Khanani	69 years
55	28-01-2021	Zubeda Hajiani Allah Rakha Jangda w/o. Noor Muhammad Adam Moti	80 years
56	29-01-2021	Abdul Razzak Aba Umer Khanani	80 years
57	30-01-2021	Najma Bano Abdul Sattar Mangrolwala w/o. Abdul Majid Haji Ishaq Abal Jangda	72 years
58	30-01-2021	Muhammad Tahir Abdul Aziz Kesodia	58 years
59	31-01-2021	Ghulam Hussain Adam Jangda	70 years
60	31-01-2021	Salman Rafiq Ladha	39 years

صفائی نصف ایمان ہے

صاف ستھرا ماحول اک نعمت انمول!!

اپنے گھر، گلی، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھیے

☆ کوڑا کرکٹ باہر گلی میں نہ پھینکیں ☆ درختوں اور پودوں کو نقصان نہ پہنچائیں

☆ عمارتی سامان اور ملبہ سرعام نہ ڈالیں ☆ راستے میں گندگی اور غلاظت نہ پھیلائیں

جماعت کی خدمت کا جذبہ۔ اعتماد کا باہمی رشتہ

S.No	Date	Name	Age
16	09-01-2021	Hajra Adam Shekhani w/o. Aba Umer Kasbati	83 years
17	10-01-2021	Abdul Jabbar Abdul Latif Suleman Mayariwala	74 years
18	10-01-2021	Abdul Qadir Mehmood Latif Moosani	18 years
19	10-01-2021	Jafri Bai Adam Khamblawala w/o. Iqbal Cochinwala	74 years
20	11-01-2021	Rabia Bai Adam Dhamia w/o. Muhammad Umer Lobhia	85 years
21	12-01-2021	Bilquis Bano Rehmatullah Khanani w/o. Rehmatullah H. Navadia	68 years
22	12-01-2021	Abdul Razzak Suleman Bhuri	80 years
23	12-01-2021	Zainab Dawood Saranpipriwala w/o. Haji Ahmed Kasbati	87 years
24	13-01-2021	Rabia Bai Umer Chamdiawala w/o. Suleman Lehri	85 years
25	13-01-2021	Muhammad Munir Ali Muhammad Kasbati	63 years
26	14-01-2021	Muhammad Siraj Abdul Sattar Bhura	72 years
27	14-01-2021	Yasmin Abdul Habib Motiya w/o. Jawed Edhi	55 years
28	15-01-2021	Muhammad Ziker Habib Abdul Rehman Adhi	75 years
29	15-01-2021	Abdul Razzak Ahmed Bawa Pajodwala	72 years
30	16-01-2021	Sara Bai Ismail Bhuri	95 years
31	17-01-2021	Muhammad Farooq Abdul Sattar Bakhai	67 years
32	17-01-2021	Kubra Bano Suleman Karnolwala w/o. Abbas Kodvavi	70 years
33	18-01-2021	Ashraf Habib Yousuf Silat	56 years
34	19-01-2021	Uzma Zikaria Abdul Sattar Bakhai w/o. Jawed Bijuda	48 years
35	19-01-2021	Haji Haroon Haji Rehmatullah Lawai	81 years
36	20-01-2021	Rafiq Jan Muhammad Kasbati	81 years
37	21-01-2021	Feroza Muhammad Umer Bilwani w/o. Hashim Khamblawala	72 years
38	21-01-2021	Abdul Razzak Abdul Karim Maimini	80 years
39	22-01-2021	Muhammad Ahmed Muhammad Aamir Beria	17 years
40	23-01-2021	Zaitoon Allah Rakha Samegawala	69 years
41	23-01-2021	Muhammad Yousuf Ibrahim Vakil	77 years
42	23-01-2021	Fatima Ismail Ahmed Tinwala w/o. Kasim Sharif Rabadia	82 years

1st January to 31st January 2021

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-01-2021	Firdous Ahmed Ibrahim Khanani w/o. Liaquat Aba Umer	60 years
2	01-01-2021	Samrin Yakoob Bagasrawala w/o. Pervez Adam Bagasrawala	45 years
3	03-01-2021	Anisa Khatoon Abdul Latif Haji Karim Sabuwala w/o. Amanullah Abdul Karim Billariwala	68 years
4	03-01-2021	Haji Abdul Ghaffar Haji Yousuf Mehanti	79 years
5	04-01-2021	Abdul Sattar Suleman Badi	81 years
6	04-01-2021	Rahima Suleman Gogan w/o. Haroon Diwan	80 years
7	05-01-2021	Muhammad Ashraf Haji Moosa Abdul Karim Khanani	66 years
8	06-01-2021	Dolat Bano AbuBaker W/o. Usman Nara	68 years
9	06-01-2021	Abdul Ghani Suleman Bhangda	71 years
10	07-01-2021	Muhammad Iqbal Abdul Rehman Khanani	74 years
11	07-01-2021	Rukhsana Abdul Sattar Advani w/o. Abdul Sattar Bagasra	53 years
12	08-01-2021	Anisa Abdullah Khanani w/o. Muhammad Iqbal Chikna	57 years
13	08-01-2021	Iqbal Ahmed Noor Muhammad Cochinwala	75 years
14	09-01-2021	Farida Tahir Muhammad Dandia w/o. Muhammad Younus Kanda	73 years
15	09-01-2021	Idrees Saleh Muhammad Khanani	74 years

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

JANUARY 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆—Ali Gul Hanif Muhammad Abdul Aziz with Kainat Muhammad Naeem Muhammad Memon Motliya	02-01-2021
2	☆—Muhammad Tariq Muhammad Younus Abdul Latif with Areeba Yaseen Qasim Khanani	08-01-2021
3	☆—Muhammad Ismail Abdul Ghaffar Abdul Aziz Laddu with Areesha Muhammad Rafiq Abdul Sattar Sheikha	25-01-2021
4	☆—Abdullah Muhammad Yousuf Haji Latif Madraswala with Safa Muhammad Ashfaq Haji Qasim Butki	26-01-2021
5	☆—Rameez Abdul Majeed Haji Suleman Cutleriwala with Shahzadi Nasima Muhammad Yaqoob Abdul Latif	27-01-2021
6	☆—Muhammad Waqas Muhammad Ashraf Abdul Karim Mendha with Nida Naseer Ahmed Farooq Ahmed Siddiqui	28-01-2021
7	☆—Abdul Majeed Muhammad Saleem Muhammad Umer Surmawala with Mahnoor Marium Arshad Muhammad Arif	30-01-2021
8	☆—Farhan Altaf Jan Muhammad Adhi with Misbah Muhammad Iqbal Muhammad Umer Bochia	30-01-2021

S.NO	NAMES	DATE
34	☆—Muhammad Waqas Muhammad Ashraf Abdul Karim Mendha with Nida Naseer Ahmed Farooq Ahmed Siddiqui	30-01-2021
35	☆—Yaseen Muhammad Saleem Rehmatullah Gandhi with Samreen Muhammad Sharif Muhammad Sabir Chipa Indorewala	30-01-2021
36	☆—Muzzamil Abdul Zahoor Abdul Rehman Vakriwala with Uffaq Muhammad Ibrahim Rebari Dhuvav	31-01-2021
37	☆—Shahrukh Muhammad Irfan Abdul Ghaffar Madraswala with Aiman Muhammad Ilyas Muhammad Qasim Moon	31-01-2021

اپنی روزمرہ زندگی کے لئے پانی کی اہمیت کو سمجھیں
پانی کو احتیاط سے استعمال کرنا ہم سب کا فریضہ ہے
اس کا ضیاع ایک مسئلہ ہے

پانی بھی کیا ہے، ایک گھونٹ میسر نہ ہو تو انسان جان سے چلا جاتا ہے اور اگر یہی پانی سیلابی ریلے کی صورت میں آئے تو سینکڑوں انسانوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ پانی قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔

یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس کا استعمال کیسے کرے۔ پانی کو پینے کے قابل کیسے بنائے اور روزمرہ کے دیگر کاموں میں کیسے استعمال کرے۔ پانی کی کمی اس وقت صرف ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی دیگر ممالک میں بھی بحرانی کیفیت کا باعث بنی ہوئی ہے۔

انسانوں میں پانی کی کمی کے احساس کو اجاگر کرنے کے لیے ہر سال 22 مارچ کو پوری دنیا میں "عالمی یوم آب" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ نے پہلی مرتبہ 1993ء میں 22 مارچ کے دن کو عالمی یوم آب قرار دیتے ہوئے اسے ہر سال منانے کا اعلان کیا تھا۔

S.NO	NAMES	DATE
22	☆—Faizan Haji Muhammad Moosa Abdul Sattar Fuloori with Naqiya Naveed Irfan Abdul Hanan Mysorewala	23-01-2021
23	☆—Zain-ul-Abdeen Muhammad Ashfaq Abdul Sattar Balagamwala with Rabiya Muhammad Ashraf Rehmatullah Navadia	23-01-2021
24	☆—Muhammad Yasin Qasim Aba Umer Akhawala with Aisha Usman Ghani Muhammad Ismail Khanani	24-01-2021
25	☆—Anees Muhammad Rafiq Muhammad Ismail Dawood Popatpotra with Hira Jawed Iqbal Abdullah Balagamwala	24-01-2021
26	☆—Abdul Samad Jawed Iqbal Abdullah Balagamwala with Rukhsana Muhammad Ashraf Haji Suleman Khanani	24-01-2021
27	☆—Usman Muhammad Jawed Noor Muhammad Khanani with Ayesha M. Atique A. Sattar Bhocha	27-01-2021
28	☆—Ahmed Muhammad Anees Jan Muhammad Gung with Ramla Sohail Haji Usman Panwala	28-01-2021
29	☆—Muhammad Anas Abdul Qadir Abdul Sattar Durvesh with Mahin Hamza Ghulam Hussain Suriya	29-01-2021
30	☆—Muhammad Ahmed Raza Muhammad Altaf Muhammad Umer Advani with Azka Muhammad Imran Abdul Sattar Popatpotra	29-01-2021
31	☆—Muhammad Salman Muhammad Hanif Aba Umer Chatni with Misbah Muhammad Younus Abdul Sattar Kachra	29-01-2021
32	☆—Muhammad Waleed Muhammad Yousuf Muhammad Siddiq Bhatda with Rabia Rafiq Habib Godil	29-01-2021
33	☆—Muhammad Shehroz Abdul Samad A. Aziz Mandvia with Fatima Muhammad Junaid Aba Ali Bilwani	29-01-2021

S.NO	NAMES	DATE
10	☆—Muhammad Yaseen Haji Anees Haji Qasim Kasbati with Nafisa Muhammad Munaf Abdul Aziz Adhi	10-01-2021
11	☆—Muhammad Hunain Muhammad Yousuf Muhammad Siddiq Gung with Shumama Muhammad Ismail Moosa Jada	10-01-2021
12	☆—Abdul Hannan Muhammad Bashir Haji Abdul Latif Jangda with Misbah Abdul Ghani Jaffer Moti	14-01-2021
13	☆—Ahmed Imran Aziz Mahenti with Ayesha Fawad Yousuf Ahmed Machiyara	15-01-2021
14	☆—Talha Muhammad Noman Abdul Ghaffar Moosani with Ayesha Muhammad Amir Haji Muhammad Yousuf Popatpotra	15-01-2021
15	☆—Faiz Ahmed Farooq Yousuf Adam Moosani with Arwah Muhammed Jawed Abdul Ghaffar Polani	15-01-2021
16	☆—Muhammad Hammad Muhammad Rafique Abdul Sattar Adhi with Dua Muhammad Ashraf Abdul Habib Rawda	15-01-2021
17	☆—Danyal Muhammad Saleem Allah Rakha Bakali with Tooba Muhammad Ibrahim Abdul Latif Khanani	21-01-2021
18	☆—Muhammad Hassan Muhammad Ali Rehmatullah Badi with Dua Naeem Muhammad Sharif Jangda	21-01-2021
19	☆—Hamza Muhammad Younus Haji Habib Modi with Narmeen Bano Umer Farooq Abdul Razzak Behra	22-01-2021
20	☆—Abdul Qadir Muhammad Yaqoob Abdul Sattar Bhoot with Fatima Muhammad Iqbal Abdul Sattar Nanadiawala	22-01-2021
21	☆—Muhammad Anus Ahmed Aba Ali Parekh with Bisma Muhammad Shabbir A. Aziz Kapadia	22-01-2021

Wedding

JANUARY 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆ Sufiyan Muhammad Siddiq Abdul Sattar Ajakia with Habiba Imran Ahmed Muhammad Jaffer Shiwani	01-01-2021
2	☆ Saad Muhammad Shafi Hashim Durvesh with Marium Rukhsar Muhammad Hanif Abdul Sattar Bilwani	01-01-2021
3	☆ Muhammad Areeb Muhammad Ali Abdul Ghaffar Mahenti with Sana Sohail Saleh Ebrahim Mayet	01-01-2021
4	☆ Ghulam Fareed Muhammad Yousuf Habib Gheria with Mehwish Saleem Mehboob Khan Yousuf Zai	01-01-2021
5	☆ Afraz Muhammad Imtiaz Aba Ali Bhura with Bisma Muhammad Mukhtar Abdul Sattar Kapadia	06-01-2021
6	☆ Muhammad Hussain Muhammad Anis Abdul Ghani Tabani with Saru Muhammad Shahid Abdul Samad Chogada	08-01-2021
7	☆ Ahmad Muhammad Saleem Haji Suleman Gheli with Hamna Aftab Ahmed Diwan	08-01-2021
8	☆ Noman Altaf Hussain Aba Umer Akhawala with Urooj Waseem Hussain Adhi	08-01-2021
9	☆ Muhammad Ibrahim Haji Anees Haji Qasim Kasbati with Aqsa Muhammad Jahangir Abdullah Moosani	10-01-2021

S.NO	NAMES	DATE
48	☆.....Rizwan Abdul Majeed Muhammad Hussain Balagamwala with Areeba Muhammad Iqbal Habib Tabani	29-01-2021
49	☆.....Usman Muhammad Saleem Usman Sheikha with Zainab Abdul Samad Muhammad Siddiq Sheikha	30-01-2021
50	☆.....Muhammad Faisal Muhammad Aslam Abdul Ghani Makrani with Zainab Muhammad Bashir Qadri Abdul Ghani Kasia	05-01-2021
51	☆.....Hunain Muhammad Yousuf Muhammad Sharif Akhawala with Javeria Muhammad Yasin Muhammad Ismail	11-01-2021
52	☆.....Shazaib Muhammad Ali Abdul Sattar with Safia Muhammad Nasir Muhammad Qasim Khanani	28-01-2021
53	☆.....Tabish Yaseen Rehmatullah Gandhi with Rabia Muhammad Altaf Muhammad Sharif Popatpotra	08-01-2021

Printed at: **Muhammed Ali — City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. **PH : 32438437**
Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net Email:donate@bmjr.net

S.NO	NAMES	DATE
35	☆...Muhammad Ahmed Muhammad Farooq Haji Moosa Dharawadwala with Areeba Shahzad Amanullah Khanani	22-01-2021
36	☆...Usama Muhammad Irfan Muhammad Siddiq Gung with Almas Imtiaz Hussain Muhammad Ali Khani	22-01-2021
37	☆...Muhammad Usman Altaf Haji Hussain Varind with Rukiya Shoukat Ali Abdul Aziz Dojki	23-01-2021
38	☆...Muhammad Suleman Muhammad Shoaib Abdul Ghaffar Sheikha with Eemaan Muhammad Irfan Usman Kothari	25-01-2021
39	☆...Ahmed Amanullah Abdul Latif Gogan with Dua Jawed Haji Aba Ali Jangda	25-01-2021
40	☆...Husnain Muhammad Yaqoob Haji Aba Ali Jangda with Hafiza Areesha Muhammad Khurram Muhammad Yousuf Jangda	26-01-2021
41	☆...Muhammad Sadiq Muhammad Munaf Muhammad Siddiq Polani with Zainab Aamir Abdul Hamid Adaya	27-01-2021
42	☆...Muhammad Adnan Muhammad Iqbal Ahmed Kabla with Anum Muhammad Hanif Jan Muhammad Bilwani	27-01-2021
43	☆...Hamza Ashfaq Kassim Jangda with Ateeq Jawed Ahmed Ismail Saranpipriwala	28-01-2021
44	☆...Hamza Muhammad Yaseen Younus Hussain Doctor with Sarah Abdul Samad Abdul Razzak Dandia	28-01-2021
45	☆...Muhammad Ali Aftab Abdul Aziz Kesodia with Misbah Abdul Samad Abdul Razzak Dandia	28-01-2021
46	☆...Danial Anis Muhammad Muhammad Younus Gogan with Suhana Abu Talib Abdul Sattar Jangda	29-01-2021
47	☆...Muhammad Haris Muhammad Imran Rehmatullah Nautankia with Rumaisa Farhan Muhammad Farooq Kothari	29-01-2021

S.NO	NAMES	DATE
23	☆—Anus Abdul Aziz Muhammad Siddiq Akhawala with Ramsha Owais Habib Sorathia	14-01-2021
24	☆—Muhammad Ibrahim Abdul Munaf Ali Muhammad Jangda with Falak Ismail Yousuf Bhatda	15-01-2021
25	☆—Muhammad Ibrahim Kashif Muhammad Siddiq Surmawala with Zarmin Ramzan Ali Abdul Ghani Rehmatullah Adhi	15-01-2021
26	☆—Muhammad Shehzad Muhammad Nasir Adam Tayub Kasbati with Ayesha Muhammad Younus Abdul Rehman Thaniyanawala	16-01-2021
27	☆—Muhammad Ayaan Muhammad Altaf Muhammad Younus Rawda with Areej Muhammad Ali Abdul Razzak Durvesh	18-01-2021
28	☆—Muhammad Usman Muhammad Wasim Muhammad Younus Khanani with Ayesha Aamir Muhammad Zikar Jangda	19-01-2021
29	☆—Tayyab Ahmed Allauddin Haroon Sheikha with Ruqiya Abdul Samad Muhammad Amin Machiyara	19-01-2021
30	☆—Abdul Haseeb Muhammad Hanif Muhammad Ishaq with Sidra Muhammad Ismail Moosa Ismail Bijuda	19-01-2021
31	☆—Muhammad Zeeshan Muhammad Taufiq Muhammad Siddiq Bhatda with Iqra Muhammad Rafiq Habib Moosani	20-01-2021
32	☆—Ali Muhammad Inayat Hussain Muhammad Yousuf Rathore with Khairunissa Muhammad Rizwan Abdul Sattar Mandvia	20-01-2021
33	☆—Muhammad Bilal Muhammad Zaheer Qasim Dojki with Hafsa Muhammad Taufiq Abdullah Kaliya	20-01-2021
34	☆—Tanzeel Ameen Rehmatullah Moti with Tooba Faraz Ghulam Hussain Dandia	22-01-2021

S.NO	NAMES	DATE
10	☆ Muhammad Hashim Muhammad Amin Abdul Sattar Khanani with Amna Muhammad Aslam Muhammad Hashim Advani	07-01-2021
11	☆ Arsal Muhammad Anis Muhammad Younus Gogan with Maryam Muhammad Irfan Ghulam Muhammad Adhi	07-01-2021
12	☆ Mujtaba Asif Amanullah Gadhwanwala with Marium Sadiq Abdul Razzak Gogan	04-01-2021
13	☆ Muhammad M. Rafiq Abdul Sattar Moosani with Mariya Peer Muhammad Siddiq Lobhia	08-01-2021
14	☆ Hassan Abdullah Abdul Ghaffar Kanpurwala with Maham Muhammad Shabbir Jan Muhammad Balagamwala	08-01-2021
15	☆ Amir Abdul Razzak Muhammad Diwan with Zulekha Imtiaz Ahmed Wali Muhammad Rabdia	09-01-2021
16	☆ Salman Aba Qasim Haji Abdul Karim Adhi with Hajra Imran Abdul Razzak Khanani	11-01-2021
17	☆ Muhammad Ibad Muhammad Sohail Abdul Aziz Khanani with Maheen Muhammad Sohail Abdul Sattar Silat	11-01-2021
18	☆ Muhammad Ahmed Muhammad Ismail Abdul Ghani Dharawadwala with Misbah Muhammad Ismail Muhammad Siddiq Akhawala	12-01-2021
19	☆ Muhammad Ahmed Raza Muhammad Altaf Muhammad Umer Advani with Azka Muhammad Imran Abdul Sattar Popatpotra	12-01-2021
20	☆ Muhammad Saddam Muhammad Shareef Saleh Muhammad Khanani with Mariyam Muhammad Faisal Abdul Rahim Motiwala	12-01-2021
21	☆ Muhammad Bilal Habib Muhammad Rehan Haji Habib Sherdiwala with Maria Noman Muhammad Younus Lawai	12-01-2021
22	☆ Muhammad Muneeb M. Munaf Yousuf Moosani with Sara Irfan Yousuf Cutleriwala	14-01-2021

Engagement

JANUARY 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Ateeq Muhammad Amin Abdul Aziz Polani with Umme Hafsa Muhammad Sohail Muhammad Zakaria Abdani	04-01-2021
2	☆.....Muhammad Anas Muhammad Ashfaq Muhammad Abdullah Dandia with Ayesha Shakoor AbuTalib Rafiq Balagamwala	04-01-2021
3	☆.....Mujtaba Asif Amanullah Gadhwanwala with Marium Sadiq Abdul Razzak Gogan	04-01-2021
4	☆.....Asadullah Sikandar Haji Qasim Dharawadwala with Mehak Muhammad Zubair Ahmed Temla	05-01-2021
5	☆.....Abdul Qadir Abdul Razzak Muhammad Siddiq Khadeli with Marium Asif Habib Muhammad Kodvavwala	06-01-2021
6	☆.....Abdul Rehman Muhammad Yousuf Abdul Aziz Polani with Aqsa Muhammad Farooq Abdul Sattar Patel	06-01-2021
7	☆.....Bilal Ahmed Ajaz Ahmed Haji Younus Mesia with Najma Fatima Mohsin Ali Haji Younus Kasbati	06-01-2021
8	☆.....Shehzad Ghulam Dastagir Haji Aziz Kaya with Sara Kamran Muhammad Iqbal Machiara	07-01-2021
9	☆.....Usama Ali Raza Muhammad Rafiq Jan Muhammad Jangda with Neha Muhammad Siddiq Aba Qasim Mendha	07-01-2021

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Honorary Editor:
Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia

Published by:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

Febuary 2021 Rajab 1442 Hijri - Year 66 - Issue 02 - Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

ઉમર જેતપુરી (મરહુમ)

ઉજ્જડ મારા બાગમાં પુષ્પ નવાં ખિલાવ તું !
દયા કરી સહનમાં મુજ રાહમાં ઝગમગાવ તું !

વેદના સૌ વાળેલ દોરી હવે પીગળાવ તું !
જાહોજલાલીને ફરીને અમારી અપાવ તું !

સૂના અમારા વિશ્વના ગુંજનોને ગુંજાવ તું !
ઊજડેલી અમારી આલમ ફરીને બનાવ તું !

આથડતી અમારી નૌકાને તો લાંગરાવ તું !
ખરતાં અમારી આંખથી આંસુડાંને લુછાવ તું !

પાઠ નવા કૈં સત્યના અમને હવે પઢાવ તું !
મઝહબના કૈં રંગે અમને હવે રંગાવ તું !

પંથ અમારા અવળાયા વિશ્વમાં કોતરજ: તું !
સત્ય ખમીરથી જગતમાં અમારા જિવાવ તું !

અમમાં રહેલ કોતાહીઓ બધી યે જલાવ તું !
સત્યના પંથ પર અમારા પગોને જમાવ તું !

ઉચ્ચ બધી યે ભાવનાઓ અમમાં વણાવ તું !
ઉત્તમ શાન કંઈ અમારી જગમાં ગણાવ તું !

કંઈ રાહે જોઈ દૂર પર્યંત 'ઉમર' સ્થપાવ તું !
એવાં નયન અનન્ય, એના હવે ઉઘડાવ તું !

ના'તે રસૂલે મકબૂલ (સ.અ.વ.)

સવદીન જેતપુરી (મરહુમ)

ખુદા તું આપી દે થોડી ખુશી મદીનાની
અહિં હું તડપું છું જોવા ગલી મદીનાની

નબીના સદકામાં આ રબ મને તું આપી દે,
હદય ચમનને ખિલવવા કળી મદીનાની

જીવનના અમારી દિવસ વીતાવવા માટે,
જગા હું માગું છું થોડી ઘણી મદીનાની

નયનમાં ગુંબદે ખિઝરાને બસ મઢી લેવા,
નિહાળવી છે મને ચાંદની મદીનાની

રસૂલે પાકના નકશે કદમ છે જ્યાં અંકિત,
ચાહું છું ચૂમવા એ હર ગલી મદીનાની

ખુદાની રહેમતો વરસે છે રાત ને દિવસ,
નૂરાની કેવી હશે રોશની મદીનાની

સુકુને કલ્બના માટે આ વિશ્વમાં 'સવદીન'
હંમેશા ગાતા રહો રાગણી મદીનાની

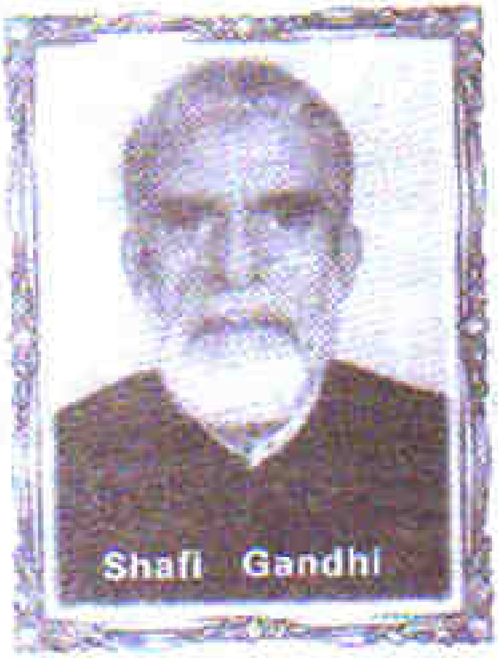

"સુખ-દુઃખમાં સાથ દેવાનું ભુલી ગયા છીએ...."

સંકલન: મોહંમદ શફી ગાંધી

ઝિંદગીમાં જાત જાતના ભાત ભાતના પંચરંગી માણસોથી વાસ્તો પડે છે. ઈન્સાનને જે કાંઈ બોલવું હોય તે વિચારીને, સમજીને બોલવું જોઈએ. બોલવા પહેલાં દસ વખત વિચારો, મુખથી નીકળેલા શબ્દો પાછા લઈ શકાતા નથી. જેમ કમાનમાંથી તીર નીકળી નિશાન પર લાગે છે, રોકાઈને પાછું આવી શકતું નથી. આપણે કોઈને સમજવાની કોશિશ કરતા નથી અથવા સમજતા હોવા છતાં ધ્યાન દેતા નથી. સારા અને નરસાની આપણને સમજ નથી. આપણા દિલમાં સાચી મોહબ્બત નથી. નિર્મળ હૃદય નથી.

સગા સંબંધીઓમાં દિલી મોહબ્બત નથી. દરેક કામમાં દરેક વખતે મતલબ-સ્વાર્થનો ભાસ થાય છે. રિશ્તો, નાતો, સંબંધો મેળ મિલાપ અને ભાવનામાં ફરક પડી ગયો છે. અથવા ઝાંખો પડી ગયો છે. મંદ પડી ગયો છે.

ઈન્સાનીયત, માનવતા, પ્રેમ, લગન જેવું કાંઈ નથી. સુખ-દુઃખમાં સાથ દેવાનું ભૂલી ગયા છીએ. દિલી નાતો તૂટવાનો એ રીતે સંભવ થઈ ગયો છે. વખત જતા પ્રેમ, મોહબ્બત, મિલાપ જેવી કોઈ ચીજોમાંથી થઈ જશે અને મતલબ જરૂરત અને સ્વાર્થ સંપૂર્ણ રીતે દેખાવા લાગશે. કહેવામાં આવે છે કે દુનિયા બદલાઈ છે, પરંતુ દુનિયા હંમેશાની જેમની તેમ છે. દુનિયામાં વસવાવાળા ઈન્સાનો પોતે બદલાઈ ગયા છે. માણસાઈ બદલાઈ ગઈ છે. તેમના ચહેરા બદલાઈ ગયા છે. નજરોમાં ફરક આવી ગયો છે. વિચારો અને આત્મા બદલાઈ ગયા છે. ઈન્સાનીયત બદલાઈ ગઈ છે. વાત વાતમાં મતલબ, ધોકો, ફરેબ છે.

કુદરતી રીતે ઈન્સાનમાં નેકી અને બદી એમ બે ખાસિયતો હોય છે, બદી શેતાનની ઉશ્કેરણીથી થાય છે. શેતાની પણા પર કાબુ મેળવવો જોઈએ. અંતરને સંભાળવું જોઈએ. કોઈ નેક મકસદ, હેતુને સામે રાખીને મક્કમતાથી અમલ કરવામાં આવે તો જરૂર કામયાબી થાય છે. નેકી તરફ ધ્યાન દેવું, કોઈની ભલાઈમાં ખુશ રહેવું, કોઈની ખુશીમાં ઊર્મિઓ ભરવી અને હમદર્દીથી વર્તાવ કરવો જોઈએ. થોડીક નેકીથી ઈન્સાનના સખત દિલને મીણ જેવું નરમ બનાવી શકાય છે. સચ્ચાઈ, ભલાઈ, ભાઈબંધ અને નિર્મળ હૃદયથી દિલ જીતી શકાય છે.

"ઉઠો હવે સ્હવાર થી: ઉઠો હવે સ્હવાર થી"

ઉઠો હવે સ્વારથી,
ઉઠો હવે સ્વારથી.
અઝાન થી પુકાર થી, હી રોશની છે ધારથી
રોશો હી [illegible], બખ્ત રોશો [illegible].
સુણે નથી પુકારથી.
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

અય કોમના જવાન ઉઠ, અય કોમના નિશાન ઉઠ.
[illegible] શાન ઉઠ, [illegible] તોફાન શાન ઉઠ.
અય કોમના મહારથી.
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

તું શાન બન જમાલ બન, તું કોમનો જમાલ બન,
તું કોમનો મશાલ બન, તું રાહનો મશાલ બન,
ચમન છે તું બહારથી,
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

અલગ અલગ જમાવતું, અલગ અલગ વસાવતું
કરે તે કોમી તાકતું, હું છિન્નભિન્ન થાતું.
સમજ ને હોશિયારથી.
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

અય કોમના અમીર જાગ, અય કોરવા ના મીર જાગ.
અય કોમના અમીર જાગ, અય કોમના ઝમીર જાગ.
વખતને ના [illegible]થી.
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

તું કોમનો [illegible] ગીન, [illegible] વખાર ગીન,
તું કોમનો [illegible] ગીન, વખત એ [illegible] ગીન,
ન તક મીને પવારથી.
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

તો કે [illegible] ને વાસતો, [illegible] ને વાસતો,
[illegible] ને વાસતો, [illegible] ને વાસતો,
ના ફેર મુંઢ [illegible]થી
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

(આ ગીત કોમને સમર્પિત)

★

"તન્વીર" વાસાવડી.

★

રાગ :
(બચ્ચો તો અબ જવાન હું)

★

[illegible] જરા મિજાજ કર, નજર કે તું ઈલાજ કર,
ખતમ બુરા રિવાજ કર, ન શક્તિનું હરાજ કર,
અય [illegible] નિભાવતી,
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

તું શાનદાર કોમ બન, તું જાનદાર કોમ બન,
તું આનદાર કોમ બન, તું ઈમાનદાર કોમ બન,
અય કોમ હોંશિયાર થી.
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

થી શીરત નો પયામ બર, અમલ એ ઈન્તેઝામ કર.
પમરા નવો નિઝામ કર, [illegible] મુકામ કર.
વખત ને હોંશિયાર થી,
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

[illegible] તણાં, હવે [illegible] ન દીન છતાં.
[illegible] મુજા કિધાં, ને પાં [illegible] કિધાં.
પીશા ઝમી તે ભારથી,
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે...

• • • •

"તન્વીર" [illegible] કહું, હરેક [illegible] કરે.
હવે તો [illegible] કરું, ને પાં તે પાં [illegible] કરે.
ર [illegible] હવે તો વાર થી,
ઉઠો હવે સ્વારથી....ઉઠો હવે

ખારી ચાહ

'નવાબ' માણાવદરી (મર્હુમ)

કલ્પના પણ દૂર ભાગે છે ને દેખાતી નથી !
ચાહ જો ગરમાગરમ બેગમ મને પાતી નથી

મિત્ર જે નાદાન છે નાદાન એ રહેશે સદા !
કૂતરાની પૂછડી સીધી કદી થાતી નથી !

બાયડી બોલે છે ઉર્દૂ, બેટો અંગ્રેજી મહીં
ઘર મહીં ગુજરાતીના ગુજરાતી બોલાતી નથી

પાનખર આવી ગઈ છે પાનના ખાનાર પર
હોઠ પર એના બહારો આજ દેખાતી નથી

ચાહ ખારી પીવા મળશે શ્રીમતી બોલ્યા મને
ખાંડ મોંઘી થૈ ગઈ છે હાથ પોસાતી નથી

તોલ ઓછું, ભાવ ઊંચા, માલ પણ નકલી મળે
મુજને તો ઈમાનદારી ક્યાંય દેખાતી નથી

એની ચિંતામાં પડી ગૈ ટાલ માથા પર "નવાબ"
હાથ લક્ષ્મીની છતાં પધરામણી થાતી નથી

'કોન ગુજરાતી'

તા. ૭-૨-૧૯૭૩ના સૌજન્યથી

ભુલી જાવ હવે બધી રંજીશો કૌમી ભલાંઈમાં

અબ્દુલ રઝ્ઝાક રૂબી

મનાવી લો મનાવી લો, થોડું નમતું જોખીને
મનાવી લો મનાવી લો, ભૂલોની માફી માંગીને
મનાવી લો, મનાવી લો, કાટાના વીર બહાદુરોને

તૂટી પડવા તૈયાર મેદાને જંગમાં અલ્લાહના મુજાહિદો
કોશિષ કદી કરો નહિ, પૂરવા બંધ ગલીમાં શેરોને
ધ્યાનમાં લો ધ્યાનમાં લો, કાટાના વીર બહાદુરોને

કરી ઘણી બધી ભૂલો ને અવગણનાઓ ભૂતકાળમાં
ભૂલી જાવ હવે બધી રંજીશો, કૌમી ભલાઈમાં
કહી દો કહી દો, કાટાના વીર બહાદુરોને

નથી ઈચ્છતાં સોંપવા ખંડેરો અમારા વારસોને
બનાવો સર્વત્ર વાદો, કરી ઊભા મિનારે પાકિસ્તાન
સંભળાવી દો સંભળાવી દો, કાટાના વીર બહાદુરોને

દૂર બેઠો દુશ્મન દેખી ન શકે, પાકિસ્તાનની ખુશહાલી
કાળી મધ રાતે શકરો ટાપી બેઠો ખીજડાની ડાળે
ચેતાવી દો ચેતાવી દો, કાટાના વીર બહાદુરોને

ઊગશે નવો સૂરજ 'ભા-રઝ્ઝાક' નવી રોશનીમાં
ગાશે ગીતો ચોમેર સદા લોકો તમારી શુરવીરતાના
સમજાવી દો સમજાવી લો, કાટાના વીર બહાદુરોને

જમાતની પ્રવૃત્તિઓ માટે 'મેમણ સમાજ' માસિકનું વાંચન કરો

મેમણી કહેવતો

સંશોધન અને સંકલન: ખત્રી ઈસ્મતઅલી પટેલ

મેમણ, કચ્છી તેમજ અન્ય ગુજરાતી બિરાદરીઓને સામાજીક અને સામુહિક રીતે પરસ્પર જોડતી ગુજરાતી સંસ્કૃતિના જાહેર જીવનના પ્રવાહો, બનાવો, આઘાતો, અનુભવોમાંથી ઉદભવેલી કહેવતો, કેટલી સચોટ, સંપૂર્ણ અર્થકારક તેમજ સંભવિત બનાવ પર બંધબેસતી આપણા બહુજ ઓછુ ભણેલા વડીલો/બુઝુર્ગોએ સર્જીને આપણને અર્પી ગયા. એમાંની અમુક મેમણી ભાષામાં આપના કરકમળમાં પ્રસ્તુત છે:

ઉતાવળો આમા ના પકન

જરૂરત કરતાં ઓછા સમયમાં કામ પાર પાડવાની ઉતાવળીયા કોશિષો કરવાથી કામમાં નાકામી સાંપડતા આ કહેવત બોલવામાં આવે છે.

કનામેં થાલ થીની

કોઈ પણ દર્દ માટે અકસીર ઈલાજ સૂચવતી વેળા એ ઔષધની ઉપયોગીતાનું મહત્વ વધારવા બોલાય છે.

કીડીકે પખ આવ્યા

પોતાની હેસીયતથી ઉપરવટ જઈ બીજાઓ સામે બણગાં ફૂંકનાર માટે કહેવાય છે.

કાજીકે વાજે શહેરજી ફીકર

દરેકની વાતમાં માથું મારી બીજાઓને પોતાના સૂચનો સમેત સંભળાવનારને કહે છે.

કોથળેમાંથી બીલાડો કઢનું

કોઈ મોટા કામનું અણધાર્યું બદુક પરિણામ બહાર આવતાં એને લોકો આ ઉપમા આપે છે.

કુંભારજો ગુસ્સો ગધેકે મથે

કુંભારનો એની ઘેરી સાથે ઝગડો થયો હોય તો એ એના ગધેડા પર એનો ગુસ્સો ઉતારશે. ઉપરી અધિકારી ઓફિસમાં હાથ નીચેના માણસને ધમકાવે તો એ એના હાથ નીચેના નોકરને વગર વાંકે બૂરું-ભલું કહે, તેવા સંજોગો માટે આ કહેવતનો ઉપયોગ થાય છે.

કન કપી અચનું

કોઈ ધારણાં કરતાં પણ વધારે સારું કામ કરી દેખાડે, એની તારીફ માટે આ બોલાય છે.

કરે ક્રાક, ને ભરે કોક

કોઈ એક જણનો દોષ, બીજા કોઈના માથે પડતો હોય અને એ બીજો ભોગવતો હોય ત્યારે આ કહેવતનો ઉપયોગ થાય છે.

કછમેં છોકરો ને ગામમેં ગધેડો

પોતાના કબ્જામાં હોવા છતાં, બીજે ઠેકાણે શોધખોળ કરવી, બલ્કે ગામ આખાને માથે ઉપાડી લેવું, એવી સ્થિતિ સર્જાય ત્યારે આ કહેવત બોલવામાં આવે છે.

કુત્તેજી પૂંછડી વાંકીજી વાંકી જ હોય

કોઈને લાખ સમજાવ્યા છતાં ન માને, હઠીલો બની રહે, ભલે નુકશાન ભોગવે, છતાંય ન માને, એવા જીદ્દી શખ્સના સ્વભાવ માટે આ મીસાલી કહેવત વપરાય છે.

ઉંદર ફૂંકું મારી મારીને ખાય

છળકપટથી સીધા માનવીને ફોસલાવી ફોસલાવીને પોતાનો સ્વાર્થી હેતુ પાર પાડનારને કહેવામાં આવે છે.

ઉધારજી મા મરે

ઉધાર ન આપનાર નાનો મોટો કોઈ પણ દુકાનદાર, ગ્રાહકો સમક્ષ આ કહેવતનો છૂટથી ઉપયોગ કરે છે.

ઉમરું પક્યું ને અક્લું મારી વીયું

મોટી ઉમરનો કોઈ વડીલ શખ્સ કોઈ મૂર્ખાઈ કરી બેસે તો એને પસ્તાવો આપવા માટે આમ બોલાય છે.

આંવ અજ વાં સેવીયું ખાધુસ થ્યાં

સેવીયું ન ખાધી હોય તો પણ ખાધી હોવાની ખોટી ડંફાશ કરનાર આ કહેવત કહે છે.

ખેનું ઉનજો ખોદનું

કોઈનું ખાઈને એનું ભલું ઈચ્છવાને બદલે એની નિમકહરામી કરનાર માટે કહેવાય છે.

ખડ્ડેમેં ઉતારી ડીનું

કોઈને દગાફટકાથી નુકશાનીના ખાડમાં ઉતારી દેનાર દુષ્ટ માનવીની મીસાલ છે.

અઈકે પીસાણકી અચોજ વીનો, બીયો કુરો વીનો

કોઈ પણ કામનું પરિણામ પામી લીધા છતાંય વારંવાર એનો વધુ લાભ મેળવવા મીથ્યા પ્રયાસો કરનાર લાલચુ શખ્સ માટે આ કહેવત વપરાય છે.

આઢો ખાઈને વાસે પુછું

કોઈ માણસ યા કોઈ કામ પાછળ લગાતાર પડ્યા રહેવું, દમ ન ભરવું એ માટે બોલાય છે.

અક્કલમંદકે ઈશારો કાફી હોય

બુદ્ધિવાન માનવી જરા જેટલી વાતમાં જ એનો સાર સમજી જતાં આમ કહેવાય છે.

કીતરે વીઓં સો ડીન

કોઈ વસ્તુની હકીકત સમજાવવા યા કોઈની બુદ્ધિ ચકાસવા માટે આ કહેવત ઉપયોગી છે.

કમજોરકે ગુસ્સો બહુ

શરીરે દુબળો માણસ બહુજ ગુસ્સે થાય ત્યારે સાંભળનાર એને એમ કહે છે.

કોયલેજી દલાલીમેં હથ કારા થીન

કોઈ પણ કામમાં વળતરરૂપે નફો ન દેખાતાં કામ કરનાર, આ કહેવત ઉચ્ચારે છે.

કહા કાલેમેં, ને પીળો મુબારક

કોઈ પણ કામનું હજુ મંડાણ પણ ન થયું હોય અને ખ્યાલોમાં સોનાના ખઝાના શેખચલ્લી જેમ જોનાર શેખીખોર માટે કહેવાય છે.

કીડાં કુબારેજે વટે વીયાહ ડીન

હૈસીયતવાળા પાસેથી ઓછો લાભ લીધો હોય તો વધારે લાભો મેળવવા માટે કમર કસવાની સલાહરૂપે આ કહેવત ઉપયોગમાં લેવાય છે.

અક્કલજો ઓથમીર, મુંઝાયાવાય ભાઝી, ને ગીની આવ્યો કોથમીર

કોઈ કામસર મોકલેલ જણ, એકને બદલે કોઈ ભળતું બીજું જ કામ કરી આવે ત્યારે એને કામ પર મોકલનાર માણસ અફસોસ વ્યક્ત કરવા આ કહેવત સંભળાવે છે.

ઓળખીતો સીપાહી ભો લીએ વધારે માર

ઓળખીતો દુકાનદાર, ટેકનીશીયન, હુન્નરમંદ, ઓળખાણવાળાને, જાણપીછાણની આડમાં બીજા કરતાં પણ વધારે પૈસા લઈ લ્યે તો ભોગ બનનાર આ કહેવતમાં બળતરા કાઢે છે.

અખમેં કમરો હોય તાં બધે પીળો ડીસાય

જેમની નજરમાં ગંદકી ભરેલી હોય છે તેને આખી દુનિયા ગંદી નજર આવે છે.

કસ્સો કપનું

બેખબરીમાં, ઉતાવળમાં કે પછી દોઢ ડહાપણ કરવામાં ભારે નુકશાન ભોગવનાર અફસોસ સાથે આ કહેવતને યાદ કરે છે.

કુળ તે ધુળ

કોઈ નામવર આબરૂમંદ કુળનો કોઈ છઈ દુષ્ટકાર્યથી ખાનદાનનું નામ નષ્ટ કરે ત્યારે લોકો મજકુર દુષ્ટને મલામત કરતાં કહે છે.

કર દાવો, થી ભાવો

નાના ઝઘડાઓમાં કોર્ટે ચડનાર ઊંડા ખર્ચમાં ઉતરી બરબાદ થઈ જાય છે ત્યારે કોર્ટે ચડનાર માટે આ કહેવતનો ઉપયોગ થાય છે.

હીકાં આસમાન ટુટી પીયો

કોઈ મોટા નુકશાનના બદલે મામુલી નુકશાન થયું હોય ત્યારે નુકશાન વેઠનાર બીજાઓને આ કહેવત કહે છે.

આલે જે બદલે માલો

બતાવેલ કામને બદલે ભળતું જ કામ કોઈ કરી આવે ત્યારે લોકો આમ કહે છે.

ખીસ્સાં ખાલી ભરમ ભારી

ખરી સ્થિતિ કરતાં મોટાં અને ખોટાં દેખાવ કરનાર સામે દર્પણ દેખાડતી કહેવત છે.

ખાળ તે ડૂચા, ને દરવાજા ઉઘાડા

મોટી રકમો વગર વિચાર્યે ખર્ચી નાખવી અને નાની રકમના ખર્ચાઓમાં લોભ કરનાર માટે લોકો આ કહેવતનો ઉપયોગ કરે છે.

આંય ગજર ભનો તાં, બીયો કુરેલાય ના વભે

એવા ભોળાભાળા ન બનો કે, કોઈ તમને આખેઆખો ચાવી જાય.

અંધે મેં કાણું રાજા:

કશું ન જાણનારા વચ્ચે થોડું-ઘણું જાણનાર એમનો રાજા લેખાય.

અંધે વટે રણું, ને આખીઉં ખોયણીયું:

બેઅક્કલ પાસે અક્કલની ઘેરી વાતો કરવી બેકાર છે.

અંધે જો વા પાંસરો:

કોઈનું આકસ્મિક રીતે કોઈ કામ પાર પડી જાય તે વખતે બોલાય છે

અંધે વિના હલે ના, અને અંધો સુઝાય ના:

અણગમતા વગર ચલાવી ન શકાય ત્યારે બોલાય છે

અંધારેમેં ડાંગ ફુઆણી:

અજાણતામાં ઓચીંતું કોઈ અવનવું

કાર્ય થઈ જતાં આમ કહેવાય છે.

કન્નેં સીઓ ભરેલો હાય

કોઈ જણ ધ્યાનથી કોઈની વાત ના સાંભળે અને ઘડી ઘડી સવાલો પૂછે ત્યારે આ કહેવત વપરાય છે.

કાયાજ હરામજી થીંદી હાય

કોઈ માણસ કોઈ કામ કરવામાં આળસ કરી બેઠો રહે, ત્યારે લોકો એના માટે બોલે છે.

કમ હાય ના, કારે શીખાય વો

અજાણ્યો કામનો કોઈ શખ્સ કોઈ નવું કામ જલ્દી શીખી, અનુભવી બની જાય ત્યારે આમ કહેવાય છે.

મતલબ હોય વાં,
કાકા કાકા કરે

મતલબી માણસ કામ પડે તો કામ કઢાવવા સામેવાળાની ખુશામદ કરે ત્યારે આ કહેવતનો ઉપયોગ કરાય છે.

ખીર જો ખીર,
ને પાણી જો પાણી

સાચું-ખોટું શું છે એનું પારખું કરવા જો કદમ ભરવામાં આવે ત્યારે એ માટે બોલાય છે.

ખીરમાંથી પુરા કઢના

નાની નાની વાતો, યા સાવ મામુલી કામોમાં ખોટી માથાફોડી કરનાર માટે આ કહેવત પ્રચલિત છે.

અસાં વાંહ કોય કવર આયું, જુડાંજો જોડ્રેલ વીયે હુડાં હલ્યા વીનું

વિરોધ કર્યા વગર હુકમ બજાવી લાવનારાઓ ચીડીના ચાકર જેમ પોતાની વફાદારીઓ દર્શાવવા પોતાના માટે ઉપરોક્ત કહેવતનો ઉપયોગ કરતાં રહે છે.

ખીરજો બરીયો
છાય ભી ફૂંકી ફૂંકીને પીયે:

કડવા અનુભવથી દઝાયેલો, દરેક કામ બહુજ ચીવટપૂર્વક કરે ત્યારે લોકો આ કહેવતની મીસાલ આપે છે.

ઓળખાણ વાં ખાણ હાય

ખાણને વધુ ખોદતાં વધુ ફાયદાઓ થાય તેમ ઓળખાણને પણ વધુ ફેલાવવાથી વધુમાં વધુ ફાયદાઓ હાસીલ કરી શકાય છે.

અજ વાં સુધી આતમ હાય

દુકાનદારનો ધંધો થયો ન હોય અને કોઈ, ધંધો કેમ છે ? એ પૂછી લ્યો તો દુકાનદાર જવાબમાં આમ ઉચ્ચારે છે.

ચાયણી ડુંગે તે ખીલે

જેનામાં અક્કલનો છાંટો પણ ન હોય એ, કોઈ અક્કલમંદની હાંસી ઊડાવે અને એના કામમાં ખામીઓ કાઢે ત્યારે લોકો તેના વિષે આ મીસાલ આપે છે.

પે કરનાં પુતર સવાયો

બાપ કરતાં એનો બેટો વધુ હોશીયાર અને તેજ હોય તો લોકો આ કહેવતનો ઉપયોગ કરે છે.

'મેમણ બુલેટીન' ૧૯૭૦-૧૯૮૦
'મેમણ સમાજ' ૧૯૭૨-૧૯૭૪
'મેમણ ન્યુઝ' ૧૯૮૦
'મેમણ લોકઅદબ'
વાહયો હાશીમ બાવાણી
'મેમણી કહેવતો'
બીલાલ મેમણના સૌજન્યથી